Vol. II
No. 8

Thursday
19th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	381—390
Unstarred Question and Answer	390—392
Business of the House	392—398
General Discussion on the Budget	398—427
Business of the House	428—429
General Discussion on the Budget (*Contd.*)	429—457

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 19th June, 1952

(Eighth day of the Second Session)

The House met at five minutes past Nine of the Clock,

[Mr. Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker Now we shall take up questions

TRACTORS AND OIL ENGINES

*124 *Shri Ch Venkatrama Rao* (Karimnagar): Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state :

(1) The number of tractors under the disposal of the Government of Hyderabad ?

(2) The number of oil engines supplied so far under the Taccavi Scheme and the money spent so far on this item ?

(3) The number of acres reclaimed by tractors and also irrigated so far by the above oil engines ?

The Minister for Agriculture and Supply (Dr. Chenna Reddy).

(1) 51.

(2) So far, 1,740 oil engines worth Rs. 63,08,865 have been supplied on taccavi

(3) 44,422 acres have so far been reclaimed by tractors. The area irrigated by oil engines is 10,440 acres

شری وینکٹ رام راؤ - آئیل انجن کے سلسلہ میں جو تقاوی ڈسٹریبوٹ کیجا رہے ہے
وہ کس بیسس پر ہے۔ کیا پالیسی ہے ؟

Dr Channa Reddy The engines are supplied to the needy people in the areas earmarked for intensive cultivation in different Districts.

شری وینکٹ رام راؤ۔ کیا آنریبل منسٹر یہ جانتے ہیں کہ دو سال قبل جن
اپلیکنٹس نے انجنس کے لئے درخواست دی تھی انہیں تو انجنس نہیں دئے گئے لیکن جو
لوگ حال حال میں درخواستیں دئے ہیں ان کو انجنس دئے گئے ؟

Dr Chenna Reddy If there are any such cases they may be brought to my notice I would like to inform the House that I am thinking of laying down a particular procedure which will be announced shortly

شری ویکٹ رام راؤ - اگر آنریبل مسٹر اردو میں جواب دیں تو سمجھنے میں آسانی ہوگی - آپ کے ڈپارٹمنٹ کی طرف سے کتنے ٹریکٹرس خریدے گئے ہیں ؟

Dr Chenna Reddy · I have already said, 51.

شری ویکٹ رام راؤ - ان ٹریکٹرس کی تقسیم سے زرعی پیداوار میں کسقدر اضافہ ہوا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy · Due to ploughing by Government tractors it is estimated that nearly 222 tons of foodgrains will be produced extra. I may also add that besides the Government tractors, there are some private tractors by which it is estimated that there will be an increased production of 3,995 tons of foodgrains

श्री. नरेंद्र (कारवान) '— कितने ट्रक्टर्स नाकारा होगये है ?

ڈاکٹر چنا ریڈی - فی الحال کوئی ٹریکٹر ناکارہ نہیں ہے -

Shri G Hanumanth Rao (Mulug) · How much more land useful for paddy cultivation has been irrigated by the engines supplied on Taccavi loans ?

ڈاکٹر چنا ریڈی - جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ان آئیل انجنوں کی وجہ سے ۱۰۳۳۰ ایکر اراضی کا جو اریگیشن ہوا اوسمیں کا بیشتر حصہ پیڈی کلٹیویشن کے لئے تھا -

Shri G. Hanumanth Rao . How much rice has been produced under this scheme ?

Mr. Speaker : The main question is regarding Tractors and oil engines.

Shri G Hanumanth Rao : What is the idea of Government in giving loans for oil engines to big landlords ? How many big landlords and how many tenants have been sanctioned taccavi for oil engines ?

Mr. Speaker · The hon. Member may ask one question at a time.

Shri G Hanumanth Rao What is the idea of Government in giving taccavi for oil engines to big landlords ?

Dr Chenna Reddy Certainly there is no idea.

Shri G Hanumanth Rao Will the hon. Minister be pleased to state as to how many tenants have been given Taccavi loans ?

Dr Chenna Reddy I am afraid, the hon Member is labouring under a wrong impression and I would like to clarify the position The tenants are not given Taccavi loans but they are given only against some security

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल (रामायण पेठ): हैद्राबाद डिस्ट्रिक्ट के लिये जो ट्रैक्टर्स खरीदे गये हैं क्या वे काम नहीं कर रहे हैं ?

Dr Chenna Reddy There is only one tractor in Hyderabad District and it is working

شری ایم - بچیا (سرپور) - کونسچن نمبر ۲ کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آئیل انجن خرید کر تقاوی پر دئے گئے ہیں تو کیا اس کی وجہ سے گورنمنٹ کو کچھ نقصان بھی ہوا ہے؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - ایسا نہیں ہے -

شری کے - ایل نرسمہا راؤ (یلندو - عام) - قانون کے لحاظ سے پروٹیکٹڈ ٹیننٹس (Protected Tenants) کو تقاوی دیجاتی ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ قانون کے تحت ایسا نہیں ہو سکتا - یہ کیا بات ہے؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - تقاوی کی حد تک ایسا نہیں کیا جا سکتا - البتہ کوئی لیگل پوائنٹ (Legal Point) ایسا ہو تو اور بات ہے -

شری جے - رام ریڈی (نرساپور) - ہر ضلع کے مستقر پر ٹریکٹر رکھنے کی کیا کوئی اسکیم زیر غور ہے - اگر ہے تو کب سے اس پر عمل کیا جائے گا؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - ٹریکٹرس (Tractors) جیلہ جیلہ نہیں رکھے جا سکتے - فی الحال تمام اضلاع میں ٹریکٹرس سپلائی کرنا ممکن نہیں ہے البتہ تین اضلاع پربھنی - ناندیڑ اور رائچور کے لئے دئے گئے ہیں - جیسے جیسے گنجائش نکلتی جائیگی سارے ڈسٹرکٹس (Districts) کو سپلائی کرنے میں میں خوشی محسوس کرونگا -

శ్రీ. కె వెంకయ్య (మధిర) ట్రాక్టర్సు తక్కావిలోన్సు (Taccavi Loans) మీద యిస్తున్నారా? ఏ ఏ రైతులకు ఎంతెంతభూమి వుంటే ఇవ్వాలని కండిషన్సు (Conditions) ఏమైనా ఉన్నవా?

డా చెన్నారెడ్డి ఇంతవరకు ౨౨ ట్రాక్టర్లు తక్కావిపైన ఇవ్వబడినవి తక్కావి ఇవ్వడానికి ఒక పద్ధతివుంది ౧౦౦కి ౪౦ వంతులు రైతు ధరిస్తే ౬౦ వంతులు వ్యవసాయి డిపార్టుమెంటు (Agriculture Department) వారు ఇస్తారు ఆ ౬౦ వంతులకు భూమి సరిపోతే తక్కావి ఇవ్వబడుతుంది

شری بھگونت راؤ گاڑھے (عنبڑ) - کیا آنریبل ممبر یہ بتلا سکتے ہیں کہ حکومت کی جانب سے کوئی ایسی ہدایات دی گئی ہیں کہ تقاوی پہلے دیجائے اور اس کے بعد درخواستوں پر غور کیا جائے یا یہ کہ ضرورت کے لحاظ سے درخواستیں منظور کی جائیں؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - اس قسم کے ہدایات اس میں مضمر ہیں۔ تقاوی کی تقسیم کے وقت ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے -

Shri G Hanumanth Rao What is the idea of Government in giving Rs 3,000 for buying oil engines when this amount is not sufficient to buy a complete set?

Dr. Chenna Reddy Hitherto, we were giving Rs 4,000 Taccavi for engines and now as the price in the market has fallen we have decided to give Rs 3,000 If necessary, for any particular make, the individual cultivator can certainly pay a little more money

شریمتی شانتابائی (مکتھل آتماکور - عام) - کیا میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھ سکتی ہوں کہ نارائن پیٹھ میں ٹریکٹر خراب ہوکر پڑے ہوئے ہیں لیکن اس کی درستی کے لئیے سامان اسپئیر سپلائی نہیں کیا گیا - کیا اس کے متعلق کوئی تجویز ہے؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - نارائن پیٹھ محبوب نگر میں ہے۔ محبوب نگر ضلع میں کوئی ٹریکٹر گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ہے۔ البتہ تین ٹریکٹرس تقاوی پر دیئے گئے ہیں - اگر آنریبل ممبر کسی خاص کیس کے سلسلے میں تفصیلات ریپریزنٹ (Represent) کریں تو میں ان پر غور کرنے کا وعدہ کرتا ہوں -

شریمتی شانتابائی - ہاں وہ پرائیوٹ ہے۔ کیا پرائیوٹ ٹریکٹرس کے لئیے کوئی تجویز نہیں ہے؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - اگر وہ میری درستی ([illegible]) میں لایا جائے تو میں ضرور مدد کرونگا -

شریمتی معصومہ بیگم (شاہ علی بنڈہ) - ایسے کتنے ٹریکٹرس ہیں؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - میں سمجھا نہیں -

شریمتی شانتا بائی - میری سن یہ پوچھنی ہیں کہ ایسے پرائیوٹ ٹریکٹرس کتنے ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - تمام ڈسٹرکٹس میں ۲۰۶ ٹریکٹرس ہیں جو پرائیوٹ انڈیویجولس (Private Individuals) کے پاس ہیں -

Shri J K Praneshchari (Tandur) Is there any Government machinery to check up the implements and to see whether or not they are properly utilised by the individuals ?

Dr Chenna Reddy There are both Governmental and non-Governmental machinery They are Agriculture Department, Revenue Department and the non-official members of the Supply Committees

شری ملیا کولور (شورا پور) - سنا ہے کہ حاکا (HACA) نے تقریباً ۰۰ - ۰ ۲ انجن تقاوی کے بغیر ڈیولپمنٹ اسکیم (Development Scheme) کے تحت دیہاتوں میں دئے ہیں - اس کے ساتھ جو پائیپ (Pipe) ہوتا ہے وہ پرمٹ پیش کرنے کے بعد اگریکلچر ڈپارٹمنٹ سے اسیو (Issue) ہوتا ہے - کیا بغیر پرمٹ کسی کو پائیپ دیا گیا ہے ؟

مسٹر اسپیکر - حاکا کے بارے میں منسٹر صاحب کسطرح ذمہ دار ہیں -

شری ملیا کولور - میرا مطلب یہ تھا کہ جو پائپس دئے جاتے ہیں وہ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ سے پرمٹ دئے جانے کے بعد اسیو ہوتے ہیں -

ڈاکٹر چنا ریڈی - ہاں اس قسم کے کچھ پائپس دئے گئے ہیں - اسکے بارے میں میرے پاس ریپریزنٹیشن (Representation) آیا ہے میں تحقیقات کر رہا ہوں - جو پائپ بغیر پرمٹ کے دئے گئے ہیں انکے بارے میں بھی تحقیقات کر رہا ہوں -

Mr Speaker We have spent enough time on this question. Now let us proceed to the next question Every member would consider his question as most important ; but we require more time for further discussion on the Budget.

شری ملیا کولور - میرا ایک ہی سوال ہے - تقاوی کے تحت نلگنڈہ میں کتنے آئیل انجن سپلائی کئے گئے ہیں ؟

Dr Chenna Reddy I am sorry, I do not have the district-wise figures regarding the number of engines. I require notice.

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن ـ عام) - کیا آنریبل ممبر یہ بتلا سکتے ہیں کہ مرہٹواڑہ میں کتنے ٹریکٹرس دئے گئے ہیں اور وہ کس حالت میں ہیں ؟

ڈاکٹر چنا ریڈی - میں نہیں جانتا کہ میرے دوست کس کیس کی طرف اشارہ کررہے ہیں - گورنمنٹ نے پربھنی میں دو اور ناندیڑ میں دس ٹریکٹرس دئے ہیں - یہ دونوں مرہٹواڑہ میں ہیں - اسکے علاوہ پربھنی میں تین اور دگ آباد میں دو اور عثمان آباد میں ایک ٹریکٹر پرائیوٹ تقاوی کے طور پر دیا گیا ہے -

شری گوپڈی گنگا ریڈی (نرمل ـ عام) - کیا ٹریکٹرس سے بیروزگاری دور ہورہی ہے ؟

Mr. Speaker That is a matter of opinion Let us proceed to the next question

(Shri G. Hanumanth Rao rose in his seat)

Mr. Speaker : Next

شری بھگونت راؤ گاڑ ہے - میں صرف ایک چیز آپ کی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker · That would be after the question hour.

شری بھگونت راؤ گاڑ ہے - یہ پائینٹ آف انفرمیشن کوئسچن ہی کے بارے میں ہے -

مسٹر اسپیکر - بعد میں پوچھ سکتے ہیں -

Mr. Speaker : Let us now proceed to the next question Shri A. Raja Reddy.

VILLAGE GRAIN BANKS SCHEME

*80. *Shri A. Raja Reddy* Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that Village Grain Bank Scheme has failed ?

(2) If not, what is the stock of grain in Village Grain Banks, Sultanabad taluq on 31st March, 1952 ?

(3) Whether the 'panchas' of the above Grain Banks have misappropriated grain ?

(4) If so, what action has been taken against them ?

(5) Whether there is any account of grain lost, grain misappropriated, and grain still in Grain Banks in the villages of Halqua, Madaram of Sultanabad taluq ?

The Minister for Rural Reconstruction (Shri Devisingh Chauhan)

(1) No However the working of some of the Grain Banks is not satisfactory.

(2) Accounts are compiled at the end of Co-operative year, *i e*, ending 30th June of the year The stock position of the Grain Banks in Sultanabad Taluq as on 30th June 1952 is 1,27,439 seers

(3) No misappropriation returns have been received

(4) The question does not arise

(5) No cases of grain lost and grain misappropriated have been reported Stock of grain as on 30th June 1951 is 33,134 seers

شری ویر بدر پٹیل (الند) - کیا گرین بنکس (Grain Banks) کی ناکامی کی وجہ پٹیل پٹواریوں کے ھاتھ میں انتظام کا ھونا ھے ؟

Shri Devisingh Chauhan I have already replied that the Grain Banks Scheme has not failed

ایك آنریبل ممبر :— اس وقت کتنے گرین بنکس اسٹیٹ میں کام کررھے ھیں ؟

Shri Devisingh Chauhan The Co-operative year ends with June 30th. Therefore the figures for the year June 30th, 1950 can be given The number of Grain Banks stood at 11,692 at the close of the year, *i.e*, June 30th, 1950

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد۔عام) - یہ اسکیم کتنے سال سے عمل میں ھے ؟

Shri Devisingh Chauhan . The scheme was implemented in the year 1355 Fasli

شری لکشمن کونڈا - اسٹاکس کا ٹوٹل کتنا ھے ؟

Shri Devisingh Chauhan Will my hon friend tell me what particular year he has in mind?

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور۔محفوظ) - کیا ۱۱ ھزار گرین بنکس برابر ورك کررھے ھیں ؟

Shri Devisingh Chauhan . I have already stated that the Scheme is working satisfactorily In some cases there may be minor irregularities

شری لکشمن کونڈا - آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کے پاس ۳۰ جون ۵۰ ع تک حساب ھے - ۳۰ جون تک ھی سہی ان ۱۱ ھزار گرین بنکس کا سرمایہ کتنا ھے ؟

Shri Devisingh Chauhan The capital was 2,87,061 pallas and interest 2,85,407 pallas

شری لکشمن کونڈا - ایسے کتنے گرین بنکس ہیں جو معطل ہیں یعنی کام نہیں کر رہے ہیں ؟

Shri Devisingh Chauhan In the year 1950, out of a total number of 11,692 Grain Banks, 2,312 were liquidated

ایك آنربیل ممبر - کیا یہ صحیح ہے کہ گرین بنک کا غلہ کاشتکاروں کو دھوکہ دیکر وصول کیا جارہا ہے ؟

Shri Devising Chauhan It is not a fact

شری گنپت راؤ واگھمارے - ۴ - ۵ سال پہلے جب گرین بنک اسکیم عمل میں آئی تھی اوس وقت غلہ دیا گیا تھا - کیا آج ۴ - ۵ سال بعد پھر غلہ حاصل کرنے کے لئیے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی احکام دئے گئے ہیں ؟

Shri Devisingh Chauhan Yes I can say for the information of the House that due to the disturbances after and before Police Action the work of some of the Grain Banks was affected Grain to the extent of 71,395 pallas in 115 villages was looted In seven other villages grain valued at Rs 1,00,118 was also looted The work of some of the Grain Banks was disturbed or stopped and therefore the Department is trying to revive the activities of these Grain Banks

شری ویریندر پٹیل - کیا اکثر گرین بنکس کے کاروبار پٹیل پٹواریوں کے ہاتھ میں ہیں ؟ - اسکے الکشنس کیسے ہوتے ہیں ؟

Shri Devisingh Chauhan No The members of the Grain Banks elect a Managing Committee There is a Secretary and a Chairman and the activities of the Grain Banks are conducted by this Managing Committee

श्री. नरेंद्र : क्या आप बतला सकते हैं कि बीदर जिले में कितने ग्रेन बँकर्स काम कर रहे है ?

Shri Devisingh Chauhan: I require notice.

شری ملپا کولور - گرین بنکس فیل نہیں ہوئے ہیں تو کیا اناج کے جمع اور خرچ کا عمل ہوتا ہے ؟

شری دیوی سنگھ چوہان - میں نے ۱۹۵۰ ع کے فیگرس دئے ہیں - اگر آپ کو ڈسٹرکٹ وائز فیگرس (District-wise Figures) کی ضرورت ہے تو اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری ملپا کولور - میرا سوال یہ نہیں تھا -

شریمتی آر تلا کملا دیوی (آلیر)۔ کریم نگر اور نلگنڈہ میں کیا اسٹاک ہے
کیا آپ بتلاسکتے ہیں؟

Shri Devisingh Chauhan I require notice There have been reports of misappropriation and looting mainly from Osmanabad and Nalgonda Districts But specific figures of any Taluqa or District can be given only if sufficient notice is given.

شری ملپا کولور۔ اگر گرین بنکس فیل نہیں ہوئے ہیں تو ان سے ہر سال کتنی لیوی کلکٹ کی جاتی ہے۔ گرین بنکس میں کیا اناج جمع ہوا ہے۔ کیسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ میرا یہ سوال تھا۔

Shri Devisingh Chauhan During the year 1950, only 7,952 pallas could be collected which was less than one-third of last year.

شری لکشمن کونڈا۔ نلگنڈہ کے علاقہ میں لوٹ ہونا سمجھ میں آسکتا ہے۔ لیکن عثمان‌آباد میں کیوں ہوئی؟ اسکی کیا وجہ ہے؟

Shri Devisingh Chauhan · I require notice There were disturbances in Osmanabad and many other Districts during and after the Police Action

شریمتی لکشمی بائی (بانسواڑہ)۔ آپ کے پاس کیسے گرین بینکس سے رپورٹ آئی ہے کہ وہاں کے لوگ ہی غلہ کھالیتے ہیں؟

Shri Devisingh Chauhan I have just mentioned that there are 115 villages in which looting and misappropriation were reported as having occurred during and after the Police Action

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (اپا گوڑہ) ۔ سوال یہ ہے کہ گرین بنک کے جو ممبرس ہیں وہ خود ہی غلہ کھالیتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ آپ یہ اسٹیٹمنٹ نہیں لے سکتے ۔ سوال پوچھ سکتے ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ یہ سوال ایسا ہے جو کئی جگہ ظاہر ہوا ہے ۔

Shri Devisingh Chauhan . There are reports only from 115 villages and there is no specific information as to who misappropriated or looted the grains.

شری لکشمن کونڈا۔ لیوی کے ساتھ ۱ فیصد حصہ گرین بنک کے لئے دئے جانے کا حکم ہے۔ کیا وہ وصول ہو رہا ہے؟

Shri Devisingh Chauhan In the beginning there was a rule that one-eighth of the palla was to be deposited in the Gram Bank, but after some experience, this scheme was abandoned The Grain Banks are now working under the Co-operative Department on co-operative lines

శ్రీ ఎల్ ముత్తయ్య (పెద్దపల్లి) ప్రశ్నకు ఇచ్చే జవాబులు చాలా ఘోరంగా వున్నాయి ౹౹ మందికి తెలియుటలేదు ఉర్దూలో చెబితే బాగుంటుంది

Shri Devisingh Chauhan Will the hon Member kindly repeat the question in Hindi ?

శ్రీ ఎల్ ముత్తయ్య: నాకు హిందీ రాదు మరి

శ్రీమతి శాంతాబాయి ఇద్దరి నడుమ వకీలు వుంటె మంచిది

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) گرین بنک میں جو سود لیا جاتا ہے اوسکی شرح کیا آپ بتاسکتے ہیں ؟

Shri Devisingh Chauhan · It varies according to the decisions of the Managing Committee of the Grain Bank. It may range between 10 to 25%.

Unstarred Question and Answer

72. *Shri L R Ganeriwal* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(*a*) Is it a fact that the Taluqa Agricultural Co-operative Associations and the Hyderabad Co-operative Association have not distributed their dividends ?

(*b*) How much amount was advanced by the Government of Hyderabad as loan to the above Associations ?

(*c*) What system is followed by the Hyderabad Agricultural Co-operative Association regarding the purchases of non-controlled materials ?

(*d*) Up to what date the audited balance-sheet of these Associations have been published ?

Shri Devisingh Chauhan (*a*) It is not a fact.

(*b*) A sum of Rs. 18,22,310 was advanced to Taluqa Agricultural Co-operative Associations and Rs 21,50,000 to Hyderabad Agricultural Co-operative Association A list of loans advanced to Taluqa Agricultural Co-operative Associations is given below.

(*c*) Hyderabad Agricultural Co-operative Association being a business concern, their business practice cannot be divulged.

(*d*) Hyderabad Agricultural Co-operative Association have published their balance-sheets up to end of June 1951.

Taluqa Agricultural Co-operative Associations do not generally publish their balance-sheets, but instead circulate them among their members, and the same are placed before the general meetings

Statement showing the advances made to the TACAS by the Govt from 1946-1951 (*on* 30*th June*, 1951)

S No	Name of District	Name of TACA	Advances 1946-1951
1	2	3	4
1.	Karimnagar	TACA Karimnagar	20,000
		TACA Huzurabad	20,000
		TACA Jagtial	25,000
		TACA Sirsilla	65,957
2	Warangal	TACAs	1,25,000
3	Medak	TACA Medak	95,000
		TAC As	90,000
4.	Bidar	TACA Udgir	20,000
		TACA Nilanga	25,000
		T A C. As.	20,000
5	Osmanabad	TACA Paranda	20,000
		TACA Tuljapur	20,000
		TAC As.	85,000
6.	Gulbarga	TACA Chincholi	25,000
		TACA Kosgi	20,000
		TAC As	2,30,000
7.	Bhir	TACA Mominabad	25,000
		TACA Bhir	25,000
		TACA Manglegaon	20,000
		TACA Patoda	10,000
		TAC As	50,000
8.	Nalgonda	TACA Bhongir	49,482
9.	Nanded	TACA Nanded	5,790
		T A C. As	59,581
		TACA Mudhole	7,000

Statement showing the advances made to the TACAS by the Govt. from 1946-1951 (on 30th June, 1951)

S. No.	Name of District	Name of TACA	Advances 1946-1951
1	2	3	4
10.	Aurangabad	TACA Ambad	19,500
		TACA Aurangabad	5,000
		TACA Jalna	5,000
		TAC As.	2,00,000
11.	Parbhani	TACA Gangakhed	2,000
		TAC As	2,25,000
12.	Raichur	TAC As.	1,10,000
13.	Adilabad	TAC As.	98,000
			18,22,310

Business of the House

Mr Speaker : We will now proceed to the next item on the agenda.

شری وی ۔ڈی۔ دیسپانڈے ۔سکسن ۸۰ پراویزنل رولس آف لیجسلیٹو اسمبلی کے تحت کونسچس کے ساتھ ساتھ آنسرس بھی ممبرس کے پاس بھیج جائیں تو اچھا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اسکے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا میں نے پہلے ہی دن اس کو واضح کردیا ہے ۔

شری جے رام ریڈی۔ بہت سے آبرکل ممبرس انگریزی سے نا واقف ہیں اسلئے اردو میں جوابات دئے جائیں تو مناسب ہے ۔

شری داجی تسکر (عادل آباد) ۔ کم از کم سوالات کے جوابات ہندی میں دئے جائیں تو مناسب ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے ۔ ہمیں اس سلسلہ میں جو دقتیں ہو رہی ہیں اون کے لحاظ سے میں کہونگا کہ جوابات ہندی میں دئے جائیں تو مناسب ہے تاکہ دوسرے آبرسل ممبرس کو سپلیمنٹری کونسچس میں آسانی ہو ۔ ھاؤس کے آدھے سے

زیادہ ممبرس انگریزی نہیں سمجھتے - تقریباً تمام آنریبل ممبرس اردو جانتے ہیں اس لئے اردو میں جواب دیں تو مناسب ہوگا تاکہ هاؤس کا کام ٹھیک طریقہ پر چل سکے -

مسٹر اسپیکر - آنریبل منسٹرس اردو میں جواب دینگے -

شری لکشمن کو نڈا - ہندوستانی میں جواب دینے کی کوشش کریں تو مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - اردو ہندوستانی یا ہندی یہ سب ایک ہیں -

کل دیشپانڈے صاحب نے آنریبل ممبر سری کے - یل نرسمہا راؤ کی گرفتاری کے مسئلہ کو پریویلیجس کمیٹی کے سپرد کرنے کے متعلق میرے نام ایک لیٹر لکھا تھا - وہ لیٹر میں نے پڑھکر سنا دیا تھا - اسکے پہلے بھی میرے پاس ایک لیٹر دوسری تاریخ کو آیا تھا وہ لیٹر یہ ہے -

Letter of Shrimati A Kamala Devi, M L A.

"On 27th May 1952 at 9 p m my car was stopped at Kondrapole Police Camp while I was returning from Wadapalli after addressing a public meeting

Myself and seven of my comrades were detained in the car for 5 hours

Police threatened us in different ways It was orderd to shoot us if we get down the car One of the sepoys, probably Ramulu No 633 has abused me He asked me "are you an animal"

At 2 30 midnight I and my comrades were brought to Miryalguda under escort and produced before the **Dyo S P.** who allowed us to go at about 3 p m

It is most illegal and barbarious action of the Police

Therefore, I request you to please form a Committee to investigate into the matter thoroughly and see that the culprits are published.

دیشپانڈے صاحب نے جس مسئلہ کو پریویلیجس کمیٹی کے سپرد کرنیکے لئے لیٹر لکھا تھا اسکے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ آج اس پر غور کرینگے - خود ان کے لیٹر میں لکھا ہے کہ اسپیکر کو انفرمیشن مل چکی ہے - لیکن اسپیکر کو کوئی اطلاع نہیں دیگئی تھی - یہ ایک ٹیکنیکل پائنٹ (Technical Point) ہے جو پریویلیجس کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا - هاؤس آف پیپولس میں جو مسئلہ پیش کیا گیا تھا وہ تو وہاں کے اسپیکر کا تصفیہ ہے - چونکہ ہمارے پاس اس سے متعلق احکام نہیں ہیں اس لئے وہاں کیا احکام ہیں یہ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں - معلوم ہوا ہے کہ انڈین یونین میں احکام جاری کئے گئے ہیں - ہمارے پاس ہائیکورٹ کی جانب سے جو سرکولر جاری ہوا ہے وہ منگوالیا گیا ہے - لیکن یہ سرکیولر سنہ ۱۹۵۱ع میں جاری ہوا تھا جبکہ یہ هاؤس اکزسٹنس (Existence) میں نہیں تھا - اسکے بارے میں مختلف سوالات پیدا ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی پیدا ہونگے - آرٹیکل ۱۹۴ کا کلاز ۳ یہ ہے کہ -

Art 194 (3) of the Constitution

"In other respects, the powers, privileges and immunities of a House of the Legislature of a State, and of the members and the committees of a House of such Legislature, shall be such as may from time to time be defined by the Legislature by law, and, until so defined, shall be those of the House of Commons of the Parliament of the United Kingdom, and of its members and committees, at the commencement of this Constitution"

یہ گویا وہاں پریولیجس ہیں ۔ یہاں ایسا کوئی لا (Law) نہیں بنایا گیا ہے جس سے معلوم ہو کہ ہاؤس کو کیا پریولیجس ہیں ۔ ہاؤس کے ساتھ ساتھ کمیٹیوں کو کیا پریولیجس ہیں اسکے بارے میں ہمکو غور کرنا ہے ۔ اسٹیمیٹس کمیٹی کے بارے میں بھی ہم کو غور کرنا ہے ۔ اسٹیمیٹس کمیٹی کے بارے میں شکایت آئی ہے ۔ اسی طرح ممبرس کے بارےمیں یہ دو شکایتیں آئی ہیں ۔ کریمنل میٹرس میں ممبرس کو پریولیجس ہیں یا نہیں اسکا تصفیہ ہو جانا ضروری ہے ۔ اسکے بارے میں میں چاہتا ہوں کہ پریولیجس کمیٹی کے سپرد یہ مسئلہ کردوں تاکہ پریولیجس کمیٹی رولس بنائے ۔ ان رولس پر بعد میں ہاؤس میں ڈسکس ہوگا ۔ ڈسکشن کے بعد یہاں سے جو لا (Law) بنے گا اس سے سہولت ہوگی ۔ لا سے تک ہاؤس میں جو رپورٹ آئیگی اسکی روشنی میں اس پر آئندہ کارروائی کرینگے ۔

In pursuance of Rule 136 (*p*) of the Hyderabad Legislative Assembly Rules, I refer these questions to the Committee of Privileges for examination, investigation and report and also desire the Committee to examine and report upon the powers, privileges, and immunities of the Hyderabad Legislative Assembly, its Members and Committees thereof.

اس سے یہ ہوگا کہ ہاؤس کے پریولیجس اور امیونٹیز (Immunities) کے بارے میں یہ کمیٹی تصفیہ کریگی ۔ اسپیکر جو ڈائرکشن دیگا اسکے مطابق وہ عمل کرینگے ۔ اگر کسی ممبر کو کوئی سجھاؤ رکھنا ہو تو اسکے بارے میں وہ مجھے سجھاؤ دے تو میں اسکو کمیٹی کے سامنے رکھونگا ۔ اسکے ساتھ ساتھ دیشپانڈے صاحب کی دونوں درخواستیں پریولیجس کمیٹی کے پاس بھیجی جائیں تو مناسب ہوگا تاکہ وہ اپنی رائے دے ۔ ممبران کے پریولیجس کیا ہونگے کمیٹی اسکی صراحت کریگی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ کونسل یا پارلیمنٹ میں یہ بات صاف کردیگئی ہے کہ جب کوئی رولس نہ ہوں تو ہاؤس آف کامنس کی پراکٹس کو فالو (Follow) کیا جائیگا ۔ جو درخواستیں آئی ہیں ان کے بارے میں پریولیجس کمیٹی ہاؤس آف کامنس کی پراکٹس کو سامنے رکھتے ہوئے تصفیہ کرسکتی ہے ۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے لیٹر میں لکھا تھا کہ مجسٹریٹ نے آریبل اسپیکر کو اطلاع دی - لیکن سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ اطلاع مجسٹریٹ دے یا ارسٹنگ اتھارٹی (Arresting Authority) - لندن میں بغیر مجسٹریٹ کی اجازت کے کسی کو ارسٹ (Arrest) نہیں کیا جاتا - بدقسمتی سے ہندوستان میں تو پولیس بغیر وارنٹ کے ارسٹ اور ریمانڈ کرسکتی ہے - پولیس کی کوئی اطلاع نہیں آئی ہے - پریولیجس کمیٹی کے سامنے یہ سوال بھی رکھا جائے -

مسٹر اسپیکر - اس بارے میں کئی باتیں ہیں - اطلاع دو دن میں بھی دیجاسکتی ہے اور ۱۰ دن میں بھی دیجاسکتی ہے - بعض صورتوں میں ۲ دن کے بعد دی ہوئی اطلاع کے متعلق بھی یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ دیر سے دیگئی اور بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ۱۰ دن میں بھی اطلاع ملے توکوئی ہرج نہیں معلوم ہوتا - حالات کے لحاظ سے دو دن بعض صورتوں میں کم ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں زیادہ -

شری گوپال راؤ ایکبوٹے (چادر گھاٹ) - دو درخواستیں جو آپ کے پاس پیش ہوئی ہیں انکو پریولیجس کمیٹی کے پاس روانہ کرنے سے قبل میں سمجھتا ہوں کہ رول (۱۳۶) ڈی فالو (Follow) کیا جائے تو مناسب ہوگا - پریولیجس کمیٹی میں بھیجنے کے لئے ہاؤس کی اجازت ضروری ہے - آپ نے جیسا کہ فرمایا تھا آرٹیکل (۱۹۴) کے تحت ہاؤس کو (Law) بنانے کا اختیار ہے - کانسٹی ٹیوشن میں ایک آرٹیکل ہے آرٹیکل کا صحیح نمبر یاد نہیں اسی ۱۹۴ کے اوپر یا نیچے ہے اس کے لحاظ سے جبتک ایسا کوئی لا یا رولس نہ بنائے جائیں اس وقت تک ہاؤس آف کامنس کے جواختیارات ہیں ان کے مطابق عمل ہوسکتا ہے -

اس نوبت پر (۱۳۶) ڈی کے پروسیجر کو اڈاپٹ کرنے سے پہلے کمیٹی کے تفویض کردیا جانا ضابطہ کی خلاف ورزی ہوگا اسلئے میں رول (۱۳۶) ڈی کی طرف آپکی توجہ مبذول کرونگا -

Rule 136-D of the Hyderabad Legislative Assembly Rules .

" 136D (1) The Speaker —if he gives consent under Rule 136 A and holds that the matter proposed to be discussed is in order, shall, after the questions and before the list of business is entered upon, call the member concerned, who shall rise in his seat and, while asking for leave to raise the question of privilege, make a short statement relevant thereto

Provided that where the Speaker has refused his consent under rule 136-A or is of opinion that the matter proposed to be discussed is not in order, he may, if he thinks it necessary, read the notice of question of privilege and state that he refuses consent or holds that the notice of question of privilege is not in order

Provided further that the Speaker may, if he is satisfied about the urgency of the matter, allow a question of privilege to be raised at any time during the course of a sitting after the disposal of questions

(2) After the member has asked for leave of the Assembly to raise the question of privilege, the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly If objection is taken, the Speaker shall request those members who are in favour of leave being granted to rise in their seats, and if 14 members rise accordingly, the Speaker shall intimate that leave is granted If less than 14 members rise, the Speaker shall inform the Member that he has not the leave of the Assembly"

مسٹر اسپیکر - اس سے پہلے رول (۱۳۶) اے یہ ہے کہ ,—

Rule 136-A of the Hyderabad Legislative Assembly Rules .

" Subject to the provisions of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, raise a question involving a breach of privilege either of a member, or of the Assembly, or of a Committee thereof"

بریچ آف پریولیجس معلوم ہونے کے لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ہاؤس آف کامنس کے پریولیجس اور پاورس کیا ہیں معلوم ہو جائیں - انکا پہلے تعین ہونا ضروری ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف آئیڈیاز (Ideas) ہیں - ممکن ہے ان میں کافی اختلاف ہو - کوئی غیر ضابطہ طریقہ سے ہمارے سامنے آئے تو وہ ہمارے لئے بائنڈنگ (Binding) رہیگی - آرٹیکل نمبر ۱۹۴ (۳) میں جو پراویژن (Provision) دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ -

Art. 194 (3) of the Constitution —

" the powers, privileges and immunities of a House of the Legislature of a State, and of the members and the committee of a House of such Legislature, shall be such as may from time to time be defined by the Legislature by law "

" the Speaker may refer any question of privilege to the committee of Privileges for examination, investigation or report "

چونکہ ممبران ہاؤس و کمیٹیز کے پریولیجس پاورس اور امیونیٹیز وغیرہ جبتک صاف نہوں پریولیجس کمیٹی کو غور کرنے کے لئے کافی مواد نہ رہیگا اس وجہ سے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ ان مسائل کو پریولیجس کمیٹی کے سامنے رکھوں جو تصفیہ کے بعد ہاؤس کے سامنے آئینگے -

بجٹ پر ڈسکشن کے دوران میں ٹائم اکسٹنڈ (Extend) کرنے کے لئے سجیشن پیش کیا گیا - میں سمجھتا ہوں ڈیڑھ گھنٹہ یا دو گھنٹے منسٹرس کو دینے ہونگے - کیونکہ مختلف منسٹرس کے ڈپارٹمنٹس کے بارے میں یہاں بحث ہوئی ہے - ممکن ہے وہ اس کا جواب دینا چاہیں - اسلئے منسٹرس کو بشمول فینانس منسٹر دو گھنٹے دینا چاہئے - اب اگر ساڑھے گیارہ بجے سے انہیں موقع دیا جائے تو ڈیڑھ بجے تک انہیں ٹائم ملیگا - کیا ہاؤس کی یہ خواہش ہے کہ دوپہر میں بیٹھیں ؟ میں یہ چیز اسلئے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ میں اپنی کوئی ذاتی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا - میں نے ہاؤس کا یہ رجحان دیکھا ہے کہ بہت سے آنریبل ممبرس اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر ایک اپنے پائینٹس کو اہم سمجھتا ہے - ان حالات میں میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمیں دوپہر یا سہ پہر میں بھی بیٹھنا چاہئے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں یہ سجیشن پیش کرنا چاہتا ہوں کہ عالی جناب دو پہر میں نوی سشن رکھیں ۔ وجہ یہ ہے کہ اب قریب قریب دس بجے ہیں عالی جناب یہ دیکھ رہے ہیں کہ ھاؤس کے بہت سے آنریبل ممبرس ڈسکشن میں حصہ لینا چاہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ رسٹرکشنس بھی ہوتے ہیں ۔ لیکن ہمیں اس نقطہ نظر سے دیکھنا چاہئے کہ یہ اسٹی ٹیوشن ہمارے لئے نیا ہے ۔ ہم پارلمنٹری ڈیمس کی ٹرننگ حاصل کر رہے ہیں ۔ اس نقطہ نظر سے میں اس پر مصر ہوں کہ عالی جناب ۱ سے ۱ تک ہر پارٹی کے ممبرس کو اظہار خیال کی اجازت دیں ۔ اور آوٹریوں میں ڈھائی بجے سے پا جو بھی وقت مقرر کیا جائے ہم جمع ہوں اور منسٹرس کو جواب دینے کے لئے وقت دیا جائے اسکے بعد ڈسٹ ختم ہو ۔ اتنا لاٹیٹیوڈ (Latitude) عالی جناب دیں تو مناسب ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ میرا بھی یہی سجیشن ہے ۔

The Minister for Finance (Dr G S Melkote) While supporting the suggestion of my party Leader I have to make one remark, and it is this Instead of the House re-assembling at 2-30 P M. or 3-00 P M , I consider it would be better if the House assembles at 3-30 P M or 4-30 P M , so that, if any hon. Member wants any particular statement or calls for any further information from my Department or from other Departments, we will be in a position to get that information, and will be able to reply to the debate It is therefore, necessary that I should be given this latitude, and I wish the House to re-assemble at 3-30 P.M or 4-30 P M instead of at 2-30 P M

Shri V D Deshpande I think 5-00 P M will be better.

Mr Speaker That may be too late

ھاؤس کا یہ خیال ہے کہ ایک بجے تک نان آفیشل ڈسکشن ہو اور دوپہر میں منسٹرس اپنا جواب دیں ۔ اب رہا ٹائم فکس کرنے کا مسئلہ ۔ جب ہم ۱۰ سے ۵ تک کام کرتے تھے تو درمیان میں ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ دیا جاتا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایک بجے کے بعد ۴ بجے جمع ہوں تو مناسب ہوگا ۔ فینانس منسٹر ساڑھے تین بجے کا وقت مناسب سمجھتے ہیں اور دوسری جانب سے (۵) کا وقت کہا گیا ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں اگر ہم ۴ بجے ھاؤس میں آجائیں تو بہتر ہے زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے بیٹھ کر ہر روز ۶ بجے برخاست کرسکتے ہیں ۔

Now the General Discussion on the Budget begins.

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل فینانس منسٹر نے جو بجٹ ھاؤس کے سامنے پیش کیا ہے اس پر اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے . . . .

Mr. Speaker : I want to reduce the time-limit today by 5 minutes. Many hon Members may desire to speak I therefore like to reduce the time-limit of 20 minutes that was allowed till yesterday to 15 minutes from today

Shri Papi Reddy (Ibrahimpatan-General) Speaker Sir, I may be permitted to tell that it was already reduced yesterday by the Deputy Speaker

Mr Speaker What was the time fixed then ?

Shri Papi Reddy 15 minutes for each member

Mr Speaker That is alright.

General Discussion On the Budget

شری بی - ڈی - دیشمکھ - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہاؤس کے سامنے جب عارضی بجٹ پیش ہوا تھا تو یہ کہا گیا تھا کہ حالیہ وزارت ابھی برسر اقتدار آئی ہے اوسے موقع نہیں ملا ہے کہ بجٹ پر تفصیل سے غور کرسکے - بڑے شد و مد سے یہ بحث کی گئی کہ آئندہ اینول بجٹ (Annual Budget) جب ہاؤس کے سامنے آئیگا اسکو عوامی شاکر آپ کے سامنے پیش کیا جائیگا اور یہ کہ اس بجٹ کو بنانے والے سابقہ گورنمنٹ کے ارکان تھے حالیہ وزارت کا اس میں کوئی دخل نہ تھا - اس لئے وہ اپنے سمجھاؤ یا ترمیمات پیش نہ کرسکے - ہم یہ امید کر رہے تھے کہ آج جو ریوائیزڈ بجٹ آئیگا وہ عوام کا ہوگا - کسانوں اور مزدوروں کا ہوگا - اس آشا کے ساتھ ہم ہاؤس میں داخل ہوئے - مگر افسوس کی بات ہے کہ آج جو بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو گذشتہ سشن میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا - صرف چند ترمیمات ہوئی ہیں اور اس میں بہت ہوشیاری کے ساتھ پیوند لگایا گیا ہے - حالیہ بجٹ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس میں ایک ڈاکٹر کے ہاتھ کا پیوند لگا ہے - میں اگر یہ کہوں کہ اس بجٹ اور اوس بجٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے نہ تو مدات میں تبدیلی ہوئی ہے اور نہ اعداد میں اور اس طرح یہ صرف عددی دھوکہ ہے تو نا مناسب نہ ہوگا - میں ہاؤس کو اسکی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان اور حیدرآباد زرعی ملک ہیں جہاں ۸۰ فیصد زرعی مزدور ہیں اس وجہ سے اس ملک کو زرعی ملک کہا جاتا ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا - اس لحاظ سے بجٹ بنانے میں زرعی زندگی اور زرعی پیداوار کا لحاظ رکھا جانا بطور خاص ہمارا فرض ہو جاتا ہے - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بجٹ میں پولیس اڈمنسٹریشن اور مسیلینیس ڈپارٹمنٹس پر بجٹ کا ایک چوتھائی حصہ خرچ کیا جاتا ہے - اسکے بعد دوسرے ڈپارٹمنٹس جو ایٹم نمبر ۳۷ سے ۴۳ تک ظاہر کئے گئے ہیں مثلاً سیول ورکس ایجوکیشن مڈیکل ڈپارٹمنٹ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ ویٹرنری ڈپارٹمنٹ اور کوآپریٹیو وغیرہ پر تقریباً ۲۱ کروڑ کا خرچ بتلایا گیا ہے - میں ہاؤس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پورے بجٹ کا ۱۲ فیصد ہوتا ہے؟

دوسرے ڈپارٹمنٹس پر آپ اپنی آمدنی کا تین چوتھائی خرچ کرتے ہیں - اور اس کمی کے لئے جو ذریعہ اختیار کیا گیا ہے میں اسکی جانب توجہ مبذول کراؤنگا - میں یہ عرض کرونگا کہ سابقہ بجٹ میں چند مدات ایسے تھے جنکو واقعی طور پر ریوائزڈ بجٹ میں رکھنا ہمارے عوامی بجٹ کے لئے مناسب نہ تھا چنانچہ گذشتہ بجٹ کے ایٹم نمبر ۵۰ میں جو مختلف مدات بتلائے گئے تھے ان میں جاگیرداروں کو دینے کے لئے ۱۳۶ لاکھ ۵۶ ہزار اور اعلی حضرت کے لئے ۵۰ لاکھ روپئے رکھے گئے تھے -

میں یہ عرض کرونگا کہ ہمارے بجٹ میں ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ کی جو ڈیفیشنسی (Defficiency) آگئی ہے ہم اسکو دور کرنیکی تجاویز نکالیں - ان ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ کو ہم مستقل طور پر ختم کرسکتے ہیں - اگر ہم یہ اقدام کریں کہ جاگیرات کو فوراً ہی ختم کردیا جائے - اس میں ہمیں دستور کی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ جب کشمیر کے (۱۰۶) سال کے پرانے راجہ کو وہاں کی اسمبلی کے ایک جلسہ میں ختم کیا جاسکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حیدرآباد میں ایسا نہیں کیا جاسکتا - کیا ہمارا ہاؤس اتنا کمزور ہے کہ کیا ہم ان جاگیرات اور نظام کے معاوضہ کو ختم کرنیکی سنٹرل گورنمنٹ سے سفارش نہیں کرسکتا اور اگر ہمارے یہ رجحانات ہیں تو کیا ہاؤس کے دوسرے ممبر اسبارے میں ہمارا ساتھ نہ دینگے - یہی وہ مدات ہیں کہ جنکی وجہ سے ہمارے بجٹ میں ڈیفیشنسی ہے - لیکن پھر بھی جاگیرداروں کی حفاظت کی جاتی ہے اور ان پر ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور عوام کے مفاد کا لحاظ نہیں کیا جاتا جو جاگیرداروں سے زیادہ اہم و مستحق ہیں - یہی نہیں انکے کل معاوضہ جاگیرات کو بڑھا کر ۱۸ کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے - اس میں پہلے بجٹ کی بہ نسبت ۳ کروڑ ۵۰ ہزار کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ ناروا اور ناجائز ہے - نہ صرف جاگیرات کا معاوضہ دیا گیا ہے بلکہ وہاں جو جھاڑ وغیرہ ہیں انکا بھی الگ معاوضہ دیا جارہا ہے جسکی وجہ اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے - اگر اس کو ختم کردیا جائے تو ہماری آمدنی میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا ہے - یہ خیالات میں نے آپکے سامنے پیش کئے اور اب کہونگا کہ جب جاگیر ہریڈیٹری (Hereditary) طور پر جاگیردار کے ہاتھ میں آتی ہے تو اسکی علحدہ طور پر سطوری ہوتی ہے - ہم کو چاہئے کہ اس ہریڈیٹری سسٹم کو ختم کردیں - لیکن ہم نظام صاحب اور جاگیرداروں کو کمپنسیشن (Compensation) دینا چاہتے ہیں - میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ اسبارے میں غور کیا جائے اور وہ طریقہ جو کہ کشمیر میں اختیار کیا گیا ہے حیدرآباد میں بھی اختیار کیا جائے - حال ہی میں پنڈت نہرو نے یہی جواب اس وقت دیا جبکہ یہ سوال ان سے حیدرآباد کے بارے میں پارلیمنٹ میں کیا گیا تھا - الغرض اگر یہی سمجھاؤ ہے تو میں اسٹیمیٹس کمیٹی کے ممبرس کی جانب سے پیش کی ہوئی رپورٹ کی جانب ہاؤس کی توجہ مبذول کراونگا جس میں انھوں نے سفارش کی ہے کہ معاوضہ میں تخفیف کی جائے تاکہ ان طریقوں سے دو کروڑ ۶۳ لاکھ کی ڈیفیشنسی کو پورا کیا جائے -

دوسری چیز جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ کیاش کراپس (Cash Crops) ہے

بارے میں ہے۔ جو ٹیکس عائد کئے جا رہے ہیں ان سے ۸۰ فیصد آبادی پر ظلم ہوگا اور اسکی وجہ سے کاشتکار سب سے زیادہ متاثر ہوگا۔ اگر کروڑگیری کو درآمدات اور برآمدات دونوں پر سے ختم کیا جائے تو اسکا استقبال ہوگا۔ برآمد پر کروڑگیری معاف کرنے سے زراعت پیشہ طبقہ کو فائدہ ہوگا بلکہ تجارت پیشہ طبقہ کو فائدہ ہوگا۔ اسلئے پورے طریقہ سے کروڑگیری کو ختم کردینا چاہئے۔

دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ سیلس ٹیکس کے بارے میں ہے۔ سیلس ٹیکس کا بار تجارت پیشہ طبقہ پر نہیں بلکہ عوام پر ہے۔ کیونکہ تجارت پیشہ لوگ ٹیکس کا پیسہ عوام ہی سے وصول کرتے ہیں اور اسطرح وہ اپنا بار عوام پر منتقل کردیتے ہیں جس سے ۹۰ پرسنٹ آبادی متاثر ہوتی ہے۔ اس ٹیکس کو ختم کرنے کے لئے غور کیا جائے۔ مناسب یہ ہوگا کہ جاگیر اڈمنسٹریشن کے ڈپارٹمنٹ کو ختم کردیا جائے جس پر لاکھوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ جنرل اڈمنسٹریشن سے متعلق میں یہ کہونگا کہ انتظامی امور پر ہماری آمدنی کا $\frac{1}{4}$ حصہ صرف کیا جاتا ہے اور اس میں بھی الونسس اور بھتوں پر خرچ زیادہ ہو رہا ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ ان زیادہ الونسس اور بھتوں کو کم کیا جائے کیونکہ جن اغراض پر ہم خرچ کرنا چاہتے ہیں وہ ہمیں حاصل نہیں ہورہے ہیں۔

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Shri M S Rajalingam (Warangal) Mr Speaker, Sir In the light of various points that have been raised during the debate, I think, I should dwell upon certain trends which I noted of the Opposition Benches.

Well, Sir, it is a fact that various views have been expressed by the Opposition Members with a view to effect some saving in the expenditure It is not the arithmetical aspect of the question that I want to dwell upon to-day but the various political trends that are at the bottom of all these things I am conscious, Sir, that there is not only one Opposition group here , but there are various Opposition Sections I should now devote my attention at least to one particular Section which has got a specific policy in relation to the areas that are not controlled by the Soviet Union Unless and until, we do really understand this background, I am afraid, we will not be doing full justice to the Budget nor to the other opposite Sections. I have been seeing that all the Opposition Sections have been opposing this side of the House Such opposition is not in the fitness of things. I wish to impress upon the House that this one Section has got settled economic and political tactics which they have been constantly applying here. This Section

has decided to [illegible] the [illegible] by raising the cry of 'Increase [illegible]' 'strikes' or inflation' and 'infiltration' [illegible] trying [illegible] for the seizure [illegible] with the [illegible] Communist alliance [illegible] formed [illegible] country. They [illegible] non-Communists, Communists and [illegible] been [illegible] that they can freely [illegible] 'Nationality' 'Sovereignty' 'Peoples Democracy' [illegible] divide us. They have been doing this [illegible] the question of today, but [illegible] the history [illegible] for more than [illegible] years. I am not [illegible] any [illegible] when I say this, but when [illegible] into action one must be careful about [illegible] So I [illegible] the attention of the other Opposition Members [illegible] of the Treasury Benches to be conscious of this. We have [illegible] that while beginning the speech they appreciate the hon. Finance Minister and conclude it with the statement that it is a 'Police Budget', 'Landlord Budget'. This Sir, cannot be appreciated by this side of the House. However much we may strive they will always be saying that we are the embodiments of capitalist system, we belong to the imperialist block, we are the exploiters of [illegible], we are false [illegible] and we have been [illegible] for the expansion of capitalism and spread of poverty. They would further say that we have been deceiving the voters, we have been controlling the Press with the help of the capitalist, corruption is the [illegible] of this administration, we are war-mongers and we are using terrorism against peoples' voice. This is the language used by them however much we may try to do our best for the people. If such is the attitude which a particular Section of the House adopts, it is for the other Sections of the Opposition to understand this and also change their attitude to the Budget. I cannot forget for a moment that various political motives have been introduced in studying this Budget but for which there are many items where we could have common agreement and where we could have commonly voted. I must impress upon the House that they have been constantly using the term of 'peoples' Democracy'. I do appreciate that there have been certain changes in their policy. But their idea of commitments, has to be studied in the light of the belief they have namely "Ends justify means" this may have to be watched carefully; wherever Co-operation is available or co-ordination is possible, there must be "give and take" Policy. I have no doubt, Sir, that that is the only way in which we can advance and I am sure that the Treasury Benches and the other Members on the Opposition side will take note of

these points because we have to deal with this set of persons for more than 4½ years to come

Coming to certain other items, I wish to draw the attention of the House to the fact that we have been thinking of effecting some savings in the Budget While trying to save, we should not try to retrench people with low salaries It is always advisable to tackle the main heads of departments and see whether certain savings could be made

For instance, Sir, we have got the Revenue Department and the Settlement comes under it I would immediately suggest methods whereby we could save about four lakhs of rupees In the Revenue Settlement, we have got about 3 Dy Commissioners One Deputy Commissioner manages about 7 districts, another 5 and another 4 Out of the 3 Posts of Deputy Commissioners, I feel, that one at the office relating to establishment can be abolished and thereby we will be saving about one lakh Besides, we have got a Settlement Commissioner and the staff attached to his office I think that post can be abolished In that place, an Assistant in the grade of Rs 400-800 can be appointed directly under the Revenue Board and thus can effect a saving of about 2 lakhs without the work suffering Stores and Press are also attached to the Settlement Department. If the maps of Taluqs and Districts can be published by the Survey Department of India and the remaining things can be given to the Government Press, we will be saving about 15 to 20 thousand rupees. Thus the total savings come to roughly 4 lakhs Moreover, out of the 139 taluqs, in 40 taluqs revision has yet to take place If we do that, I am confident, our income will rise to more than 1 crore of rupees. By the time we complete these 40 taluqs, we will be in a position to have revision in the other taluqs also. We will save another crore of rupees in this way.

I have not suggested this as a matter to be taken up immediately but what I have suggested is that the administration should work in a different direction. It is not always wise to touch the lay servant at the bottom, whenever we think of re-organising the system of administration, but we should try to start it from the top. This is an important point to which I wish to draw the attention of the House.

I will next take up Minor Irrigation Projects. It is a very strange fact, Sir, that whereas we have been spending much of our money on major irrigation projects, minor irrigation works have been ignored. Here, I have with me some figures of the works done under the Major and Minor Irrigation Schemes. In

the last ten years, the area brought under cultivation through the major irrigation projects is from 49 thousand to 1,73,000 acres That means the increase is 1,24,000 On the contrary, if you take into consideration the work that has been done under the Minor Irrigation Works, you will clearly see that the pace has stored down In 1940-41 the area irrigated under tanks was 9 74,000 In 1949-50, we have been able to irrigate about 8 lakhs The net result is Sir, 1 lakh 40 thousand acres less have been cultivated This is a matter, Sir, which requires urgent consideration, because, in spite of the large amounts we have spent on major irrigation, much work has not been turned out as is visible from the above scrutiny of the figures for 1949-50 The area under minor irrigation is about 12 per cent It is therefore, quite essential that we pay much more attention to minor irrigation projects

I will now take up Education I do not want to refer to detailed figures, but I want to point out broadly the way in which things are being done at present We have been under the impression that the Community Projects Scheme and the Basic Education Scheme will be implemented by the present administration That is, we expect the people who have now been trained as teachers to have some kind of an administrative experience under these schemes We expect them to imbibe the spirit of the community projects and the basic education schemes I am afraid, Sir, that today we have in our administration people who fit in to a particular pattern of administration It would almost be impossible for us to further the schemes with the type of people we now have and our schemes in their entirity would become a failure The correct way, then, would be to pick and choose persons who can understand the spirit of our schemes and then give them the administrative training On the contrary what we have been doing all along is to select persons with administrative experience and then try to infuse spirit in them, which is impossible It is my personal observation that in this effort, we have failed It is better we proceed the other way that is, select persons who have the spirit and then give them administrative training By this method, I am confident, the Government of India's desire that the Community Project Schemes should be pushed through quickly, would succeed. In the University we must make it compulsory that every student should train at least one adult and then alone he should be made eligible for degree. This would help us a great deal in furthering the cause of adult education. Adult education has been interpreted by certain people only as teaching the four R's. I am

afraid, Sir, that it is not so Literacy drive also implies improving our civic life, by opening more libraries and so on. Attention must be paid to these aspects also, and only then would our literacy drive succeed As to the amounts that have been spent on the Literacy Schemes, I have a feeling that the funds earmarked for the training of fresh workers for Community projects have been utilised for training old the staff of the Department It is quite essential that the matter should be taken up immediately At the same time the recommendations of the Inter-Departmental Conference, which was held on 11th October, 1951 under the Chairmanship of our present Chief Minister, should be taken into consideration and fully implemented

As far as the Cooperative movement is concerned, the Government has earmarked about 50 laks of rupees These amounts should be given as subsidies to the village Panchayaths, so that they may also be induced to invest something and thereby our Government's co-operative endeavours would be successful The 50 lakhs allotted to the Co-operative Department for this purpose, will go a long way provided we try to infuse a spirit of national reconstruction in the minds of the villagers so that they can work for our mutual uplift We should be able to induce them to contribute half the amount, the other half being given by the Government With this process, I am sure, not only the Co-operative Department but also the Local Government Department will be a complete success, as the Panchayath Act also provides such facilities

I will now close my speech with a few words. I feel that we must be in a position to work our budget successfully as the budget has been so framed that it involves the principle of least sacrifice, which is quite essential for promoting a Welfare State

شری گوپال راؤ ایکبوٹے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ انٹیرم بجٹ جو کچھ دن پہلے ہمارے سامنے آیا تھا اس میں ۳۰ لاکھ کا خسارہ بتلایا گیا تھا اس پر مکرر غور کرنے کے بعد آج جو بجٹ ہمارے سامنے آیا ہے وہ ۳ کروڑ ایک لاکھ کے خسارہ کے ساتھ آرہا ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ جو خسارہ کے ساتھ بجٹ آیا ہے وہ کوئی بری بات تو نہیں ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ خسارہ جو آرہا ہے نیشن بلڈنگ یا ہیومینیٹرین ایفیرس (Humanitarian Affairs) کی وجہ سے آرہا ہے یا کسی اور وجہ سے ۔ دیکھنا یہ بھی ہے کہ اس خسارہ کی تلافی جو کی جاتی ہے کس ذریعہ سے کی جاتی ہے ۔ یہ دو امور اگر تشفی بخش ہوں تو ظاہر ہے کہ خسارہ کا بجٹ ہونے کے باوجود وہ معیوب نہیں ہوگا ۔ اگر اس بجٹ کے سیلینٹ فیچرس (Salient features) پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا

کہ جو خسارہ آیا ہے وہ فیانشیل انٹیگریشن کے معاہدہ کی وجہ سے ہے جسکے تحت ۵۳ - ۳۰ تک کسٹمس ڈیوٹی بالکل ختم کردی جائیگی۔ اسکے سلسلہ میں ایکسپورٹ چارجس ختم کردئے جائینگے۔ یہ چند چیزیں فینانشیل انٹیگریشن کے تحت ہم نے قبول کی ہیں اسکی بنیاد میں ہمیں یہ دو سو لاکھ یعنی دو کروڑ کا خسارہ اٹھانا ہوگا۔ یہ خسارہ کسٹمس ڈیوٹی یا ایکسپورٹ سرچارج کم کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے تو دوسرے طریقہ سے فینانشیل انٹیگریشن کے مدات کے تحت آلٹرنیٹیو ٹیکسیشن (Alternative taxation) کے ذریعہ سے رقم حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیلس ٹیکس کے متعلق میں ابھی تھوڑی دیر میں تبصرہ کرنے والا ہوں۔ فوڈ سبسیڈی کے تحت جو ۸۰ لاکھ روپیہ ہمیں مل رہے تھے وہ بند ہوگئے ہیں میری رائے تو یہ ہے کہ یہ قابل اعتراض نہیں ہے۔ ہندوستان کی کمزور مالی حالت کے استحکام میں اگر یہ ۸۰ لاکھ کی رقم کار آمد ہوسکتی ہے تو وہ کوئی ایسی چیز نہیں جس پر اعتراض ہو کیونکہ ہمیں بھی کسی موقع پر مجبور ہونا پڑےگا اور اپنے مالیات کے استحکام کے لئے مرکز سے مدد لینی پڑے گی۔ دوسری چیز جسکی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ جمع کے مد کی ۴۰ لاکھ کی رقم ہے تلنگانہ کے خاص حالات کے پیش نظر اس رقم کی فراہمی کی ذمہ داری اسٹیٹ گورنمنٹ پر ہے اور چوتھی رقم کونٹر ویلنگ ڈیوٹی (Countervailing duty) کی ۲۰ لاکھ کی ہے۔ وہ بھی دستور کی دفعہ ۲۸۶ کے تحت ہندوستان کو چلی جارہی ہے۔ یہ توقع کیجارہی تھی کہ یہ رقم ہمیں ملیگی۔ اس لئے اس حد تک خسارہ میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ریوائزڈ بجٹ میں دو تین مدات خرچ کے ہیں۔ اگر اس کے سیلینٹ فیچرس (Salient features) پر ہم غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ اس پر نکتہ چینی کیجارہی ہے کہ پولیس کے سلسلہ میں ۴۹۸ لاکھ میں سے ۴۳۰ لاکھ رکھے گئے ہیں اور صرف ۶۸ لاکھ کی بچت دکھائی جارہی ہے۔ حکومت کا یہ بھی دعوی ہے کہ بمبئی اپنے ریوینیو کا ۱۰ فیصد پولیس پر خرچ کرتی ہے۔ مدراس میں ۱۲ فیصد خرچ ہوتا ہے اور مدھیہ پردیش میں ۱۳ فیصد خرچ کیا جاتا ہے۔ ہماری حکومت کا دعوی ہے کہ موجودہ ۴۳۰ لاکھ جو پولیس کے لئے ہیں وہ ریوینیو کا ۱۳ فیصد ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کے غیر اطمینان بخش حالات میں کچھ زیادہ نہیں۔ اسی طرح فوڈ سبسیڈی کے تحت جو ۸۰ لاکھ ملتے تھے وہ بند ہوگئے ہیں۔ اور کورس رائس اور وہیٹ (Coarse rice and wheat) کے پرائسز (Prices) میں اضافہ کے باوجود ۱۰ لاکھ کا نقصان آیا ہے۔ اسی طرح خرچ کے مدات میں ہم دھیان دیں اور سیلینٹ فیچرس دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پانچ سالہ منصوبہ کے دوسرے سال کے لئے ۲۸۰ لاکھ کا پراویژن ہے۔ ہریجن ولفیر کے لئے ۸۶ لاکھ۔ مائنر اریگیشن (Minor irrigation) کے لئے ۲۰ لاکھ کمیونٹی پراجکٹس کے لئے ۱۰ لاکھ، کوآپریٹیو بیسس (Co-operative basis) پر کاٹیج انڈسٹریز کی ترقی کے لئے ۵ لاکھ وغیرہ۔ بعض مدات کے تعلق سے صحیح طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے مثلاً کوآپریٹیو کاٹیج انڈسٹریز کے لئے جو پراویژن دیا گیا ہے واقعی حالات کے لحاظ سے قطعاً

ناکافی ہے خصوصاً آج جو ہمارا نصب العین کوآپریٹیو کامن ویلتھ کا ہے اس کے پیش نظر کاٹیج انڈسٹری کے لئے اس سال جو ایک لاکھ کا پراویژن رکھا گیا ہے اور کوآپریٹو کیلئے جو رقم مقرر ہے وہ خاطر خواہ نہیں ہے اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ کوآپریٹیو میں جو ۵ لاکھ کا اضافہ کیا گیا ہے اوس میں مزید اضافہ کی ضرورت ہے۔ اگریکلچر کو سپلیمنٹ کرنے کے لئے کاٹیج انڈسٹری کی ضرورت محسوس کیجارہی ہے۔ ایجوکیشن میں ۱۰ لاکھ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسٹیٹ میں جو ۲۲ ہزار مواضعات ہیں جیسا کہ خود فینانس منسٹر کی اسپیچ سے معلوم ہوا ان میں سے صرف ایسے ۶-۷ ہزار مواضعات ہیں جنکی آبادی ۵ سو یا اس سے زیادہ ہے ابتدائی مدرسے کھولے گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ۱۰ لاکھ کا جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے کم از کم ۵۰۰ سے زیادہ آبادی والے مواضعات میں اور کئی مدرسے کھولے جا سکینگے۔۔۔۔۔۔۔

یہ صحیح ہے کہ بجٹ میں ۳ کروڑ کچھ لاکھ کا خسارہ ہے اس خسارہ کی تلافی کے لئے فینانس منسٹر نے اپنی اسپیچ میں چند تجاویز بتائے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان چار مدات سے خسارہ کا تکملہ کیا جائےگا۔

۱۔ کیاش کراپس۔ (Cash crops)

۲۔ سیلس ٹیکس۔ (Sales tax)

۳۔ موٹر اسپرٹ۔ (Motor Spirit)

۴۔ سینما ٹیکس۔ (Cinema tax)

جہاں تک موٹر اسپرٹ کا تعلق ہے کسی شخص کو اختلاف نہیں ہے۔ کیاش کراپس کی حد تک البتہ کچھ اختلاف رائے ہے۔ اس پر میں بھی تبصرہ کرونگا۔ اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے ایک چیز عالیجناب کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ بجٹ کو کچھ اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ دھندلا سا نظر آتا ہے۔ اس کی وضاحت صحیح معنوں میں وزرا کی طرف سے کیجائےگی۔ بجٹ کے تعلق سے اس پس منظر کو نہیں بھلایا جا سکتا کہ کل تک انگریزوں کی ھندوستان میں حکومت تھی۔ اس زمانے میں بھی ایک خصوصی مقام حیدر آباد کو حاصل تھا۔ اس کا اپنا ٹپہ تھا۔ ریلوے تھی۔ سکہ تھا۔ پیپر کرنسی کی حد تک بھی ۱۹۱۷ع سے اس کو اختیار تھا کہ وہ خود چھاپ کر کرنسی نوٹ اجرا کرے۔ ریلوے امپورٹ اکسپورٹ پر انکم ٹکس عاید کیا جاتا تھا۔ کسٹمس اور اکسائیز۔ انکے علاوہ لینڈ ریوینیو۔ یہ تھے اسکی انکم کے سورسس (Sources)۔ اخراجات کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سادھا سیدھا انتظام تھا۔ نظام کو رقم دیجاتی تھی۔ آمدنی کا کافی حصہ پولیس اور آرمس پر خرچ کیا جا تا تھا۔ ھیو مینیٹیرین اسپیکٹس (Humanitarian aspects) اور نیشن بلڈنگ ورکس پر بہت کم خرچ کیا جاتا تھا۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے میں یہ کہونگا کہ کچھ زیادہ رقم خرچ نہیں ہوتی تھی اوس زمانے میں ٹیکس کا جواسٹرکچر تھا اسکو بدلنے کی ضرورت سب ہی محسوس کرتے ہیں۔ اس بجٹ کو اس پس منظر کے تحت دیکھیں تو مناسب ہے۔ عوام اس چیز کو محسوس

کرتے ہیں کہ جو اسٹرکچر ہمکو ملا ہے اسکو آہستہ آہستہ بدلنے کی ضرورت ہے ۔ ہمارا نصب العین جو ہے اس کو اسکے راستے پر لانے کی ضرورت ہے ۔ نیشن بلڈنگ ورکس کو امپرو (Improve) کرنے اور ہوم ڈیپارٹمنٹ ایریس پر خرچ کرنیکی ضرورت ہے ۔ یوں تو الفاظ کے استعمال کا ہر ایک کو اختیار ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ پولیس بجٹ ہے کوئی کہتا ہے کہ جاگیردارانہ بجٹ ہے ۔ کوئی کہتا ہے لینڈ لارڈ بجٹ ہے لیکن میں نے جس پس منظر کا اظہار کیا ہے اگر اسکو اس پس منظر کے ساتھ دیکھیں تو یقیناً کہنا پڑیگا کہ پہلے کی بہ نسبت اب بجٹ کا بیشتر حصہ عوام پر خرچ ہورہا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں دو چیزیں ہاؤس کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں رسیٹس (Receipts) اور اکسپنسس (Expenses) کے سلسلہ میں رسیٹس کے تعلق سے زیادہ تبصرہ نہیں کرونگا ۔ میں ان مدات سے متفق بھی ہوں ۔ میں حکومت کی توجہ دو تین چیزوں کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں ان میں سے ایک کو ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ ہے لینڈ ریوینیو کے وصول کا طریقہ ۔ اس جانب خاص توجہ کی ضرورت ہے تاکہ اسوقت گورنمنٹ کو جو نقصان ہورہا ہے وہ نہ ہو ۔ یہ چیز وصولی کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ۔ لینڈ ریوینیو میں ۵۰ لاکھ کا بقایا بتایا جارہا ہے ۔ حالانکہ کئی ریاست پائیگاہ اور جاگیرات کے انضمام کی وجہ سے خالصہ میں آگئی ہیں بقایا ایسے لوگوں کی طرف ہے جو آسانی کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں اصل وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس کے وصول کی کوشش ہی نہیں کیجاتی ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ سنہ ۵۶ - ۱۹۵۸ف میں جو محاصل وصول ہوتے تھے ان کا مقابلہ آج کے وصول شدہ محاصل کے اعداد سے کیا جائے تو (باوجود صرفخاص و جاگیرات کے انضمام کے) آپکو معلوم ہوگا کہ کوئی اضافہ نہیں ہوا ۔ اسکی وجہ معلوم کرنا چاہئیے کہ جاگیرات و صرفخاص کے انضمام کے باوجود محاصل کے وصول میں کمی کیوں ہے ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ محاصل وصول کرنے والی مشنری میں ڈفکٹ ہے ۔ وہ صحیح طور پر اپنے فرائض نہیں انجام دیتی ۔ اگر اسکو ٹھیک طریقے سے وصول کیا جائے تو ہمارے بجٹ کا خسارہ دور ہوسکتا ہے کم از کم خسارہ میں کمی ہوسکتی ہے ۔ اس کے لئے دو طریقے ہوسکتے ہیں جو ڈائرکٹ ٹکسس عاید کئے گئے ہیں کارکردگی اور اچھی مشنری کے ذریعہ انکو وصول کیا جائے ۔ انکے وصول پر کافی نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے ۔ دوسرے یہ کہ کرپشن کی وجہ سے ٹکس کی رقم جسقدر وصول ہونی چاہئیے نہیں ہورہی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ کسٹمس ۔ اکسائیز وغیرہ سے جو رقم وصول ہورہی ہے اس کی جانب حکومت توجہ کرے تو اضافہ ہوسکتا ہے ۔ ضرورت ہے کہ کرپشن (Corruption) کو دور کیا جائے ۔ اکسپورٹ سرچارج بونڈری پر وصول کیا جاتا ہے ۔ اس میں ۵۰ لاکھ کی جائے ۲ کروڑ وصول ہوسکتے ہیں بشرطیکہ وصول کرنے والوں میں ایفیشنسی پیدا کیجائے اسطرح ٹکس وصول کئے جائیں اور وہ ٹکس کی رقم نیشن بلڈنگ پر صرف کیجائے تو مناسب ہے ۔ آمدنی کے تعلق سے یہ میرے چند سجیشنس ہیں ۔

اب میں اخراجات کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ پولیس کی حد تک مدھیہ پردیش مدراس اور بمبئی سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہاں پولیس پر صرف (۱۳) فیصد

خرچ ہوتا ہے جو زیادہ نہیں ہے۔ لیکن دنیا کو غلط باور کرانے کے لئے بعض لوگ اس میں دلچسپی لے رہے ہیں ۔ الکشن کے کچھ عرصہ پہلے سے اور الکشن کے بعد بعض لوگ اپنے طریقہ عمل میں کچھ ظاہرا تبدیلی کرلئے ہیں اور دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امن قائم ہوگیا ہے لہذا پولیس کے خرچ میں کمی کو مان لینا چاہئے لیکن میں کہونگا کہ ایسا نہیں ہے اب بھی تلنگانے اور دوسرے مقامات میں بدامنی ہے اسی لئے پولیس پر خرچ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اب تک تلنگانہ میں امن قائم نہیں ہوا ۔ اگر یہ کہا جائے کہ امن قائم ہوگیا ہے تو یہ ایک سفید جھوٹ کے مترادف ہوگا ۔ دو ہی روز پہلے کا واقعہ ہے کہ میں ۱۰ تاریخ کو بھونگیر گیا تھا ۔ معلوم ہوا کہ چند اشخاص نے اپنے آپ کو ڈی ۔ ایس ۔ پی اور ڈپٹی کلکٹر ظاہر کرکے مختلف مقامات پر لینڈ کا ڈسٹری بیوشن کیا ہے اور سوما لنگم نے رقم وصول کی ہے . .

شری عبد الرحمن (ملک پیٹھ) ۔ کیا آپ ان کا نام بتا سکتے ہیں ۔

شری گوپال راؤ ایکبوٹے ۔ میں نے نام بتادیا ہے ۔

اسطرح کی کوشش کرنا اور یہ کہنا کہ امن قائم ہوگیا ہے پولیس پر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مناسب بات ہے ۔ ظاہرا تو کہا جاتا ہے کہ امن قائم ہو چکا ہے اور انڈر گراؤنڈ لوگوں کے ذریعہ سے اپنا عمل جاری رکھا جاتا ہے اور یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں نقین دیدیا جائے کہ انڈر گراؤنڈ جو لوگ ہیں انہیں گرفتار نہیں کیا جائے گا تو وہ باہر آجائینگے اور ہتھیار حوالہ کردینگے ۔ ان حالات میں کوئی کسطرح کہہ سکتا ہے کہ تلنگانہ میں امن ہے ۔ میری رائے یہ ہے کہ انڈر گراؤنڈ لوگوں کے ہتھیار جبتک واپس نہ آجائیں اور جبتک ان پر مقدمات چلا کر انکو ان کے جرائم کی سزا نہ دیجائے اسوقت تک پولیس پر برابر خرچ کرنا ہی پڑیگا ۔ کیونکہ عوام کے امن و سکون کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے جس سے وہ منھ موڑ نہیں سکتی ۔

میں یہ بھی کہونگا کہ جنرل اڈمنسٹریشن پر جو بھاری خرچ عاید ہورہا ہے اس میں کمی کی ضرورت ہے ۔ اس پر ۸ فیصدی خرچ ہوتو کافی ہے اسوقت (۱۳) فیصدی خرچ ہورہا ہے ۔

کیاش کراپس پر جو ٹکس عائد ہورہا ہے اسکے متعلق میں عرض کرونگا کہ یہ ضروری ہے ۔ اس کی وجہ سے زرعی حالات میں بہتری ہوگی ۔ بقیہ ٹکس کی حد تک میں کہنا چاہتا ہوں لیکن چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اسلئے مجبوری ہے ۔ . . . . .

श्रीमती राजमणी देवी (सिरसिल्ला रिझर्व्हड्) : माननीय स्पीकर सर तीन दिनोसे बजेट पर जो बहस हो रही है जिस में बजेट को कोअी तो जागिरदाराना बजेट कहरहे है और कोअी जमीनदाराना बजेट कहरहे है। मैं भी जिस को सरमायादाराना बजेट कहती हू। क्योकी जिस बजेट मे गरीबो के लिये कोअी गुंजायश नही रखी गयी है। ट्रेजरी बेंचेस के ऑनरेबल मेंबर्स ने कहा कि बजेट मे पोलीस् के लिये जो प्रोव्हिजन रखा गया है अुस मे कमी नही करेंगे। हम

चाहते हैं कि अिस प्रोव्हिजन मे जरूर कमी की जानी चाहिय। पोलीस पर पहले मात करोड रुपये खर्च किये जाते थे। मोजूदाबजेट मे अिस के लिये पाच करोड रुपये रखे गये है। अिस में दो करोड रुपये की कमी की जानी चाहिये। और ये दो करोड रुपये जनता की भलाओ के लिये और देश के सुधार के लिये खर्च किये जा सकते है।

जमीनात अैसे पट्टेदारो को दी जाती है जिनके पास पहले ही मे हजारो अेकर जमीन है। अिन्हे साठ साठ अेकर की जमीनात और दी जारही है। मै भी कहुगी कि पोलीस के बजेट मे मे दो करोड रुपये कम करके वही रकम गरीबो को दी जाय तो बहुत ही अच्छा होगा। आपने पोलीस को क्यो रखा है? आपने तो अिस लिये पोलीस रखी है कि अिनकी सहाय्यतासे अशाती फैलानेवालो का दमन करे। लेकिन पोलीस को हुकुम अेक तरह का दिया जाता है, और वह अिस पर दूसरी तरह से अमल करती है। मै तो कहती हू कि पोलीस फिर अपराधियो को पकडे। लेकिन वह अपराधियो की वास्तव मे रक्षा करती है। पोलीस डिपार्टमेंटसे अैसे आर्डर्स निकलते है। चद गाव मे तो पोलीसवाले जियादा सताते है। मेरे पास अिसकी कअी मिसाले है। कल्लूर, कलापाक, नलगोंडा, वरगल और खम्मम अिन तमाम गावमे काफी अत्याचार किया गया है। निरपराधियो को सताया गया है। पोलीस को आर्डर दिये जाते है कि वे गाव कि रक्षा करे। मगर पोलीस, पटेल पटवारीयोके पावर मे आअी है। हालत यह है कि पटेल पटवारी और पोलीसवाले जिस किसी के पास कबल देखते है अुसे कम्युनिस्ट समझ कर पकडते है। अेक दिन हम कराल से जारहे थे। हमारे साथ किष्टय्या नामी अेक आदमी था। अिस को छे सात बच्चे है। अुसको पोलीसवाले कम्युनिस्ट कह कर पकड कर ले गये है। अिसके बाद अबतक अुस बिचारेका पता नही। अैसे ही कअी लोगो को पोलीस ने सताया और मारापीटा है। दिन मे पोलीस सताती है और रात में दूसरे लोग तग करते है। अिस लिये गाव भर मे बदअमनी और बेचैनी फैली हुअी है। प्रजा मे अेक दहशत है। मै गव्हर्नमेंट से फिर कहुगी कि अगर हमारे ३५ हजार गाव मे जो प्रजा है अिसे अपनी तरफ लेना है तो पोलीस के बजेट मे से दो करोड रुपये कम करके अिस रकम को गाव सुधार के कामो पर सरफ करना अत्यत आवश्यक है। पडाव जमीन को जिराअत के काबिल बना कर गाव वालो को कास्त करने के लिये देना चाहिये। तेलगाने की गडबड का बार बार जिकर किया जाता है। लेकिन देखना यह है कि तेलगाने मे गडबड की असल वजेह क्या है। तेलगाने में जागिरदारो और जमीन-दारो के छोटे भाअी और बडे भाअी मे हिस्से का झगडा होता है। जैसे भाअी भाअी में होता है वैसे ही रिश्तेदारो मे भी झगडे होते है। अिन झगडो की वजेहसे तेलगाने में अशाती पैदा होगअी है। अगर तेलगाने की प्रजासे गव्हर्नमेंट अपना सबध रखना चाहती है, और दूसरे देशो के लिये मिसाल बना कर पेश करना चाहती है, तो मै यह कहुगी कि हुकूमत को तेलगाने की पडाव जमी-नात को गरीबो मे तकसीम करदेना चाहिये। हालत अैसी है कि कही अैसी जमिनात हो तो बाअुके पट्टेदार अिन पर अपनी आख रखते है और जमीनात पर कबजा जमाने की फिकर में रहते है। अगर हुकूमत जमीनात जनताको देने की कोअी योजना निकाले तो दूसरेही दिन ये लोग अपनी दरख्वास्त पेश कर देते है कि फला मुकाम पर चार पाच अेकर जमीन पडी हुअी है अिसे दे दी जाय। और फिर कहते है कि अुनके पास जमीनात नही है। अिस तरह सुफेद झूट बोल कर वे यह जमीनात हासिल कर लेते है और वहा के ओहदेदारो को मिला लेकर अिन जमीनात पर आसामी

से कब्जा जमा लेते है। मै भी बताना चाहती हू कि खम्मम् मे अेक जागिरदार की जमीनात है। अिस मे से अेक पर २५ साल से अेक काश्तकार काश्त कर रहा था। अिस जागिरदार के दूसरे भाअीने अपनी पार्टी तयार करके अिस पुराने काश्तकार को बेदखल करदिया। ओर वाकियाल की दरयाफ्त के लिये शेड्डल्ड कास्टस फेडरेशन् (Scheduled castes Federation) की तरफ से अगर कोअी जैसे राजमनी देवी या कृष्णमूर्ति जाते है तो कहा जाता है कि यह कम्युनिस्ट है। अिस के मुतालिक मै ने भूतपूर्व मत्री श्री वेलोडी को अेक पत्र भी लिखा है। अिस पत्र की अेक कॉपी मेरे पास मोजूद है। आप जाकर देख सकते है। कि वहा क्या झगडे है। और तेलगानेकी जनता कष्ट क्यो अुठारही है। ८० सालकी बुडढीको मारा पीटा जाता है। अिस से मेरा मतलब यह नही कि मै रात मे काम करनेवाले पोलीस को सपोर्ट कररही हू। अुनकी पालिसी क्या है, मुझे मालूम नही है। मै यह बताना चाहती हू कि पोलीस क्या कररही है और तेलगानेके प्रजाकी हालत क्या है। अगर आप तेलगाने की प्रजा मे शाती लाना चाहते है तो पोलीस के बजेट मे कमी कर दीजिये और तेलगाने की पडाव जमीनात को काश्त के काबिल बनाकर वहा के लोगो मे तकसीम कर दीजिये।

दूसरी बात जो मै कहना चाहती हू वह यह है कि हैदराबाद मे लडको के लिये जितने स्कूल्स है अिनके लिहाज से लडकियो के स्कूल्स कम है। लडको के साथ लडकियो और औरतो की शिक्षा का भी प्रबध करना चाहिये। जहा जहा लडको के लिये स्कूल्स है और कालेजेस है, वहा लडकियो के लिये भी स्कूल खोलना चाहिये। अिसके साथ साथ बॅकवर्ड क्लासेस के लिये अुचित शिक्षा का प्रबध किया जाना जरूरी है। ये लोग अैसे है जिन के पास खाने के लिये खाना नही है और पहनने के लिये कपडा नही। गरीब ही की सहायता से हुकूमत बनती है। अिस लिये हुकूमत के लिये भी जरूरी है कि वह गरीब की सहायता करे। अिस लिये मै कहुगी कि शेड्डल्ड कास्टस की जितनी भी लडकिया है अिन के लिये प्रायमरी से लेकर कॉलेज तक् गव्हर्नमेंट अुचित शिक्षा का प्रबध करे। तकावी के सिलसिले मे यह कहा गया कि हमारे पास २१ ट्रक्टर्स है और ऑइल अिजिन्स भी है। मेरे खियाल मे तकावी देनेका तरीका बिलकुल गलत है। अिस लिये कि तकावी पर अिन लोगो को अिजिन्स दियेजाते है जिन के पास बीस बीस हजार अेकर जमीन होती है। अिससे विदित है कि ये मालदार लोग होगे। अिस प्रकार काश्तकारो को कोअी फायदा नही होता। अैसे काश्तकारो को जो पचास साठ अेकर जमीनात पर काश्त करते है मजबूरन् बडे काश्तकारो के पास मजदूरी पर काम करना पडता है। अिस लिये मै यह कहुगी की गव्हर्नमेंट की अिस स्कीम से गरीब काश्तकारों को कोअी लाभ नही। अिस से 'जियादा गल्ला अुगाव' की स्कीम भी पूरी नही हो सकती। हुकूमत और लीडरो का फर्ज है कि वे गरीबो के बारे मे गौर करे। हम गरीबहै और हम गरीबो के कष्टको अच्छी तरह से समझते है। अिसी लिये तकावी को बद कर दिया जाय। आप बडे स्कीम्स बनाते है और बडे बडे प्रॉजेक्टस जैसे तुगभद्रा प्रॉजेक्टस वगैरा अिन पर बहुत रुपया खर्च करते है। लेकिन अगर सच मुच जनता की भलाअी का खियाल है तो हुकूमत को पहले गरीबो के बारे में सोचना चाहिये। केंद्र सरकारके अन्न मंत्री श्री मुन्शीजी तो रोजाना अेक स्कीम बनाते है। अिनका पहला स्कीम यह था कि 'जियादा झाड अुगाव'। अिस स्कीम पर सेटरका भी पैसा खर्च हुआ। अिसके बाद अुन्होंने बर्थकट्रोल की स्कीम बनायी। अिसके बाद यह कहेगे कि शादियां न करे।

क्या यही हमारी प्राचीन सस्कृति है ? प्रजा के लिये यह अुचित नही। मै यह अिस लिये कह रही हू कि आप को मालूम है कि प्रजा कितना कष्ट अुठा रही है। अगर कुछ कहा जाय तो आप कहते है कि अपोजिशन के लिये अपोजिशन होरहा है। यह बात नही है। हम चाहते है कि प्रजा को शांती से रहने का मौका मिले। प्रजा की यह भावना है कि गव्हर्नमेंट की सहायता करे। आप जो कुछ कहते है जनता अिस का पालन करती है। और अेक बात जो मै हाअुस के ध्यान मे लाना चाहती हू वह यह है कि गव्हर्नमेंट ने शेडुल्ड कास्टसवालो को मुलाजिमत मे साडे बारह परसेट हिस्सा देने का तसफिया तो किया, लेकिन अिस पर अमल नही होता। हम देखते है की हैदराबाद स्टेट मे अेक भी ऑफिसर हमारे शेडुल्ड कास्टका नही है। आप की तरफ से भी सवाल होता है कि क्या शेडुल्डकास्टस मे कोअी योग्य नही है ? मगर मै कहती हू कि हमारे पास योग्य लोग है। प्राइम मिनिस्टर बनने के लायक भी लोग है। लेकिन अिनको योग्य नही समझा जाता है। हैदराबाद स्टेट मे शेडुल्डकास्ट के दो ऑफीसर्स मे अेक डिप्टी कलेक्टर और दूसरे तहसीलदार थे। लेकिन हालत यह है की डिप्टी कलेक्टर को तहसीलदार और तहसीलदार को नायब तहसीलदार बनाया जाता है। गव्हर्नमेंट को चाहिये कि यह देखे कि शडुल्डकास्ट के लिये जो साडे बारह फीसद आयदादो की व्यवस्था की गई है वह अिन्हे दी जाती है या नही। शेडुल्डकास्ट के लिये बजेट मे दस लाख रुपये रखे गये है। मेरे खियाल में यह अैसा ही है जैसे रोने वालोकी आख के आसु पोछे जायें। अिस ४५ लाख जनता के लिये १० लाख रुपये मजूर किये जा रहे है। स्टेट के ३५००० गाव में ये लोग रहते है। क्या यह १० लाख रुपये अिनकी भलाअी के लियं काफी होसकते हैं ? मै समझती हू कि यह रकम तो दो महिने मे खतम हो जायेगी। यह जनता अैसी है जिसके पास न खाने के लिये खाना है और न पहनने के लिये कपडा। अिसी जनता से आपने गौरव प्राप्त किया है। अिस की भलाअी के लिये गौर करना गव्हर्नमेंट के लिये जरूरी है। मगर आपने शेडुल्डकास्टस के खर्च के लिये सिर्फ दस लाख रुपये रखे है। मै कहती हू कि कमसे कम् ५० लाख रुपयेतो जरूर मजूर करे। और मै यह भी नही चाहती कि बजेट को वैसा ही रखे। लेकिन मै यह चाहती हू कि जनता के फायदेके लिये अिसका विनियोग किया जाय। अिस बजेट को कम करने मे कोअी मतलब नही है।

दूसरी चीज यह कि शेडुल्डकास्टस के लिये सर्टिफिकेटस यहा से जारी किये जायें ताकि गरीब जनता के लिये बावलिया खुदवाअी जासकें, घर बनवाये जासकें, दवाखाने खोले जासकें, और स्कूल्स कायम किये जासकें। तीसरी चीज यह है की निजाम के कब्जेजात की कुछ अेकर जमीन नारायणपेठ और अुपल मे है। अब अुनके पास अिस तरहकी जमीनात थोडे नही हैं। जमीन पर अुतरने वाले लोगो ने अुसपर कबजा किया है। वे कहते है कि निजाम ने जमीन दी है। लेकिन मै कहती हू कि अॅडमिनिस्ट्रेशनकी मिशनरी ठीक काम नही कर रही है। जिन कब्जेजात पर कबजा होगया है अुन्हे कौल पर दिया जाय तो बहुत अच्छा होगा। बजेट के विषय मे अभी हम गौर कर रहे हैं। अितना कहते हुअे मै अपना भाषण समाप्त करती हू।

مسٹر اسپیکر - شری شفیع الدین -

شری شفیع الدین (بیدر)- مسٹر اسپیکر سر- گذشتہ دو دن سے بجٹ پر مسلسل اس ایوان میں مباحث ہورہے ہیں جسکو آنریبل فینانس منسٹر نے پیش کیا ہے- اس پر ایوان کے دونوں

جانب سے تبصرہ و تنقید ہو رہی ہے ۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اس بجٹ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ایوان کے سامنے کروں ۔ ہندوستان میں جمہوریت کے قیام کے بعد سے حیدر آباد میں پہلی عوامی حکومت کیطرف سے یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں جو خسارہ ہوا ہے اسکو اگر ہم دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ریاستی امور کو انجام دینے کے لئے خسارہ ضروری تھا لیکن بجٹ میں محض خسارہ کا ہونا بجٹ کی خامیوں کو ظاہر نہیں کرتا اور نہ یہ خسارہ کا بجٹ ٹھیرایا جا سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے اور خسارہ کی پابجائی دوسرے مدات سے کیجاتی ہے۔ اس لئے ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ نیشن بلڈنگ اسکیمات کے لئے بجٹ میں کتنی گنجائش رکھی گئی ہے کیونکہ یہی چیز سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے ۔ نیشن بلڈنگ کے سلسلہ میں میں یہ عرض کرونگا کہ صحت عامہ ۔ تعلیم سماج سدھار اور دیہات سدھار ہی ایسے امور ہیں جنکی طرف کافی توجہ مبذول کرنا ضروری ہے چنانچہ اس بجٹ میں ان مدات کے لئے جو پراویژن رکھا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کی بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آئندہ پانچ سالہ پلان میں نیشن بلڈنگ کے جو امور پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً ایسے ہیں کہ ہمارا ملک ترقی کریگا اور خاص کر تعلیم کے سلسلہ میں ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ موجودہ موازنہ میں تعلیم کے لئے ۱۰ لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ جمہوریت کے قیام کے بعد تعلیم کو عام کرنیکی سخت ضرورت ہے اور میں یہ بھی عرض کرونگا کہ ان دیہاتوں میں مدارس کھولے جائیں جہاں تعلیم کا فقدان ہے نہ صرف یہ بلکہ ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے تاکہ وہ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں تعلیم سے فائدہ اٹھا کر جمہوریت کے چلانے میں ممدو معاون ثابت ہوں ۔ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ تعلیم بالغان کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دیہات میں بسنے والے نوجوان تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں اس لئے انکے لئے تعلیم کا انتظام حکومت کی جانب سے کیا جانا نہایت ضروری ہے تاکہ ان میں بیداری پیدا ہو۔

اس کے علاوہ صحت عامہ ۔ سماج سدھار اور دیہات سدھار کے لئے جو پراویژن رکھا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ آئندہ پانچ سالہ پلان میں یقیناً ملک کی از سر نو تعمیر ہوسکے گی اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے گا ۔ اب میں اس بات کیطرف اشارہ کرونگا کہ مخالف جماعتوں کے آنریبل ممبرس نے اس بجٹ کو پولیس بجٹ اور لینڈ لارڈ بجٹ کے نام سے موسوم کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ میں پولیس بجٹ کے سلسلہ میں یہ عرض کرونگا کہ اسوقت حالات غیر معمولی ہیں۔ اگر اچھے حالات عود کر آئیں تو پولیس پر جو موجودہ خرچ ہے اس میں کمی کیجا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ تلنگانہ کے حالات کو دیکھئے وہاں حالات بالکل ہی(Abnormal)ہیں ۔ اب میں تلنگانہ کے قطع نظر مرہٹواڑہ کے وہ حالات بھی جناب والا کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں جہاں کمیونسٹ تحریک اور سرگرمیاں زور پکڑ رہی ہیں اور اکثر دیہاتی نقل مقام کر رہے ہیں چنانچہ ضلع بیدر (جہاں تلنگانہ کے بعض حصص ملتے ہیں) کے واقعات میں نے بچشم خود دیکھے ہیں ۔ وہاں حالات اس قدر بدتر ہوگئے ہیں کہ موجودہ پولیس کے علاوہ ریزرو پولیس فورس کا متعین کیا جانا ضروری تھا چنانچہ کوہیر اور الی گنڈہ جیسے مواضعات میں کمیونسٹ سرگرمیاں

اسقدر زیادہ ہوگئی ہیں کہ وہاں معمولی پولیس کے علاوہ مزید پولیس کو بھیجنا ضروری سمجھا گیا جسکے اخراجات حکومت کو برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ نہ صرف یہ کہ دیہاتوں میں کمیونسٹوں کی جانب سے عوام پر دباؤ ڈالا جارہا ہے بلکہ پٹیل پٹواریوں کے دفاتر بھی لوٹ لئے جاتے ہیں ۔ مستقر بیدرھی کو لیجئے یہاں اقلیتی طبقہ پر ظلم کیا جارہا ہے ۔

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے :۔ اسکی کیا کوئی دلیل موجود ہے؟

شری شفیع الدین۔ کمیونسٹوں کی جانب سے انکو دھمکی آمیز خطوط لکھے جاتے ہیں اور انکو میں نے بچشم خود دیکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلدی انتخابات میں حصہ لینے والوں کو جان سے مارڈالا جائیگا ۔ اس کے قطع نظر پی ۔ ڈی ۔ یف کے بعض کارکنوں اور بعض لیڈروں کی جانب سے املاک پر غاصبانہ قبضہ ہوچکا ہے اسکے متعلق میں ہاؤز کے سامنے پی ۔ ڈی ۔ یف کے سب سے بڑے لیڈر رنگ ناتھ راؤ کا واقعہ بیان کرونگا کہ انہوں نے محمود خان گتہ دار کے مکان پر ناجائز طور پر قبضہ کرلیا ہے۔

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے ۔ کیا آنریبل ممبر کمیونسٹ اور ۔ پی ۔ ڈی ۔ یف میں فرق نہیں کرتے ؟

شری شفیع الدین ۔ پی ۔ ڈی ۔ یف کمیونسٹوں کی ساجھ ہے۔ اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تلنگانہ کے قطع نظر مرہٹواڑہ میں بھی اس قسم کے حالات پیدا ہوگئے ہیں ۔ پولیس کے اخراجات میں اضافہ کیوجہ یہ بھی ہے کہ گذشتہ زمانہ میں صرفخاص اور جاگیرات میں وہاں انکی اپنی پولیس ہوا کرتی تھی اور ریگولر فورسس کے علاوہ عروب اور نظم جمعیت ہوتی تھی لیکن اب ایسی کوئی نظم جمعیت یا عروب نہیں ہیں اس لئے ہر جگہ پولیس سے کام لیا جاتا ہے اس لئے انکی تعداد اور اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ موجودہ گرانی کی وجہ سے الونس اور تنخواہوں میں اضافہ اور کانسٹیبلس کے ڈریس کی تیاری سے بھی اخراجات میں اضافہ ہوا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جسوقت حالات معمول پر آجائیں گے اسوقت کمی نہ کیجائیگی ۔ اسوقت یقیناً پولیس کے اخراجات سے متعلق بجٹ میں جو پراویژن ہے اس میں کمی کردی جائےگی ۔

اب دوسری چیز خسارہ کو دور کرنے کے بارے میں جتنے ٹکس حکومت کی جانب سے عائد کئے جارہے ہیں وہ سینما شو اور پٹرول کی فی گیالن قیمت پر ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ دونوں ٹیکسس ایسے ہیں جن پر پورا ہاؤز متفق ہے ۔ اب رہا کمرشیل پراڈکٹس پر ٹیکسس کا سوال ، اس بارے میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے ۔ اس ضمن میں اپوزیشن کے ممبران کا خیال ہے کہ اسٹینڈنگ کراپس (Standing Crops) پر ٹکس عائد کیا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ کاشتکار مارکٹ میں غلہ فروخت کرنے کے بعد ٹکس ادا کر سکتا ہے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Shri G Rajaram (Armoor) . Mr Speaker, Sir, The moment I had gone through the revised budget proposals and the Budget

speech made by the hon. Finance Minister in this House, I came to the conclusion that the Government once again failed miserably to rise to the occasion by refusing to act according to the wishes of the people If I remember well and I am sure the House also remembers well during the last session, when the hon Finance Minister presented his interim budget, he pleaded that his Government could not get sufficient time to go through the Budget proposals and that the Budget was prepared by the Ex-Finance Minister, and he promised that when the revised Budget would be presented before the house, he would do his best to see that the Budget became a popular Budget, but as I told you, Sir the hon Finance Minister and the Government have failed in this task

The Budget remains a status quo Budget. I see no changes except some minor figures on the expenditure side as well as on the revenue side The Budget should have been a charter of Government plans to be implemented in the coming five years In the words of an economist, "the interest, the presentation of a Budget invokes, centres round the policy and the programme of the Government that it reveals rather than the statements of accounts, estimated revenue and expenditure" In the words of another economist, "it is the one instrument through which the party in power gives the most authentic proof of its vision and imagination to plan a course of activities leading to the welfare of the people who voted it to power". But, I am sorry to note that the problems of Hyderabad, the severe problems concerning the people of Hyderabad, remain where they were previously No definite measures have been envisaged in the revised Budget Just as I told you, Sir, I do not mind a few changes on the revenue side and the expenditure side We remember well that because of several hundred years of autocratic rule in Hyderabad, our society is replete with several evils, Social, economical and cultural Unless and until those evils are basically rooted out, no piecemeal solutions, no half-hearted steps are going to solve our problems and the present economic discontent that exists. I wish to warn the Government that the discontentment is growing day-to-day and if they allow this discontentment to grow, they will be sitting on the mouth of a volcano that will erupt any time. Being aware of this, I wish to warn the Government about it. Besides that, just as I have mentioned, our society is full of evils, poverty, hunger, disease, unemployment, illiteracy, all existing to the maximum. But I do not find any solution to these things in this Budget. A step further the Government wants to move. So, what have the people to do ?

It is also an established fact that the last four years in Hyderabad are a period of social stagnation and economic halt. Then, how to solve this social stagnation and economic halt Unless we think of solving these problems, we can neither enthuse the masses, nor create zeal among them which is most needed today If at all we want to implement our programmes and if at all we want to put in practice our solutions, the first thing is that we have to enthuse our masses The masses are looking to us But the Government is again and again failing in that task

Let me come to the question of Jagir abolition, in which the Government takes so much pride Yesterday an hon Member of this House has rushed to defend the Jagirdars stating that they are not accustomed to work and that if they are not given compensation they will die I would like to put the question that why Government is so careful and so conscious about those Jagirdars who have exploited the society, who have exploited the down-trodden and who have built up their 'mahals' on the labour But the Government is not rushing to the aid of the common man in the street, who is dying daily out of starvation, who is naked and who is groaning under several other atrocities in the society, because the structure of society today is like that, and unless we basically alter that structure of society, any move of ours will not help. For instance, recently, I had been to a village, which was formerly under jagir administration The people there have put to me a strange question very innocently "Are we not the subjects of the Government of which hon Shri B Ramakrishnarao is the Chief Minister?" I said "certainly you are." Then they pointed out to me that the rates of land assessment in the neighbouring village are less and that they are paying still at those rates at which they used to pay during the jagir administration. So, even after the abolition of the jagirs, even after the Congress has come into power as a popular Government, if these differences and distinctions exist in the neighbouring villages how are we going to answer them The Government has no plans to reduce the rates of assessment in the jagir villages

The one great distressing feature that is arising in Hyderabad today is the failure of several industries. Daily I read in the papers that such and such an industry has been declared insolvent or a certain industry has been closed We know well that in Hyderabad the problem of unemployment is mounting and if the Government do not rush to the aid of these industries

which are being closed, then several thousands will be unemployed, and if this unemployment is allowed, just as I said in the beginning, there is a chance for anti-social elements to make capital out of this unrest. Sir, I would again like to draw the attention of the Government to see that this unemployment problem is immediately solved, because a Government has no right to exist or continue in Office if it does not ensure full employment in the State Full employment is today the problem of the State Today, several lakhs of people are unemployed and are seeking employment They are well built, they are prepared to do work of any sort that is entrusted to them, but the Government cannot do it

In the same way, the Government takes much credit under the shelter of the Hyderabad Agricultural Tenancy Act, 1950. I do not want to comment much on this Act as I have already commented on this Act during my speech in the first session But I would like to draw the attention of the Government to the investigations and observations made by the Economic Association, which appeared recently in the Press What is the Agricultrual Tenancy Act and what are the benefits the people of Hyderabad would receive from it ? Several defects enumerated in the observations of the above Association are cent percent correct As I happen to work in the rural areas, I know it I request the Government to take note of the several defects pointed out therein As my party passed a resolution during the Nizamabad Session, if at all the Government's intention is to help the tenants, the immediate task before it is to pass an ordinance stopping all evictions immediately The Government did not take notice of this resolution.

In the same way, there are several other problems—the problem of supplying food at subsidised rates to the lakhs of people living in the cities. This problem is greatly agitating the minds of the citizens. Government can do this, if at all the intention to do is there on the part of the Government and I am at a loss to understand why the Government is lagging behind for just a few lakhs of rupees I am also surprised that the hon. Minister for Supply, at a press conference, hinted upon the possibility of decontrol in Hyderabad after three months, just as it happened in Madras. I would like very much to request the Government "do not repeat the Bengal Calamity again". The Government will be solely responsible if prices again shoot up and people are let down to die We have been hearing daily that in Madras prices are soaring high again. I therefore do not want the Government to make an experiment in regard to the food problem and

put the entire State at the mercy of its whims and imaginations I may tell that people will not tolerate such a thing

Lastly, I have to say—rather I am compelled to say that the people of Hyderabad put the Govt in power to redress their grievances I am sorry to point out that they have become the greatest grievance for the public today and if things are allowed to continue in the present manner and if the Government acts in a confused manner as at present, I see no other course before the public but to get rid of them and their only grievnce would be to get rid of the Govt.

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल मिस्टर स्पीकर सर, दो दिन से बजेट पर काफी बहसे हो रही हैं। अिस में बाज लोगो ने अेस्टिमेट कमेटी (Estimate Committee) का भी जिकर किया है। अेस्टिमेट कमेटी १२ अेप्रेल को बिठाअी गअी। आप समझ सकते हैं कि अेक मकान का अढावा निकालने के लिये भी कुछ मोहलत की जरूरत होती है। अुसको भी दस बारा दिन लग जाते हैं। हकायक् को गव्हर्नमेंट के सामने रखने के लिये खुद अिन को समझ लेने की जरूरत होती है। मैं समझता हू कि ऑनरेबल मेम्बर्स अिस से मुत्तफिक् होंगे कि पहले चीजो को स्वय समझ कर बाद में गव्हर्नमेंट के सामने रखना पडता है। मुझे यह अर्ज करना है कि ..

شری وی ۔ ڈی دیسپانڈے ۔ اسٹیمیٹس کمیٹی کا مسئلہ جو یہاں آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکو پھر کسی موقعہ پر زیر بحث لایا جائے تو الگ الگ ممبروں کی طرف سے اظہار رائے ہو سکتا ہے۔ میں فنانس منسٹر سے عرض کرونگا کہ اسٹیمٹس کمیٹی کے بارے میں علحدہ بحث ہو تو مناسب ہوگا ۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल मौजुदा बजट जो पेश किया गया ह अिसके सबंध मे यह कहना कि वह पब्लिक के खियालात का पूरा जायजा लिये बगैर तयार किया गया है मै समझता हू सही नही है। मौजूदा बजेट के अखराजात की तरफ हम देखे तो यह कह सकते है कि बनिस्बत पहले के अब हम अवाम पर जियादा खर्च कर रहे है। वस्तुस्थितीपर गौर करनेपर मालूम होगा की हमारी आमदनी के जो जराये थे वह खुश किसमती से या बद किसमती से गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया ने ले लिये है। हमारे अिस केस को सही तौर पर पुट् अप (Put up) न करने की वजेह से हमें यह खसारा हुआ है। हमारे रेल्वे की आमदनी स्टाम्प की आमदनी, और अिसी तरह दूसरी आमदनी के मदात गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया ने ले लिये हैं। मेरा खियाल यह है कि हैदराबाद स्टेट को चाहिये कि हमारे अिस केस को अेक मजबूत केस बना कर अेक कमीशन मुकर्र करवा कर अुसके सामने रखे। जब मैसूर की गव्हर्नमेंट और ट्रावनकोर की गव्हर्नमेंट जायद पैसे हासिल कर सकती है तो फिर हैदराबाद की गव्हर्नमेंट क्या अैसा नही कर सकती ? ऑनरेबल फैनान्स मिनिस्टर अिस पर खास तौर पर गौर फरमायें और अिस चीज को नोट फरमायें।

Shri V.D Despande : The question is of back bone.

Shri Laxminivas Ganeriwal : If we import, we will get the back bone.

गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया अेक्सपोर्ट (Export) के बारे मे हिस्सा मागे तो फौरन् दे देती है। वैसे ही गव्हर्नमेंट ऑफ हैदराबाद को ऑइल सीड्स की बाबत छटवा हिस्सा दे सकती है। जहा तक आमदनी के जराये का ताल्लुक है तफसीलात पर सोचनेके बजाय जो जराये गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया ने बिला वजेह ले लिये है अिन पर जियादा गौर करना चाहिये। मैं तो यह कहूगा कि अिस मामले पर अगर गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया रजामद न हो और अिस बारे में हम को अगर रिझाअिन (Resign) करने की जरूरत हो तो रिझाअिन भी करना चाहिये। (Laughter)

मै दूसरी चीज यह अर्ज करूगा कि हमे अिन बातो की अिस वास्ते जरूरत है कि (मै टॅक्सेस के बारे मे कहता हू) करोडो रुपयो की आमदनी दूसरी तरफ जा रही है। यह सही नही है। आप जो टॅक्सेस वसूल करते है वे सिर्फ जमीनात से या छोटे छोटे बेपारियो से वसूल करते है। आपके अिंडस्ट्रीज की क्या हालत है? क्या अिंडस्ट्रीज की आमदनी लिक्विडेशन (Liquidation) मे जा रही है? अिस की क्या वजेह है? जिम्मेदार ऑफिसर होने के बावजूद सिरपुर पेपर मिल आठ दिन तक बद रही। क्यो बद रही? कोल (Coal) न होने की वजेह से बद रही। यह मेरी समझ मे नही आता। हमें चाहिये कि अिन बातो पर गौर करे।

मैसूर गव्हर्नमेंट को ३५ फीसद आमदनी अिंडस्ट्रीयल् डेव्हलपमेंट से हो रही है। आखिर हम कब तक अेक्साअिज ड्यूटी पर पलेगे? अिंडस्ट्रीयल डेव्हलपमेंट पर जियादा से जियादा गौर करने की जरूरत है।

मुझे यह अर्ज करना है कि क्या हैदराबाद गव्हर्नमेंट को हैदराबाद के नॅशनल बजेट के खसारे की बाबत अब भी सोचने की जरूरत नही है? हैदराबाद कि जनता अपने घर के नुकसान को कब देख सकती है? वाजबी टॅक्सेस लिये जायें तो हम जरूर बरदाश्त करेगें। जियादा टॅक्सेस केवल अुस वक्त बरदाश्त किये जायेंगे जबकी खसारेको पूरा करने के लिये अिसके सिवा और कोई दूसरा मार्ग ही नही हो। मौजूदा सेल्स टॅक्स म्युनिसिपल टॅक्स, और दूसरे टॅक्सेस जिनकी अेक तफसील पेश की गअी है, अिन सब को छोडते हुअे मै अेक चीज पूछना चाहता हू। सवाल यह है कि सरचार्ज टॅक्स, कस्टम्स ड्यूटी, अेक्सपोर्ट, परचेज टॅक्स (जिसे सेल्स टॅक्स के नाम से लिया जा रहा है) यह तीन तीन चार चार टॅक्सेस अेकही चीज पर लगाये जा रहे है। अैसा है तो किस तरह हमारा माल बाहेर के मार्केट से कॉपिट कर सकेगा? मैं यह कहूगा कि टॅक्स ५ फीसद नही १२ फीसद लिजिये, मगर किसी चीज पर सिंगल टॅक्स लिजिये। आप जितने टॅक्स लगायेंगे अिनका बार प्रिझर्व्हर्स (Preservers) या कनस्युमर्स (Consumers) पर पडेगा सिवाय अिनकम टॅक्स के। अिनकम टॅक्स का बार अलबत्ता बेपारी पर पडेगा। मै दरख्वास्त करूगा कि अिन चीजो पर गौर करे।

अेक्सपोर्ट के बारे में कहा गया कि हमारे पास अेक कमेटी की रिपोर्ट है। अेक्सपोर्ट और अिम्पोर्ट के बारे में अेक मेम्बर ने अेतराज किया है कि अिस सिलसिले मे जो अॅलॉटमेंट किया जाता है, अुसमें मदरास कलकत्ता और बम्बअी को अेक्सपोर्ट अलॉट (Allot) करने का हक् मिलता है। तो यह हक् हैदराबाद को क्यो नही मिलता? हमारी गव्हर्नमेंट को चाहिये कि खास तौर पर मिस्टर विनॉय जो अिस ऑर्गनाअीझेशन के रिप्रेझेंटेटिव् (Representative) है अुनको अिस बारे में मुतवज्जे करे। क्या वजेह है कि बम्बअीवालोको फायदा पहूचे और हैदराबाद के

बेपारियो को फायदा न मिले ? अिन तमाम चीजो को मै खास तोर पर कॉमर्स अँड [illegible] मिनिस्टर के मुलाहजे मे रखते हुअे खाहिश करूगा कि गव्हर्नमेंट ऑफ अिडिया के सामने अिन चीजो को रखे ताकि अिसके ताल्लुक से हैदराबाद के लोगो को फायदा पहुचे ।

अेक और चीज की तरफ मै अिशारा करना चाहता हू वह यह कि कुछ लोगो ने गव्हर्नमेंट के आफीसर्स पर अेतराज किया है। मै आपके सामने सरदार पटेल की मिसाल पेश करूगा और अुनके शब्द आपके सामने रखूगा। जब वे कॉग्रेस के कामो मे थे तो गव्हर्नमेंट सर्व्हिस के लोगो ने अुनपर जुल्म किया था। लेकिन जब कॉग्रेस की हुकूमत आअी तो अुस वक्त अिन ऑफिसर्स के मुताल्लुक अुन्होने जवाब दिया कि गव्हर्नमेंट सर्व्हंटस जो कुछ करते है वे गव्हर्नमेंट के हुकुम मे रहते है। अिनका क्या कुसूर है ? अिसी तरह हमको भी चाहिये कि हम गव्हर्नमेंट सर्व्हिस पर विश्वास करे। अगर अैसा न करे तो अुनके दिल कमजोर हो जायेंगे। टूट जायेंगे। अब हैदराबाद में पहलेकी गव्हर्नमेंट नही है। अबकी गव्हर्नमेंट हैदराबाद की है और हैदराबादियो के लिये है। हमें चाहियें कि गव्हर्नमेंट के ऑफिसर्स पर विश्वास करे और अिन्हे भी चाहिये कि वे कोआपरेट (Cooperate) करे।

मुझे अुमीद है कि मै ने जो दो तीन बाते बताअी है और जो गव्हर्नमेंट ऑफ अिडिया के और आपके बीच मे तसफिया होने के वसायल है अिनको आप सॉल्व्ह (Solve) करने की कोशिश करेगे और गव्हर्नमेंट ऑफ अिडिया से जो कमेटी आ रही है अुसके सामने यहा की भी अेक कमेटी बना कर रिप्रझेंटेशन् (Representation) करने का मौका दिया जायेगा।

شری اے-راج ریڈی (سلطان آباد)۔ مجھے اظہار خیال کا آخر میں موقع ملا ہے۔ وقت مختصر ہے اور بہت سی باتیں کہی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میں نے جو باتیں حکومت کے سامنے رکھی ہیں حکومت اپنی پالیسی کی ترتیب میں انہیں ملحوظ رکھے گی۔ اس وقت جو بجٹ ہمارے سامنے پیش ہے اور اس سے پہلے جو انٹیرم بجٹ (Interim Budget) ہمارے سامنے آیا تھا انہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بجٹ اسی گذشتہ بادشاہی جاگیرداری دور کا عکس ہے اور انہیں اجزاء سے مرکب ہے۔ یہ کھلی بات ہے اور خود بجٹ اسپیچ کے پہلے ہی پیراگراف میں یہ بتادیا گیا ہے کہ یہ ہمیں وراثت میں ملا ہے ہمارے پریڈیسیسرس (Predecessors) نے پیش کیا ہے ہماری کابینہ کو اس کا موقع نہیں ملا ہے کہ اپنی پالیسی ڈھالے۔ اسلئے انہیں سابقہ بنیادوں پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں اپنی پالیسی کے مطابق بجٹ پیش کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ بجٹ نظام شاہی دور میں جسطرح جاگیری نمونے کا رہا اسی حالت میں ہمارے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ خیر یہ تو پہلے کے بارے میں تھا وہ اپنی پالیسیز ڈھال نہ سکے تھے۔ لیکن کل ہمارے سامنے جو روائیزڈ بجٹ (Revised Budget) پیش کیا گیا اس روائیزڈ بجٹ کی ریوائیزڈ اسپیچ میں بھی حکومت کے معزز رکن مالیہ نے تسلیم کرلیا ہے کہ انہیں اب تک بھی اپنی پالیسی بنانے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ انہوں نے اسکی تین وجوہات بتائی ہیں۔ جن کو میں هاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اس تقریر میں یہ بتایا گیا ہے کہ:—

"I have not lost sight of a single item of them But I must plead that we suffered from many a major handicap in the interval of two months that

were given to us to modify the Budget so as to conform to a people's Budget Firstly, we had just a month left to formulate policies for each Department This, Sir, the hon Members would all agree, is too short a time for any new Members of the Government to understand and fully evaluate the position Secondly, the new Cabinet in the Centre at Delhi has been formed only recently and until it declared its policies, at least on major ones and offered a directive, it should be conceded, that it would be difficult for individual States to declare their policies"

ہاؤس کے سامنے یہ چیز صاف طور پر آئی ہے کہ بلا کسی پالیسی کے بجٹ مرتب دیا گیا ہے۔ یہ مسلمہ ہے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی پالیسی ہے تو وہ وہی ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے بجٹ از سر نو ترتیب نہیں دیا گیا بلکہ کچھ پیوند لگائے جا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں کوئی چیز کسی پالیسی کے تحت رکھی گئی ہے یا سوچ سمجھ کر رکھی گئی ہے اس قسم کا خیال کرنا بھی خود بجٹ اسپیچ کے خلاف ہے اس میں صاف طور پر مان لیا گیا ہے کہ سنٹر کی کابینہ نئی آئی ہے اس نے ہدایات نہیں دئے ہیں اسلئے کوئی پالیسی بھی نہیں بنائی گئی۔ صرف چند فیگرس یہاں وہاں کم زیادہ کئے گئے ہیں جن سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ کسی پالیسی کے تحت یہ عمل ہوا ہے۔ میں یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ یہ فیوڈل بجٹ ہے۔ اس میں خود یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ توریثی طور پر آیا ہے۔ اور ٹریژری بنچس نے اس پوزیشن کو قبول کیا ہے۔ اگر رکن مالیہ اس بجٹ کو پیش کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عوامی بجٹ پیش کر رہے ہیں تو یہ خیال غلط ہے۔ اس میں پرائیوی پرس کے لئے ۵۰ لاکھ روپئے رکھے ہیں۔ اور باقی (۵۰) لاکھ کے متعلق کہتے ہیں کہ سنٹرل گورنمنٹ اسے برداشت کرتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہم کو فینانشیل انٹیگریشن کے نتیجہ کے طور پر ۱٫۱۶ کروڑ روپیہ سنٹر ادا کرتا ہے۔ منہا کرکے یہ ۵۰ لاکھ روپیہ پرائیوی پرس بھی اسٹیٹس منسٹری انٹیگریشن اسکیم کے تحت ادا کرتی ہے۔ اسلئے اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ ۵۰ لاکھ روپئے جو ادا کئے جاتے ہیں وہ ہماری ہی رقم ہے۔ اسطرح ہماری رقم جاگیرداروں کے حوالے کی جا رہی ہے۔ ۱۱۶ لاکھ کی رقم جو سنٹر ہمیں دیتا ہے اس میں سے آپ جاگیرات کا معاوضہ ادا کرتے ہیں جو کروڑوں کا ہے۔ یہ سلسلہ ۱۵ - ۲۰ سال تک چلتا رہے گا۔

اسکے بعد میں رسوم اور دستبند کے بارے میں کچھ کہونگا۔ یہ لاکھ دو لاکھ کی رقم نہیں۔ کروڑوں کا بجٹ ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ جاگیر ابالیشن ہوا ہے۔ جاگیرات حکومت نے لے لی ہیں اور اس کا کریڈٹ حکومت ہی کو دیا جائے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عوام نے ان جاگیرداروں کے خلاف جدوجہد کی۔ وہ صدیوں سے انکا خون چوستے آئے تھے۔ لیکن ایسے موقع پر حکومت نے انہیں سہارا دیا اور کہا کہ آپ کیوں مصیبت برداشت کرتے ہیں۔ آپ کی جاگیر کا ہم انتظام کرتے ہیں اور آپ کو آپ کی جاگیر کا معاوضہ دلاتے ہیں۔ آپ ہم سے کہتے ہیں کہ جب جاگیرات لی جارہی ہیں تو انکا معاوضہ ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ ہمارے اسٹیٹ کا دستور ہے۔ راج پرمکھ کو جو معاوضہ دیا جا رہا ہے وہ دستور کے تحت ہے۔ میں یہ کہونگا کہ ہمارا دستور ہمارے لئے

کسی معاملہ میں آڑ نہیں ۔ ہم یہ صحیح نہیں سمجھتے کہ کوئی قانون یا دستور ہمارے لئے مانع ہے ۔ نظام آباد کے معزز رکن نے کہا کہ ہمیں فنانشل انٹگریشن کے سلسلے میں ریپریزنٹیشن کرکے حکومت ہند سے اس پر نظر ثانی کروانی چاہئے ۔ میں کہونگا کہ اگر آپ جاگیرات کے سلسلے میں بھی ہمارے محسن کے موجب ارادہ رکھتے ہیں اور یہ بات آپ کے دل میں ہے تو آپ اس کیس کو بھی ریپریزنٹ کرسکتے ہیں ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ جو معاوضہ انہیں دیا جا رہا ہے وہ ناجائز اور رعایا کا حق چھین کر دیا جا رہا ہے تو ہاؤس اپنی پوری قوت کے ساتھ ریزولیوشن پاس کرے ۔ اگر دستور میں ایسی کوئی بات مانع ہے تو بہتر کہ طور پر ہم چاہیں تو اس کیس کو ریپریزنٹ کرکے اسکی ترمیم کراسکتے ہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ جائز ہوسکتا ہے یا نہیں ۔ اگر آپ کا دل بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ بیشک یہ نا واجبی کام ہم کر رہے ہیں تو صاف صاف کہدیجئے جسطرح سے سری نرسنگ راؤ نے اپنے خیالات کو صفائی کے ساتھ پیش کیا ۔ ہم سننا چاہتے ہیں ۔ لیکن محض دستور کی آڑ لینا فضول ہے ۔ آپ کہدیجئے کہ آپ ہم سب ملکر اس سسٹم کو بدلینگے ۔ اگر اس طرح عوام کے مسائل صحیح طور پر حل نہیں ہوتے اور یہی صورت حال برقرار رکھی جاتی ہے تو ہم اس کے لئے اسمبلی کوئٹ (Quit) کرنے کےلئے تیار ہیں ۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ عوام کی گاڑھے پسینے سے کمائی ہوئی دولت کو اس طرح برباد کیا جائے ۔ اسطرح کا بجٹ پیش کرکے کیا آپ یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم اسکی تائید کریں ۔ یہ ہرگز عوامی بجٹ نہیں ہوسکتا ۔ جاگیر دارانہ بجٹ ہے جس میں کروڑوں روپیہ فضول خرچ کیا جا رہا ہے ۔ عوام کی پریشانیاں تو برقرار رہینگی اور غیر مستحق لوگوں میں آپ کا روپیہ تقسیم ہوگا ۔ غریب کسان عوام کے ساتھ یہ آپکی سراسر نا انصافی ہے ۔ یہ ہرگز عوامی بجٹ کہلانے کا مستحق نہیں ہے ۔ وقت کم ہے اس لئے میں اس مسئلہ پر تفصیل سے نہیں کہہ سکتا ۔ اس سے پہلے جو ووٹ آف اکونٹس ہمارے سامنے لایا گیا تھا اسکو اور اس میں جو ائٹمس ہمارے سامنے ہیں انکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے جو اسٹرم بجٹ پیش ہوا ہے اسکی پوری رقم اس میں داخل ہے ۔ اس میں ٦٨ لاکھ کی سوینگ پولیس ائٹم میں بتلائی گئی ہے ۔ لیکن یہ سیونگ اس میں نظر نہیں آتی ۔ ریوائزڈ ائٹم کے ہیر پھیر میں یہ داخل نہیں ہے ۔ جہاں اضافہ کا تعلق ہے اسکو سپلمنٹری (Supplementary) کے طور پر لینا چاہتے ہیں ۔ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ آپ جو باقی رقم لینا چاہتے ہیں وہ ٥ کروڑ میں سے ہی طلب کر رہے ہیں ۔ یہ کہنا کہ ٦٨ لاکھ کی اکانمی ہوئی ہے صحیح نہیں معلوم ہوتا ۔

ہمارے سامنے جو ڈیمانڈس آئے ہیں وہ پہلے بجٹ سے کچھ الگ نہیں ہیں ۔ اس نقطہ نظر سے میں یہ عرض کرونگا کہ یہ اب بھی پولیس بجٹ ہے ۔ جاگیر داری بجٹ ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ اگر آپ حقیقت میں یہ چاہتے ہیں کہ اس خرابی کو اپنے بجٹ سے دور کریں تو اس کےلئے تہہ دل سے طئے کیجئے ۔ صرف یہ کہدینا کہ ہم بھی ایسا نہیں چاہتے لیکن چونکہ کانسٹی ٹیوشن میں ہے اسلئے معاوضے ادا کررہے ہیں یہ سب ناقابل قبول ہے ۔ " جہاں ارادہ ہے وہاں راستہ ہے "۔

شری بھگوت راؤ گاڑ ھے - اس بحث کے سلسلہ میں جو جنرل ڈسکشن ہورہا ہے اور اس کے متعلق جو مختلف نقاط نظر کا اظہار ہورہا ہے میں سمجھتا ہوں اس میں ایسا منصفانہ نظریہ اختیار کیا جارہا ہے - ہردو طرف سے اس پر نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی گئی ہے - میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ بحث پورے ہاؤز کو مطمئن کرنے والا ہے یا ملک کے تمام سکس اظہار اطمینان کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی اس نئی عوامی حکومت نے جو کوشش کی ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا -

اس بحث پر ٹھنڈے دل سے تمام ڈیٹیلس کو سامنے رکھتے ہوئے غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں خسارہ کی جو وجوہات ہیں وہ آمدنی کا کم ہونا ہے - کروڑگیری اس کی پہلی وجہ ہے - یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ہماری آمدنی کے ذرائع سنٹرل گورنمنٹ کے تحت لے لئے گئے ہیں اس لئے ہماری آمدنی متاثر ہوئی ہے - اب اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے - چاہے وہ جائز ہو یا نا جائز - یہ تمام چیزیں معرض بحث میں لاکر ان کو بحال کیا جا سکتا ہے - لیکن موجودہ حالات میں جو آمدنی کے ذرائع فراہم کئے گئے ہیں وہ کہاں تک ہماری ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں - میں یہ کہونگا کہ اس میں کچھ حد تک دو بارہ غور کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی - سیلس ٹیکس کے تعلق سے اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہوگا کہ اسمیں ڈیٹیلس سے متعلق اختلاف ہے - آیا سیلس ٹیکس بمبئی کے طریقہ پر ہوناچاہئیے یا مدراس کے - اسکو ایک ہی مرتبہ لاگو کیاجائے یا بار بار لاگو کیاجائے - میں کہونگا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ دونوں صورتوں میں یہ کنزیومر پر لاگو ہوتا ہے - عوام کی بہبودی کے پروگرام کےلئے جو اخراجات سالانہ ہوتے ہیں اس نقطہ نظر سے ٹیکسس کے متعلق غور کرنا چاہئیے - جب ہم یہ دیکھتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ اصولی طور پر ٹیکسس لگانے کی اسکیم کو روبہ عمل لانا ضروری ہے - ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا براہ راست اثر کس پر ہوتا ہے - اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - جو چار ٹیکس عائد کئے جارہے ہیں وہ سیلس ٹیکس پٹرول ٹیکس - سینما شو ٹیکس (Cinema show tax) اور کیاش کراپس ٹیکس (Cash crops tax) ہیں - ٹیکسس کاسب سے زیادہ اثر کاشتکار پر پڑتا ہے یہ جیرملحوظ خاطر رکھنا چاہئیے - میرا مطلب یہ ہے کہ ہم جنرل عوام کی بھلائی کی کوشش کریں - ہمارے ٹیکسس سے کونسا طبقہ زیادہ متاثر ہوتا ہے اور کس کی فلاح ہمارے پیش نظر ہونی چاہئیے اس پر غور کریں - ظاہر ہے کہ کاشتکار طبقہ ہمارے پاس سب سے پیچھے ہے ، بہت پست ہے اس لئے اس کی بھلائی کے لئے کوئی اسپیشل اسکیم کا انتظام کریں - اس دوڑ دھوپ کی دنیا میں ہر ایک کو ترقی کے برابر مواقع دینا چاہئیے کیونکہ جو پیچھے ہیں وہ ہمارا ساتھ نہیں دے سکتے - اس چیز کو بنیادی طور پر تسلیم کرتے ہوئے ان کی ترقی کی تمام اسکیمیں روبہ عمل لانی چاہئیں - لیکن ہمارے پاس کوئی خاص تجویز ان کے بارے میں نہیں ہے -

دوسرے ٹیکسس اور بالخصوص سینما ٹیکس کے بارے میں یہ عرض کرونگا کہ اس میں کافی اضافہ کی گنجائش ہے اسکو ریوائز کیا جا سکتا ہے - یہی میری رائے ہے

مگر عام طور پر بجٹ کے متعلق کوئی رائے بلکلف ظاہر کرنا اس بجٹ کے ساتھ نا انصافی ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں اگر اس بجٹ سے عوام کی بھلائی زیادہ ہو سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ وہ عوام کے انٹرسٹ میں ہے اس لئے وہ بجٹ اپریشیئیٹ (Appreciate) کرنے کے قابل ہے خواہ وہ خسارہ ہی کا کیوں نہ ہو ۔ ہمارا بجٹ کا اپرو (Approach) سائنٹفک ہو ۔ اس میں کوئی بلاسک ہو اور اس کے تحت ہم اسے کاروبار کریں ۔ ظاہر ہے کہ ہماری حکومت کو قائم ہوکر بہت کم عرصہ ہوا لیکن حالات اور لمٹیشنس (Limitations) کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ابھی اس کو موقع نہیں ملا ہے اس لئے ملک کو بہتر بنانے کی ایسی تجاویز تیار نہیں ہوئی ہیں جن سے ہمارا ملک ولفیر اسٹیٹ بن سکے ۔

اسکے بعد میں دو تین چیزوں کی طرف خاص طور پر اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔ آمدنی کے اضافہ کے سلسلہ میں میں یہ بتلاؤنگا کہ کس ایٹم کو ٹچ (Touch) نہیں کیا گیا جس سے موجودہ آمدنی میں اضافہ ہو سکتا تھا ۔ مثال کے طور پر پہلی چیز دیشپانڈئے ، دیشمکھ اور ایسے ہی دیگر اشخاص ہیں جنکو وظیفہ کی شکل میں رقم دیجاتی ہے جسکو رسوم کہتے ہیں ۔ کسی کو کوئی معاوضہ محض اس وجہ سے نہ دینا چاہئے کہ انہوں نے سابق میں کام کیا تھا ان رسومات سے ایک طبقہ کاہلی اور سستی میں پڑرہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو برخواست کرنے سے ہماری آمدنی میں کافی اضافہ ہوسکتا تھا ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ہم اس کو بتدریجی طور پر ختم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے کمپنسیشن بھی دینا چاہتے ہیں لیکن اسوقت قابل غور چیز یہ ہے کہ جو بھی معاوضہ ہے جوں کا توں رہیگا اس کو بجٹ میں مہیا کرتے جائینگے اور وہ چیز کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے ۔ جاگیرداروں کے معاوضہ میں بھی بدلتے ہوئے حالات کے لحاظ سے کمی کرنی چاہئیے اس لئے اس میں بھی ہم کمی چاہتے ہیں ۔ ان معاوضوں کو ٹچ (Touch) نہیں کیا گیا ۔ اسکو بتدریج کم کردیا جائے ۔ میرا یہ سوال ہے کہ اسکو تدریجی طور پر ختم کرنے کی صورت میں کتنے سال ہونگے ؟ اگر ہم اس معاوضہ کی تحریک کو مسدود کرنا چاہیں اور لمپسم (Lumpsum) دینی پڑے تو کتنے پراویژن کی ضرورت ہوگی جو اس موازنہ میں موجود نہیں ہے ۔

اس کے بعد میں عرض کرونگا کہ محکمہ تعلیمات کی جانب سے ہمارے آنریبل مسٹر صاحب نے ایسی رقومات پڑھکر سنائیں جو سنستھاؤں اور باہر کے انسٹیٹیوشنس کو دیجاتی ہیں ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس خود ہی ایسے انسٹیٹیوشنس ہیں جن کو امداد کی ضرورت ہے ۔ اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ ہم سابقہ رسوم کو باقی رکھتے ہوئے پہلے ملک کی تعلیمی ضرورت کو پورا کریں اس کے بعد اگر ہوسکے تو دوسروں کو امداد دیجائے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری سنستھاؤں کو باہر سے بھی کوئی امداد دیجاتی ہے ؟ اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ بعد میں جواب دیا جائیگا ۔ آخر میں میں یہ کہونگا کہ گذشتہ سال تعلیمات کے محکمہ کے لئے ۲۷ لاکھ روپیہ کا ۔

اضافہ کیا گیا تھا لیکن اس سال صرف ۱۰ لاکھ روپیہ سوا ربہ میں بڑھائے گئے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ۱۰ لاکھ سے زیادہ اضافہ کیا جائے ۔ نیز تعلیمات کے ضمن میں میں یہ عرض کرونگا کہ جبری تعلیم کو نافذ کیا جائے کیونکہ جب تک یہ نہ ہو اسوقت تک ہم اپنے ملک کے حالات کو نہیں بدل سکتے ۔ لہذا یہ چیز قابل غور ہے ۔

اسکے بعد پولس اکسپنسس اور جنرل اکسپنسس کے بارے میں اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اخراجات ضروری ہیں تب بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان محکمہ جات کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے کافی غیر ضروری اخراجات بھی کئیے جارہے ہیں ۔ شاید اس مسئلہ پر اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ حکومت کا اولین فرض ہے کہ ملک میں امن برقرار رکھے لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ بے بنیاد گنجائش فراہم کیجائے ۔ پولیس کی تعداد کو گھٹا کر اور خاص طور پر ہر صوبہ کے حالات کو اگزامن (Examine) کرکے متبادل تجویز بھی لائی جاسکتی ہے اسکے ساتھ ساتھ جنرل اڈمنسٹریشن کا ذکر کرونگا۔ اس میں بھی بعض محکموں میں ملازمین کی کافی بڑی تعداد ہے۔ اگر اسکو یکلخت کم کردیا جائے تو میرے دوست اسپر ضرور اعتراض کریں گے ۔ لیکن فائننس اور حالات کا لحاظ کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہئے کہ ملازمین کی ضرورت ایفیشنسی کے لحاظ سے کتنی ہے۔

چونکہ وقت ختم ہوچکا ہے اس لئیے ان چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد ۔ عام) جو بجٹ ہاؤز کے سامنے پیش ہوا ہے اس میں خسارہ بتایا گیا ہے جیسا کہ آنریبل فنانس منسٹر نے کہا میں اوس کے بنیادی اصول کی طرف ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔اس خسارہ کو پورا کرنے کےلئیے جو ٹیکس عائد کئیے گئے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ انکو وہ کن لوگوں کے جیب سے وصول کرنا چاہتے ہیں۔

ٹریژری بنچس یا آنریبل منسٹر نے دو اسکیمس ہمارے سامنے رکھے ہیں ایک میں تو ٹیکس عائد کیا گیا ہے اور دوسرے میں آفسس میں اکانمی عمل میں لائی گئی ہے مجھے ڈر ہے کہ آفسس میں جو اکانمی عمل میں لائی جائے گی اوس کا اثر کلرکوں کے ریٹر نچمنٹ (Retrenchment) کی صورت میں ہوگا یا پھر چپراسی زیادہ ہوگئیے ہیں کہکر ان کو علحدہ کیا جائےگا ۔ ٹیکس جو لگائے گئیے ہیں اون کا اثر یا تو ان کسانوں پر پڑیگا جنہیں روٹی نہیں ملتی یا ان کے آئل سیڈس (Oil seeds) یا کپاس پر ٹیکس عائد کیا جائےگا ۔ اس بجٹ میں ٹریژری بنچس نے بڑی صفائی سے کروڑ گیری کی معافی کا اعلان کیا ہے ۔ آپ کا پریس اس کا پرچار کریگا کہ ہم نے کروڑ گیری معاف کردی ہے ۔ بھولے کسانوں کو یہ سمجھایا جائےگا کہ دو کروڑ کا بوجھ ہلکا کیا گیا ہے لیکن ایک کروڑ ۲۰ لاکھ تو آپ ان کی جیبوں سے نکال رہے ہیں کپاس کراپس پر ٹیکس لگا کر ۔

میں سمجھتا ہوں کہ کیوں آپ ان جاگیرداروں کو قید خانوں میں نہیں ڈالتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ قید خانہ سے ہے۔ کیوں نہیں آپ جاگیروں کو ابالس کرتے اون کو ۔ میں معاوضہ دیا گیا ہے وہ غیر دستوری ہے پہلے بھی اس پر ڈسکس ہوا تھا تو یہ کہا گیا کہ دستوری مسکلات کی وجہ سے معاوضہ دینا پڑتا ہے ۔ لیکن میں اس سلسلہ میں دستوری موسں کے آرٹیکل ۳۱ - اے کا حوالہ دونگا اور آنریبل فنانس منسٹر سے عرض کرونگا کہ وہ اس چیز کو نوٹ کریں ۔

31 A *Saving of laws providing for acquisition of estate, etc* (1) Notwithstanding anything in the foregoing provisions of this Part, no law providing for the acquisition by the State of any estate or of any rights therein or for the extinguishment or modification of any such rights shall be deemed to be void on the ground that it is inconsistent with, or takes or abridges any of the rights conferred by any provisions of this Part :

Provided that where such law is a law made by the Legislature of a State, the provisions of this article shall not apply thereto unless such law, having been reserved for the consideration of the President, has received his assent.

(2) In this article—

(*a*) the expression "estate" shall, in relation to any local area, have the same meaning as that expression or its local equivalent has in the existing law relating to land tenures in force in that area; and shall also include any jagir, inam or muafi or other similar grant

اس پر باسو نے کمنٹ کیا ہے ۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے :-

That is to say, no such law shall be liable to be attacked on the ground that no compensation has been provided for or there is no public purpose or that it violates some other provisions of Part III, *e g.*, Article 14.

اس آرٹیکل کے تحت اس کا اختیار تھا کہ جاگیرات کو بلا معاوضہ ضبط کیا جائے میں امید کرتا ہوں کہ ٹریژری بنچس اکسپلین کریں گے کہ اس آرٹیکل کا استعمال کیوں نہیں کیا جا سکتا ۔ دوسری چیز ایک کروڑ ۵۰ لاکھ کے رسوم ہیں جو جاگیرداروں رسوم داروں انعام داروں کو دیئے جاتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جاگیر دار رسوم دار انعام دار ملک کے غدار ہیں اور اس کا معاوضہ اون کو ملتا ہے ۔ سنہ ۱۸۵۷ع کی جنگ میں جو انگریزوں کے خلاف ہوئی تھی ان لوگوں نے انگریزوں کا ساتھ دیکر ٹیپو سلطان کا کیا حشر کیا وہ آپ کو معلوم ہے ۔ تیسری چیز جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایچ ۔ ای ۔ ایچ دی نظام کو پرائیوی پرس کے طور پر (۵۰) لاکھ روپئے دئے گئے ہیں ۔ وہ غیر دستوری ہیں دستور میں ایسا پروویژن نہیں ہے البتہ سکشن ۲۹۱ کے تحت

ہندوستان پرائیوی پرس مقرر کر سکتی ہے اور اوس کی پابندی لیجسلیچر کے لئے ضروری ہے۔ میں سکشن ۳۶۲ کی طرف ہاؤز کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔اس کے تحت آرٹیکل ۲۹۱ کا حوالہ دیا گیا ہے کہ :-

362 In the exercise of the power of Parliament or of the Legislature of a State to make laws or in the exercise of the executive power of the Union or of a State, due regard shall be had to the guarantee or assurance given under any such covenant or agreement as is referred to in clause (1) of article 291 with respect to the personal rights, privileges and dignities of the Ruler of an Indian State

اگر انڈین یونین نے اسٹیٹ کے رولر کے ساتھ پرسنل رائٹس (Personal Rights) پریولیجس (Privileges) اور ڈگنٹیز (Dignities) کا معاہدہ کیا تھا وہ صرف اوس حد تک قابل پابندی ہے مثلاً اگر رولر اپنے لئے موٹر کارس چاہتا ہے اگر اوس کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جاتی ہے یا وہ اپنے لئے فارین ٹائیٹل استعمال کرتا ہے تو نہ ہم اسکو دینے کے لئے تیار ہیں - یہ اوس کے پرسنل رائٹس ہیں جو معاہدہ کے تحت دئے گئے ہیں لیکن ایسی چیز جس سے اسٹیٹ کے اکسچیکر پر بار پڑتا ہو اس کی پابندی نہیں ہو سکتی میں کہتا ہوں دستور کانگریس پارٹی کا بنایا ہوا ہے اور قیود عائد کئے گئے ہیں تو پھر کیوں یہاں کے ٹریژری بنچس اوس پر عمل نہیں کرتے - کیوں آپ اس دستور کی وقعت نہیں کرتے - نظام کو آج ۵۰ لاکھ روپیہ دئے جارہے ہیں نہ صرف یہ دئے جارہے ہیں بلکہ بقایا بھی سنہ ۱۹۵۰ ع سے ادا کیا گیا ہے - اس طرح اس مد سے دو کروڑ ۱۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ دئے جارہے ہیں - اس کے بعد میں ایٹم ۷۵ اور ۴۵ اے- کی طرف توجہ مبذول کراؤنگا اس میں سے بھی تقریباً ۲۴ لاکھ کے قریب بچا سکتے ہیں - اور کسانوں اور مزدوروں کے بچوں کی تعلیم اور انڈسٹری اور بیس بلڈنگ پر خرچ کر سکتے ہیں۔ جاگیر داروں کو منصب معمولی - منصب معاوضہ اور دوسرے منصب دئے جاتے ہیں۔ یہ دستور کے تحت کم کئے جا سکتے ہیں - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ جاگیرداروں کی حالت کافی خراب ہوگئی ہے اور وہ چار آنے کے لئے بھیک مانگ رہے ہیں آپ اون جاگیرداروں کی کیوں مخالفت کرتے ہیں ؟ میرا خیال ہے بعض چھوٹے جاگیرداروں کے ساتھ بے شک نا انصافی کی گئی - اکنامک آبزرس ۱۹۵۱ ع میں جاگیرداروں کے معاوضے کا اسکیل دیا گیا ہے کہ ۱۲ جاگیردار ایسے ہیں جن کی آمدنی پانچ لاکھ سے اوپر ہے - انہیں پانچ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ معاوضہ دیا گیا - ۴۵ جاگیردار ایسے ہیں جن کی آمدنی دو لاکھ سے اوپر ہے اور انہیں صرف ۳ کروڑ معاوضہ دیا گیا ہے- ۱۴۰ ایسے جاگیردار ہیں جن کی آمدنی دو لاکھ ہے بعض ایسے جاگیردار جن کی تعداد ۳۰۸ ہے انہیں دو کروڑ ۳۰ لاکھ معاوضہ دیا گیا ہے- ایسے جاگیردار جن کی آمدنی ۵ ہزار سے ۲۰ ہزار تک ہے اور جن کی تعداد ۲۲۶۴ ہے

ان [illegible] لاکھ معاوضہ دیا گیا۔ ۲۵ سے ۵۰ ہزار تک جن کی آمدنی ہے ایسے جاگیردار ۲۸ ہیں انہیں جو رقم دی گئی ہے وہ ایک کروڑ ۸۶ لاکھ ہے ۔ ۵۰ ہزار سے زیادہ جن کی آمدنی ہے ایسے ۹ جاگیردار ہیں جن کو ۱۸ لاکھ معاوضہ دیا گیا ہے۔ ایک لاکھ سے دو لاکھ تک جن کی آمدنی ہے ان کی تعداد ۸ ہے انہیں ۵۰ یا ۵۵ لاکھ معاوضہ دیا گیا ہے۔ دو لاکھ سے زیادہ جن کی آمدنی ہے ایسے جاگیردار ۱۲ ہیں جن کو ۵ کروڑ ۴۷ لاکھ معاوضہ دیا گیا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں یہ معاوضہ کن بنیادوں پر دیا گیا ہے۔ آنریبل منسٹر اپنی تقریر میں اوس کو اکسپلین کریں تو مناسب ہوگا ۔ جب کانگریس پارٹی نے یہ دستور بنایا ہے تو حیدرآباد اسمبلی کے ٹریژری بنچس اس کا استعمال کیوں نہیں کرتے ۔ یہ جاگیردار وہ ہیں جنہوں نے کروڑوں کا خون چوسا ہے۔ کیوں ان کا معاوضہ کم نہیں کیا جاتا ؟ آپ کہتے ہیں جاگیردار بھیک مانگ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں روزانہ سڑکوں پر ہزاروں آدمی بھیک مانگتے ہیں آپ ان کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے ۔ آپ کہتے ہیں تلنگانہ کے مسائل ایسے ہیں کہ ہمکو چار کروڑ سے زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ حالانکہ اپوزیشن پارٹی کی جانب سے برابر اعلان کیا جا رہا ہے کہ ہم ہتیار واپس دینے کو تیار ہیں ۔ ٹریژری بنچس نے یہ الزامات لگائے ہیں کہ ہم رسیا کے غلام ہیں۔ میں آپ کی توجہ چین کی طرف لیجانا چاہتا ہوں ۔ کہا جاتا ہے وہاں رسیا کے ٹیکنیشینس کام کرتے ہیں یہ غلط ہے۔ وہ لوگ اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ ہمارے یہاں کی فیاکٹریاں امریکن ٹیکنیشینس کے بغیر نہیں چل سکتیں کیاش کراپس کے ٹیکس کے متعلق میں کہونگا کہ کیاش کراپس پر تین مرتبہ ٹیکس عاید ہوتا ہے جس سے زیادہ بار پڑتا ہے ۔ میں یہ کہہ کر اپنی تقریر ختم کرونگا کہ بجٹ کو پھر ایک مرتبہ روائز کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ قبل اس کے کہ چار بجے تک کے لئے ہاؤز برخواست ہو میں ایک اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ میرے پاس ایک درخواست آئی ہے جس پر تقریبا ۳۸ آنریبل ممبرس کی دستخطیں ہیں ۔ انکی خواہش ہے کہ چونکہ ہاؤز میں بہت سے ممبرس تقریر کرنا چاہتے ہیں اس لئے ۴ سے ۶ کے بجائے ۳ بجے سے ۸ بجے کا ٹائم مقرر کیا جائے ۔ چونکہ ایک مرتبہ ممبرس سے کنسلٹ کرکے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے اس لئے میں تبدیلی کرنا مناسب نہیں سمجھتا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ یہ امید کی گئی تھی کہ اس اثنا میں ڈسکشنس پورے ہو جائیں گے لیکن بہت سے ممبرس تقریر کرنا چاہتے ہیں اس لئے انکو موقع دیا جائے تو مناسب ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ ایک مرتبہ جملہ ممبرس سے کنسلٹ کرکے وقت مقرر ہوا تھا اس لئے میں تبدیلی کرنا مناسب نہیں سمجھتا ۔ ہم چار بجے پھر ملیں گے ۔

The House then adjourned for recess till Four of the clock.

The House re-assembled after recess at Four of the clock ;

[Mr Speaker in the chair]

Business of the House

مسٹر اسپیکر - آنریبل سری وی - بی راجو -

شری وی - بی راجو - مسٹر اسپیکر سر - . .

شری است ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - بجٹ پر بحث کے سلسلہ میں اپوزیشن کے بہت سے آنریبل ممبرس حصہ لینا چاہتے ہیں اس لئے آنریبل اسپیکر سے میں گزارش کرتا ہوں کہ ٹائم میں اضافہ کرکے ممبرس کے لئے جو ٹائم دیا گیا ہے اوس کو اکسٹنڈ (Extend) کیا جائے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں یہ عرض کرونگا کہ پہلے سشن میں بھی ایسا ہی ہوا - کہا گیا کہ آئندہ فلاں تاریخ تک بجٹ منظور ہوجاتا ہے اس لئے اس پر بحث ختم ہوجانی چاہئیے - دوسرے اسمبلیز میں کٹ موشنس کے لئے (۱۳) دن ملتے ہیں - اگر یہ بجٹ پہلی جون کو پیش کیا جاتا اور سشن پہلی جون سے شروع کیا جاتا تو آنریبل ممبرس کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا - اب جبکہ ایسا نہیں ہوا ہے تو کم از کم آج کا ٹائم ہی بڑھا دیا جائے تاکہ ہر ممبر کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملے - ہر ممبر کو ۱۵ - ۲۰ منٹ کا وقت دیا گیا ہے - اس لحاظ سے میں نے کیالکولیٹ کیا تو ہر ممبر کو پورے سشن کے دوران میں ایک مرتبہ بھی تقریر کرنے کا موقع نہیں ملتا - بجٹ جس پر ہمکو غور کرنا ہے اس کے اہم ایٹمس ہیں - اگر سال دو سال پہلے بھی بجٹ کے ایٹمس کو دیکھنے کا ہاؤز کو تجربہ ہوتا تو بجٹ کے اہم و غیر اہم ایٹمس اسکے سامنے آجاتے - لیکن یہ پہلی مرتبہ ہے اس لئے ہاؤز کے ممبرس کو تفصیل سے دیکھنا پڑتا ہے - ہر ممبر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرے - اس لئے میں عرض کرونگا کہ آج کا اجلاس ۴ سے ۸ بجے تک رکھا جائے تو مناسب ہوگا -

مسٹر اسپیکر - بات یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ اس چیز کو طے کردیا ہے - صبح یہ چیز میں نے ہاؤز کے سامنے رکھی - ہاؤز نے رضامندی کا اظہار کیا - اب رہا یہ کہ بہت سے ممبروں کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقع نہیں ملا - یہ چیزیں ایسی ہیں کہ یہ تو چلتی رہتی ہیں - ایک دفعہ میں نے فیصلہ کردیا ہے اوسی کی پابندی کی جائے گی کٹ موشنس کا بھی سلسلہ جاری رہے گا - اس وقت جتنے ممبروں نے حصہ نہیں لیا ہے ان کو بھی چانس (Chance) دیا جائے گا وہ اس وقت حصہ لے سکتے ہیں - ابھی تین چار روز باقی ہیں جن میں انہیں کافی موقع ملے گا - کٹ موشن اور موشن آف دی ڈیمانڈ کے سلسلہ میں وقت کی ضرورت محسوس ہو تو اضافہ کیا جاسکتا ہے -

Shri Papi Reddy I again stress the point that because this is Budget Session and as the leader of the opposition has said that we rushed through the last budget, now every hon Member should be given an opportunity to speak, and I think it will be democratic to give them each a chance

Mr Speaker Hon Members should not lose sight of the fact that the same Budget is being discussed now.

General Discussion on the Budget.

The Minister for Labour (*Shri V B Raju*) Mr Speaker, Sir, this is the third day in the general discussion on the Budget The Treasury Benches had the opportunity of having an objective view of the thought that the opposition members tried to incorporate in figures and plans In a democratic setup, the existence of Opposition is an advantage, firstly to the people in the country in as much as the Opposition works as a watch-dog of the public finance, and secondly the party in power also will be very much benefitted by the impartial and healthy criticism that the Opposition would make on the working or the planning of the Government.

The Government of Hyderabad, at the moment, will not try to take shelter under calamities or unexpected happenings or any such of that imaginary nature When the Budget was being revised, the Government and the Cabinet Ministers, had amply been provided or equipped with the views of the Opposition, and I should say that the Government has tried to incorporate as far as possible every healthy suggestion that has been made when the Budget was discussed for the first time While saying these, I should allow this much of latitude and margin to my hon friends on the Opposition that even though they tried their best they could not see eye to eye with us There is a fundamental divergence, a fundamental difference in the very assessment of values of things. If I can try to put it in a nutshell, I can say that the Congress party which is in power is something like a cottage industry The Congress men are craftsmen At the same time, as a contrast, I would like to explain that a section of the Opposition is something like a centralised major industry and those who contribute for that are something like mill hands I want to draw the conclusion in this way · that the doors and the minds of the Congress Party and Congress men are always open as the craftsmen in the village in the cottage industries pattern can change the pattern as and when times need according to the changes, desires and requirements ; it is not so much easy with a major industry, with a centralised organisation and a machi-

nery which produces only one pattern, the monolithic pattern That is how we differ The Congress Party sees things not only from the point of view of its declared policies but also it endeavours to see at things from others' glasses as well. I expected that much of appreciation in this revision and I had a portion of it and I am very grateful to the leader of the People's Democratic Front who had given compliments to that extent to the hon Minister for Finance

With this difference in our fundamental policies one section of the Opposition viewing things in a particular manner and refusing to change that view and always sticking to that as a dogma and trying to picture it in such a manner that the Utopia that they want to build up before the people is going to be a reality, whatever the Congress does, it is pictured as insufficient, unrealistic and as a waste Any approach to make the people discontented and disheartened does always lead to a sort of anarchy This much caution I would like to give to my colleagues that if we make the people frustrated or make them dislike the present Government and also view with prejudice whatever that Government does, I think that when that party comes into power, it may have to face in its turn a worse situation I know what that party does when it comes into power , I will not be sitting in opposition speaking like this This is the difference · I always like that I should be a free man and when I was following the discussions here I thought I could have an opportunity as my friends on the Opposition today had If this Government could hand over the reins to the party in Opposition and could if I sit in opposition and try to criticise and try to find fault with their doings just I try to visualise that situation. The immediate reaction will be whether such a thing is possible, or not I will not be able to make the same criticism as the Congress Government has allowed the Members of the Opposition to do— This exactly is the fundamental difference in our approaches.

But I know that a section of the Opposition has in its mind the same democratic idea and I know that they had been swept away by a certain wave that was prevailing at the moment. I would congratulate them if they could get rid of that and if they could come out of that suppression or that mental suppression or, I would say, that mental reservation. If they could come out openly and call a spade a spade, I am prepared to regard them as members of the boldest party in India But I do not know whether we are leading the people or whether the people

are leading us The leadership is indeed put to a great test. If I too begin to join the crowds and begin to take to emotion and speak something that may not be fulfilled, I will not be doing my duty

I feel and expect that the 175 Members of this House could give a lead to the people But instead of doing so, if we go and tell the people that every thing is in dark to-day, there is no hope with this Congress Party in power and thus create frustration among the people by slinging mud against the party in power, that will not help democracy to be built up in a healthy manner. With this background, while I try to answer the criticisms that have been levelled against the Budget or the hon Finance Minister. I can say this much, as I said in the previous Session, that at least an approach or a lead must be given for evolving a Peoples' Budget Could not the Members see that an approach is given? If 70 or 80 Members of Opposition call the Budget every day as Police Budget and if it is also reported in the Press every day as Police Budget and if lakhs of people read the papers, it will be taken by innocent people as true So, is it the purpose of the Opposition to say more than once that it is a Police Budget and try to create a sub-conscious feeling in the minds of the people that a Police-Budget still continues? What is the intention of the Finance Minister or the Congress Party? It has already prepared its Five-Year Plan and placed before the country. It has already committed that 4 5 crores will be saved in a period of five years It has committed and it expects to raise 6 crores of rupees through taxation It is not so necessary at this moment to go on repeating what we said outside this House and what we said previously It was quite all right The Leader of the P.D.F. and the Leader of the Peasant Party have said that it is not a Peoples' budget and it is a Police budget. We would have welcomed some suggestions where we have erred fundamentally. After all what are the items that have been criticised? It is the expenditure on Police The House knows very well that we carry a legacy Taking examples, quoting examples, etc., of China or Russia, will not take us much further for the simple reason that the Society there has completely cut off itself from the past whereas here we are a continuity of the same past. We are a culmination of the past We have not cut off this much. Take one simple item of the administrative structure In view of so much confusion having taken place in 1947/48 in Hyderabad, still an administrative structure—90% of the same structure, has been retained and through that structure we are trying to carry out new programmes Without cutting off from the past,

to maintain a link with the past and at the same time try to catch the spirit of the time—needs a lot of courage To dismantle an old house is easier than to plan and build a new one out of a dismanted house As a Technician, I know, how much difficult it is to repair an old house and how much planning it needs This is the appreciation which I want to have from the Opposition Benches Whether we succeed or not, we are making a bold experiment What did we have before 1947 We had a feudal society We had a feudal aristocracy and big landlordism which was weilding power from feudalism We wanted to go to socialism I would put a straight question to the Opposition, whether the road from feudalism to socialim is a direct road or is it through industrial capital sm If we want to increase the standard of living, if we want to increase the number of commodities or the quantum of commodities that may be consumed, what is it that can bring results quicker? In my humble opinion, quick results can be had through industrial capitalism But, at the same time, I would say this much about the Congress Party The Congress do not like to create a nation of employment seekers and create a new class as 'capitalist class' nor does the Congress like to arrive at 'socialism' through bloodshed It is again making another bold experiment from feudalism straight to socialism. That is why I said the Congress in its structure represents a cottage industry It does not want to convert the nation into an army of employers It wants to keep all the individuals as free individulas—an individual not being employed under an individual, if possible The Congress would help him to be a free individual and maintain his standard of life This is another bold experiment For instance, we import machinery from any othler country though we don't surrender ourselves to any major powers and then for a period of 5 to 10 years take the help of capital goods or raw material and trying through technical know-how build up an organisation and wealth It is allright, but what will be the repercussiors. The Society is not nearly a gathering of human beings As a matter of fact the society is a thought It is an idea It has been built up through the struggle that has taken place for the last thousand years. We have certain values which we are not prepared to forego We are not prepared to lose those valuable things for which we have sacrificed so much If it is merely to produce and produce through a particular process and a pattern to feed and feed, it is allright. It is merely a mechanical process, but it is also something more than that That is why I said in the Congress way of dealing things and in the approach to other parties, there is a great difference and that divergence I pointed out already

Coming to the Budget proper, taking the expenditure side, the police expenditure has been cut down taking all risks. Within a period of four years if we can bring in peace in Hyderabad and we have really brought peace in Hyderabad and for that all, including the Communist Party, should be congratulated We can bring down the expenditure still further The Communist Party has also helped the Government to secure peace for the people In that respect, the Congress Party do respect the change in their policy Some hon Member was complaining about lack of co-operation from the Congress Party to the Opposition Not only myself, the House will be having the privilege of hearing the hon Home Minister, hon Finance Minister and hon Chief Minister and I am sure they will also be stressing about co-operation as was done in the last Session. The Congress Party does not feel that it can administer well without the co-operation of the other parties. If one mistake had not taken place, the people of Hyderabad would not have been in this confusion as they are today If the Communist Party had not committed that mistake in rising against the Government after the Police Action and if they had co-operated with the Government, better results would have been accomplished I had expressed this then and I am expressing this even now. This is a historical mistake. Let it at least be realised now We are not here to preserve feudalism The very continuous existence of the feudal order in any shape is itself a big handicap and a dead load against the Congress Party. The Congress Party does not like that the feudal order should continue. The earlier it is liquidated, lock, stock and barrel, the better for the people Can anybody say that today the position of the Cabinet is such that it helps to uphold the feudal order. About the money that is being paid to Nizam and about the compensation that is being paid to jagirdars, I cannot say anything at this moment About change in the policy of the princely order and what the Congress Party will do after one year, I cannot say at this moment As I told the house and I would like to repeat we do not like to break away from the past. This is with a conviction I place before the House and this is the simple philosophy I want to put forth In the Congress outlook, society is a continuous institution. Getting in at the Secunderabad Railway station by train and getting down at Hyderabad station is a foolish thing, thinking that the train does not go futher and it is a childish imagination. There is no finality of society. It is a permanent struggle and it continues. Since we believe that society is a continuing institution, we will not like to cut off from the past ; but we will remodel it and refine it. After all, it is

the human being and it can be moulded to whatever type we need When we could do with uranium and when we could do with iron or with any other metal, I do not see any reason why human being cannot be moulded

It is very easy and one can do it Why should we lose faith in the human being If a person was a Jagirdar yesterday, he may be an Office Clerk today and tomorrow he will be a fighting Sepoy on the battle fronts I do not think that all those who are in power in Russia or China were simply mill hands or beggars in the streets If one takes the history of those people, he will agree with me that they came out of certain groups and classes, social groups and economic classes But now the environment has changed Similarly, the composition of the Communsit Party today in India is a proof of it In the cabinet of the Hyderabad Government today, I do not think many possess land I am sure that in the Communist Party itself there are people who possess hundreds of acres of land Therefore attacking the Congress Party as merely a representative or an agent of the vested interests may not take the Opposition party anywhere The Police expenditure has been drastically cut down and the hon the Finance Minister has promised that he would show much better results in the coming year

In the expenditure side we find that certain extra amount to the tune of 77 lakhs has been provided for development departments One hon Member on the other side had pointed out that this is simply the same old budget that was presented the first time and there is no revision I would say that every item has been touched almost every item which pertains to developement has been touched 77 lakhs of rupees have been provided as extra money for developement Another item which has widened the gap is the amount of 50 lakhs of rupees allotted towards debt redemption. This matter has always been troubling us. By borrowing, the problem would not be solved for the reason that every year we would have to provide for redemption and for interest If the hon. Members go through the financial history of Hyderabad, they will see that interest forms one of the important revenue items whereas at this moment interest is a very big item on expenditure side. Debt Redemption and payment of interest are taking away much of the money from our budget Thus, the people have got to pay for the expenditure on the development side.

On the revenue side, customs have to be abolished by 1953-54 Last year we had taken away customs duties valuing about 92 lakhs of rupees Customs, surcharges working to about 4 crores of rupees have to be compensated by the revenue from sales tax and according to that plan, it is in the fitness of things that the import duty has to be abolished this year If the Sales Tax is enhanced, there is much criticism that the poor people are being taxed heavily If the poor man's budget is examined, 65 per cent of his income or of his expenditure is towards food But Sales Tax on items which are necessary for living have been exempted. Therefore I am unable to understand how Sales Tax affects the poor man's budget On the other hand it is the best type of tax for the simple reason that every man that consumes will pay in proportion It is the best possible form of direct tax People have been complaining about the multiple point and the single point It is an administrative convenience that multiple point should exist If there is single point the traders will have to maintain a big list of commodities that pass from one trade to another, which are exempted because it is only the consumer that is taxed Therefore it will be very difficult for the Government to exercise a check and also for the traders to maintain such a big list and the amount of confusion is more in the single point sales tax If there is evasion, the full tax is lost to the Government, whereas it can atleast be partially realised in the multiple form of sales tax The single point tax level is something-like one anna per rupee in certain other States. In Hyderabad the multiple point amounts to about 2 dubs Therefore there is nothing irrational in maintaining multiple point sales tax.

I would like the Opposition to examine this taxation policy from the economic point of view, not from the political point of view I would also like them to examine the tax on cash crops I would like to say that under the Five Year Plan the State is going to spend nearly 30 crores of rupees out of the 41 crores on projects for rural developement. Now this money has got to be found from the rural areas. So the taxation on the cash crops is in the fitness of things. If we are not to collect this revenue from this source, we will like to have suggestions as to what other sources are available for taxation. Even in this matter, the taxation policy of the Government of Hyderabad had already been laid out in the Five Year Plan The plan shows from what sources the Government is going to get the money required. A betterment Levy has already been promulgated The tax on cash crops and increase in sales tax is in keeping with our policy. The Congress party in Government could

not visualise any other scope for getting the money The new taxation policy that has been brought about is according to the already declared policy In the method of its implementation or collection or such other difficulties that may be confronted, the Government is always prepared to take suggestions

So, the gap of 3 crores and odd is tried to be met by this taxation, which, in my opinion, is very rational and there is nothing that is so burdening on the rural classes People have often complained as to why the rich classes could not be taxed more The rich classes or the business community does not pay the tax from its pockets, it simply shoves it on to the consumer It is no use to manipulate It is always safe to go directly to the consumer

I should say that the Congress party in power is trying to appreciate the situation that is obtaining in the country today The responsibility of any Government is to maintain law and order It is its duty to give protection to every citizen and in conformity with that policy, the Government has tried to maintain that much of Police Force that is absolutely necessary and if things should improve which is expected the remaining extra police force will be curtailed and expenditure will be brought down to the minimum possible extent. The expenditure on Police has been reduced to the tune of 60 to 70 lakhs of rupees and more reduction will be made in the coming year In the non-Developement departments, every effort is being made to economise. The requirements of every Department are being examined individually There is a Chief Inspector of Offices who goes to every Department and in minute detail examines the provisions of expenditure Where there is wastage in personnel or where there is wastage in contingencies there is a regular scrutiny from time to time. I can assure the hon Members that the Government is very much alive to this necessity of economising.

Lastly I would like to say a few words on the labour policy about which some people have described as something detrimental to the interests of workers . But an impartial observer would see that in Hyderabad there is industrial peace, in this sense that there is not that scare that a worker will be thrown out of his job at any moment There is ample protection that is being given to the workers in the preservation of their rights and privileges. If any industry is experiencing closure, it is for this reason that certain factors are operating which are beyond our control. It is our policy to try to do our best to protect such industries which will pay for both capital and labour.

One more thing tha I need mention at this moment is that the Government expects co-operation from all political parties in this sense that politics shall not be mixed with labour affairs On the other hand, what is being observed at many places today is a race for leadership, to catch the imagination of the workers. This is adding to our confusion If the political parties could give an assurance to Government that for a period of coming three or four years, the workers would come into an agreement, at least with capital, that they would retain their existing privileges and the existing wage structure, I may assure you that the industry will be able to provide more employment I would, in the interests of the workers, plead that if they could endeavour to safeguard their present privileges, that will be to their advantage. Instead of putting up fresh demands for more things, they could try to retain the existing privileges, for this reason that the Indian industries in general may face a crisis in the coming few years because of the international situation. So, I would plead that the workers or their representatives should protect the industry and I can assure that the Government, with the machinery that has been established for adjudication, will see to that whenever there are profits, a certain portion of it goes into the pockets of workers Government has been doing so To quote a few cases: in the Charminar Factory, the workers got six months' bonus. A similar bonus was given to the Sugar Factory workers. But the industrial progress depends on the willing co-operation of the workers The Government is maintaining to hold the scales even and the benefit of the law has been given completely to the workers I am glad that no political party has condemned this Government that they have joined hands with the management to suppress the workers This much I can say that the Government is more than anxious to keep the workers contented and in that respect if the political parties would co-operate, a greater progress could be seen in the industries When anybody says of unemployment in the State, he should have to keep in mind that after the Police Action, there had been confusion. The army had been completely disbanded, the Police force has been reduced and so many things had happened. Before the financial integration, certain Departments were here which were carrying on capital works providing employment for many. No such work is going on here now I would have been very glad if a certain railway line is constructed here to provide employment to workers. Capital works in the aerodromes have also been stopped. Work on national highways is not going on now If more employment is to be created, capital works should go on. So, this matter will be duly represented to the Centre and see that there would be certain

activities of the Centre and capital works would go on here. In Mysore State the Hindusthan Aircraft Factory, in Bihar the Damodar Valley Corporation, and the steel industry and other industries are being carried out with the help of the Centre Similarly, with Centre's help, if some of the capital works can go on here, much of the unemployment can be reduced This is the only thing at this moment through which we can regulate unemployment and we can see that no time is wasted for a worker to find employment That is all that we can do at this moment, but to build up such spots or such activities for work to the unemployed takes some time, and already, as was revealed in the Budget speech of the hon the Finance Minister, a cabinet sub-committee is formed which is examining that plan. So, after this much of clarification and submission by me, the hon. Members on the opposition I think would try to see something good though not as much good as I see in the budget and would help us in their criticisms on the demands.

شری بی - رام کشن راؤ - جنرل ڈسکشن کے آخر پر جو کچھ کہنا ہے وہ تو حکومت کی طرف سے آنریبل فینانس منسٹر کہینگے - مجھے اس بحث میں شامل ہونے کی زیادہ ضرورت نہ تھی اور وقت بھی اتنا کم ہے کہ میں کچھ زیادہ کہہ بھی نہیں سکتا - لیکن میں صرف دو تین چیزیں عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں - میں بحث کے ڈیٹیلس میں جانا نہیں چاہتا اور نہ بحث کے اعتراضات کا تفصیل سے جواب دینا چاہتا ہوں - پھر بھی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس ریوائزڈ بجٹ پر جس طرح کرٹیسیزم کی کوشش کی گئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ اسے میں ایماندارانہ کہہ سکوں - میں ضرور فیر کرٹیسزم (Fair Criticism) کا سواگت (स्वागत) کرنے کے لئے تیار ہوں اگر مجھے کہیں بھی یہ معلوم ہو کہ کرٹیسیزم کرنے والے کی ذہنیت میں تعاون کا جذبہ ہے جیسا کہ میرے دوست آنریبل لیبر منسٹر نے کہا -

"He shall be benefitted by the impartial and healthy criticisms"

ہاں اگر اسپیڈ (Spade) کو تو اسپیڈ کہیں - لیکن اگر وہ ڈائمنڈ (Diamond) ہے اور اسکو اسپیڈ کہا جائے تو اس کا سواگت کرنے میں عذر ہوتا ہے - بہت سے کرٹیسیزم اسی نقطہ نظر سے تھے - لیکن اگر ڈائمنڈ کو یا کسی دوسرے رنگ کو اسپیڈ کہا جائے تو ضرور افسوس ہوگا - اس بجٹ کے بارے میں بھی وہی اور پہلی ایپتھٹس (Original epithets) استعمال کئے گئے ہیں جو پہلے کوائن (Coin) کئے گئے تھے - ایسے ایپتھٹس کوائن کرنے کا منٹ (Mint) ہمارے آنریبل دوستوں کے پاس ہے - جاگیردارانہ بجٹ، پولیس بجٹ، آصفجاہی بجٹ، کئی اور طریقوں سے کہا گیا - وہی ایپتھٹس ریپیٹ کئے گئے حالانکہ یہ ریوائزڈ بجٹ ہے - اسکے بارے میں جو ایپتھٹس استعمال کئے جاتے ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ وہ بھی ریوائزڈ ہوتے - میں اسے زیادہ

اہمیت نہیں دیتا - جاگیر دارانہ بحث اور عوامی بحث کی یہ اصطلاحیں سبسے پہلے ہمارے یہاں آسیا ہو چکے ہیں مگر کم از کم میں اتنک اس کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکا - ہمارے دوستوں نے حکومت کی پالیسی میں کہیں بھی ذرہ برابر بھی روشنی کی کرن نہیں دیکھی اور کیسے دیکھ سکتے! جو شخص روشنی کو کہیں تلاش نہیں کرتا جسکی آنکھیں ہمیشہ اندھیرے کی تلاش میں رہتی ہوں اسکو روشنی کی کرن کہاں ملتی ہے - میں اس سے جو نتیجہ نکالتا ہوں اور جو سائیکولاجیکل (Psychological) نتیجہ ہے اسے بحیثیت تصرہ ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - اس کا کارن کیا ہے - ایسا کیوں سمجھا جاتا ہے - اسکی بنیادی وجہ کیا ہے؟ ہمارے دوست آنریبل ممبرس آف اپوزیشن اور اس سائیڈ کے نقطہ نظر میں ایک بنیادی فرق ہے - یہ بنیادی فرق ایسا ہے جس میں کبھی بھی کامپرومائز (Compromise) نہیں ہوسکتا - یہی وجہ ہے کہ وہ ہماری کسی اچھائی کی پالیسی کی تلاش نہیں کرسکتے اور تلاش کے بعد اگر کوئی اچھائی مل بھی جائے تو اسے برائی ہی سے تعبیر کرینگے - یہ بیسک ڈفرنس (Basic difference) ہے - حیدرآباد میں گذشتہ تھوڑے سے عرصہ میں جو انقلاب ہوا در اصل اسکی بنیاد کیا ہے؟ یہ تبدیلی کسطرح ہوئی! کس طریقہ کو اختیار کرنے سے ہوئی اور کس کی وجہ سے ہوئی؟ اس بارہمیں غور کرنا چاہئیے - حیدرآباد میں تبدیلی ہوئی چاہے وہ نظام کی آٹوکراسی یا فیوڈ لسزم کو بدلنے سے ہوئی یا کسی اور طریقہ پر - جو بھی انقلاب ہوا وہ "سرخ سویرا" نہیں ہے جسکا خواب ہمارے دوست دیکھ رہے ہیں - وہ خونیں انقلاب نہیں ہے جو انکے تصور میں ہے - یہ بلڈلس آپریشن (Bloodless Operation) تھا جس میں خون کا ایک قطرہ نہیں ٹپکا۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - پولیس ایکشن!

شری بی - رام کشن راؤ - یہ وہ پولیس ایکشن نہیں ہے جو ۳۷ سال پہلے رشیا میں ہوا تھا جسے ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں . .

Shri V D. Deshpande . That was also bloodless.

شری بی - رام کشن راؤ - یہ وہ سرخ آفتاب نہیں جسکے طلوع ہونے کے خواب ہمارے دوست دیکھ رہے ہیں جب کہ انکی پیپلز ڈیموکریسی کے تحت کام ہوگا اور وہ عوامی بجٹ تیار کرینگے - لیکن بد قسمتی یا خوش قسمتی سے جو انقلاب حیدرآباد میں ہوا وہ ایک بلڈلس آپریشن تھا - اسکے لئے جو ہتیار استعمال کیا گیا وہ ایسا تھا جس سے خون کا ایک قطرہ تک نہیں ٹپکا - نہ تو وہ حالات پیدا ہوئے جس سے سیاہی سفیدی میں اور سفیدی سیاہی میں تبدیل ہوتی یا آسمان زمین پر آجاتا یا زمین آسمان پر چڑھ جاتی - ایسی کوئی تبدیلی حیدرآباد میں نہیں ہوئی اگر ہوتی تو نہ وہ نظام رہتے نہ ان کے لئے پرائیوی پرس کی ضرورت ہوتی - نہ جاگیر دار رہتے اور نہ ان کے لئے کمیوٹیشن (Commu'ation) کی ضرورت ہوتی - ہر شخص جھاڑ سے لٹکایا جاتا اور گولی اسکے سینے میں ہوتی -

کموٹیشن کا سوال ہوتا نہ کمسریشن کا - اس وقت ایسے سوالات پیدا نہ ہوتے جسکی وجہہ بحث کو جاگیر داری بحث کے نام دھرا دھرا کر دئے جا رہے ہیں اور اس پر بحث کرنا بھی فضول سمجھا جا رہا ہے - لیکن خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے حیدرآباد میں جو انقلاب ہوا اسکی صورت ہی کچھ اور تھی - ظاہر ہے کہ یہ سوال ایسے حالات کی وجہ سے پیدا ہوا جن میں کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ کوئی تبدیلی نہیں کرسکتی تھی

Shri V D Deshpande What is happening in Kashmir ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس بحث کو جاگیر دارانہ بحث کے نام سے موسوم کرتے ہی چلے جاتے ہیں - در اصل یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس انقلاب کے کون ذمہ دار ہیں اور اس کا کریڈٹ کس کو جاتا ہے - میں بھی الکشن کے سلسلہ میں لوگوں کے پاس گیا ہوں - اپنی کانسٹی ٹیونسی میں بھی گیا اور پوچھا آزادی حاصل کرنے والے کون ہیں ؟ آپ تو ضرور ہیں لیکن انکی بھی تو خوشامد کرنی پڑتی ہے - ہم جادسوں نے جو جد سب کی اسکی وجہ سے بھی یہ آزادی حاصل ہوئی - ہمنے جیلوں میں مصیبتیں برداشت کی ہیں - ممکن ہے ہمارے دوست بھی لوگوں کے پاس گئے ہونگے - ان سے ایسی کارروائیاں بیان کی ہونگی لیکن کیا اس قسم کی کارروائیاں آزادی کا سبب سمجھی جاسکتی ہیں ؟ کیا چوری چھپی سے جنگلوں جھاڑوں میں چھپ کر ادھر ادھر اس طرح کی کارروائیاں کرنے سے آزادی حاصل ہوئی ہے ؟ یہ سمجھنے والے لوگ ہاؤس کے باہر ہونگے اس ہاؤس کے اندر جو ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمنے جو کارروائیاں کی ہیں اور جس قسم کی پالیسیز اختیار کی ہیں وہی اس کا کارن ہیں - وہ ایک عوامی جدوجہد ہے ایک پیپلس اسٹرگل ہے میں یہ کہنے والوں میں سے نہیں ہوں - اگر ایسا کہا جاتا تو شاید ہمیں بھی اس کا تھوڑا بہت کریڈٹ حاصل ہو جاتا - اگر ہم دعوی کریں کہ حیدرآباد کے انقلاب کے ذمہ دار ہم ہیں ہمارے ہی وجہ سے اور ہمارے ہی خون بہانے کی وجہ سے یہ آزادی حاصل ہوئی ہے تو یہ ڈس آنسٹی (Dishonesty) ہوگی - اور میں بھی اسکو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں - ہمیں آسانی سے آزادی ملی اور بہت سستے داموں ملی ، اسلئے ہم اسکی صحیح قیمت کا اندازہ نہیں کرتے - ہم ڈینگ مار سکتے ہیں دعوی کرسکتے ہیں کہ اس کامیابی کا سہرا ہمارے سر ہے ہمکو اسمبلی میں ذمہ دارانہ حیثیت سے سوچنا چاہئے کہ جو انقلاب آیا در اصل اسکے صحیح اسباب کیا ہیں - کن تصورات کے تحت انقلاب عمل میں آیا - گورنمنٹ آف انڈیا دخل نہ دیتی اور اس کی جانب سے پولیس ایکشن نہ کیا جاتا تو یہ انقلاب بھی نہ آتا یا کم از کم اور آٹھ دس برس اس کے لئے ہوتے - لیکن یہاں ایک بلڈلس آپریشن ہوا - جسکو ہم ایک نان وایولنٹ ریوولیوشن (Non-violent revolution) سے تعبیر کرسکتے ہیں - اسکے پیچھے ہماری قوت بھی تھی - انہی تصورات اور اسی اسٹانڈرڈ پر گورنمنٹ آف انڈیا کے انتظامات اور حیدرآباد گورنمنٹ کی پالیسیوں کو جانچنا چاہئے - ہمارے دوستوں کی عینک پر تو دوسرا رنگ چڑھا ہوا ہے - اس رنگ سے دیکھا جائے تو یہاں کوئی سرخ چیز نظر

نہیں آتی ۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی سرخ چیز نظر نہیں آتی تو ایسا شخص انھیں پسند نہیں آتا ۔ میں نے جنرل طور پر اپنے یہ خیالات ظاہر کئے میرا مقصد کسی کی فیلنگس (Feelings) کو ووُنڈ (Wound) کرنا نہیں ہے ۔ یہ سائیکولاجیکل انالیسس (Psychological analyses) ہے جسکو میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا تھا ۔ دوسری چیزوں کے بارے میں جب ان پر کٹ موشنس پیش ہونگے اس وقت ان پر تفصیل سے بحث کا موقع رہیگا ۔ اس وقت میں مختصراً تھوڑا بہت عرض کرونگا ۔

جاگیر ابالیشن ۔ جاگیر ابالیشن ! ایک طرف سے یہ نعرہ لگایا جاتا ہے ۔ میرے ان دوستوں سے میں کہونگا کہ ایک طبقہ جو سیکڑوں برس سے ان جاگیرات سے مستفید ہوتا آیا ہے (میں نہیں کہتا کہ یہ اس زمانے کے حالات کے لحاظ سے ٹھیک ہے یا نہیں) جسے بڑے پریولیجس حاصل تھے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جو اسٹیٹ کے ایک تہائی حصے پر قابض تھا یا یوں کہئے کہ ۱/۳ حصے پر انکا اڈمنسٹریشن تھا ۔ انکی پولیس بھی ان تمام چیزوں کو گورنمنٹ نے ابالیشن آف جاگیر کے ذریعہ ختم کردیا ۔ ابالیشن آف جاگیر گورنمنٹ نے کیوں کیا میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ محض اس وجہ سے نہیں کیا گیا کہ پریولیجڈ کلاسس (Privileged Classes) کے پریولیجڈ پوزیشن کو ابالیشن آف جاگیر کے ذریعہ لکویڈیٹ (liquidate) کیا جائے ۔ یہ آپکا نقطہ نظر ہوسکتا ہے لیکن کانگریس گورنمنٹ نے یہ چاہا کہ پریولیجڈ کلاسس جس طرح مضبوط تھے اس طرح نہ رہیں ۔ اسکے ساتھ ساتھ مقصد یہ تھا کہ وہاں کی رعایا کو اسٹیٹ کی دوسری رعایا کے ساتھ ساتھ مساوی حقوق ملیں ۔ اور جو ظلم و ستم پریولیجڈ کلاسس کی طرف سے ان پر ہورہے ہیں انہیں دور کیا جائے اور جن لوگوں کے ذرائع روزگار زیادہ تھے وہ گھٹادئے جائیں ۔ ہاسپٹل ۔ ڈسپنسریز اور مدرسے قائم کئے جائیں ۔ پولیس اور عدالت کو ایک سطح پر لایا جائے ۔ جاگیر داروں کو جو معاوضہ دیا جا رہا ہے اس پر آپکی طرف سے اعتراضات کئے جا رہے ہیں ۔ خدا را اتنا تو سوچئے کہ ابالیشن سے کتنا فائدہ ہوا یہ نہ دیکھئے کہ کامپنسیشن دیا جا رہا ہے ۔ میری پلیڈنگ صرف اتنی ہے کہ ان فوائد کو تسلیم کیجئے جو عوام نے حاصل کئے ہیں ۔ اگر کوئی اسکو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے تو نقصان اسی کا ہے میرا نہیں ۔ سوچئے کہ اگر آپ حقائق کو تسلیم نہ کریں اور کریٹیسائز کرتے رہیں تو آپکے کرٹیسزم کا ویالیو گھٹ جائیگا ۔ یہ نقصان آپکا ہے میرا نہیں ۔ آپ کہتے ہیں معاوضہ کیوں دیا جاتا ہے؟ میں دستور کی بحث میں جانا نہیں چاہتا لیکن جہاں تک دستور کی پابندی کا سوال ہے ہم پابندی کرینگے ۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے جاگیر دارانہ نظام کو نکالنے کا تصفیہ کیا وہ جہاں کہیں بھی ہو سوراشٹریہ میں ہو راجستان میں ہو یا حیدرآباد میں ۔ جہاں کہیں زمیندارانہ ہے اسکو نکالنے کے لئے جو پالیسی حکومت ہند نے اختیار کی وہی اصول یہاں بھی ون کا اصول ہے کہ کچھ نہ کچھ معاوضہ دئے بغیر کسی کے حقوق ختم نہیں کئے اسی اصول کی بنا پر یہاں بھی کامپنسیشن رکھا گیا ہے ۔ چونکہ حکومت ہند کا پالیسی ہے اور حیدرآباد کی حکومت حکومت ہند کا جزو ہے

اسلئے وہی پالیسی یہاں بھی اختیار کی جاتی رہی اور کی جاتی رہیگی - لہذا اس پر کرٹیسائز کرنا فضول ہے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ وہ یہ فضول بحثیں کیوں کرتے ہیں - البتہ جو دوسری بہت سی چیزیں کہی گئی ہیں میں ان کو تسلیم کرتا ہوں - جیسے فیانشیل انٹیگریشن کے بارے میں - لیکن پولیس بجٹ کے بارے میں میں آپکی بحث کو تسلیم نہیں کرنا چاہتا - آنریبل منسٹر کٹ موشنس کے وقت اس کا تفصیلی جواب دینگے - لیکن میں اپنے دوستوں سے کھلے دل سے کہتا ہوں کہ جب تک موجودہ حالات برقرار رہینگے ہم ابھی آرمڈ پولیس کی تعداد میں کمی نہیں کرینگے - کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں ایک دن آڑ کوئی نہ کوئی شکایت میرے پاس آتی رہتی ہے - آپ کٹ موشنس لانا چاہتے ہیں لیکن میں حکومت کی طرف سے کھلے دل سے جواب دینا چاہتا ہوں کہ جب تک حالات آج کی بہ نسبت بہتر نہیں ہوتے اور ہمارے کولیگس (Colleagues) کو اطمینان نہیں ہوتا ہم اس میں کمی نہیں کرینگے - ہمارے دوستوں کی جانب سے کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی میں بنیادی تبدیلی ہوئی ہے - لا اینڈ آرڈر کی حد تک اوس میں شک و شبہ کرنے کی ضرورت نہیں - لیکن جب تک حکومت کو اطمینان حاصل نہ ہو جائے تب تک اتنی جو کمی کی گئی ہے اتنی ہی رہیگی اس سے زیادہ کمی کی جانب ہمارا رجحان نہیں - اور پھر یہ چیز میں کھلے دل سے کہدینا چاہتا ہوں - اس میں شک نہیں کہ ہم نے ۶۷ لاکھ کی کمی کی گنجائش رکھی ہے اور ۳۰ لاکھ فی الحال اس میں کم کردئے گئے ہیں اور ۳۷ لاکھ کم کرنے کی ابھی گنجائش ہے - ایک معزز ممبر نے یہ کہا کہ اس کے متعلق منظوری بھی لے لیجائیگی اور خرچ بھی کیا جائیگا - تو اس شبہ کا تو کوئی علاج نہیں - ہم یہ چیز تو کم نہیں کرسکتے - ۳۷ لاکھ کی کمی کرنے کا ڈیفینٹ پروپوزل تو ہمارے سامنے نہیں - ہم غور کر رہے ہیں - لیکن ہم اس کا اعلان نہیں کرسکتے - میں اپوزیشن پارٹی سے خواہش کرونگا کہ ہم پر بھروسہ کیا جائے - پھر اوس کے بعد آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے بجٹ میں کمی کرنے کے متعلق جو وعدے کئے ہیں وہ کہاں تک پورے کئے گئے ؟ لیکن محض کمنٹ (Comment) صحیح پالیسی نہیں - آپ نے ہم کو ٹرائی (Try) نہیں کیا پھر آپ پریجوڈیس (Prejudice) کے ساتھ کمنٹ کرنا چاہتے ہیں اس پر ہمیں اعتراض ہے - آنریبل فینانس منسٹر نے صرف ۱۰ دن میں ایک دم ۳۰ لاکھ کی کمی کردی ہے تو کیا وہ ۹ ماہ میں ۳۷ لاکھ کی کمی نہیں کرسکتے ؟ یقیناً کرینگے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اگر مجھے اجازت دیں تو میں عرض کرونگا کہ جو گرانٹ دیگئی ہے اس میں ۴ کروڑ ۹۷ لاکھ کا فیگر فینانس سکرٹری کی جانب سے بتایا گیا تھا - اسکی وجہ سے ایسا کہا گیا -

شری بی۔ رام کشن راؤ - ممکن ہے فیگرس میں غلطی ہوگئی ہو - میں ہمارے دوستوں سے کچھ نہ کچھ سننا چاہتا ہوں - پی - ڈی - ایف کے ممبر مسٹر دیشپانڈے نے

کہا ہے (آنریبل ممبر کا نام لینا صحیح نہ ہوگا) لیکن دوسرے آنریبل ممبروں نے نہیں
کہا۔ ممکن ہے انہوں نے کچھ کہا ہو میں پورا وقت ہاؤس میں نہیں تھا ۔ پھر بھی
خوشی کی بات ہے کہ کم از کم کہیں تو کچھ روشنی نظر آئی ۔(Laughter) لیکن جتنی
اسپیچس ہوئی ہیں ان میں کوئی ایسی شکل تو میں نے نہیں دیکھی کہ کھلے دل سے فینانس
منسٹر کو مبارکباد دی گئی ہو ۔ انٹرنل کسٹمس کے متعلق جس سے لوگ برسوں سے
ناراض تھے فینانس منسٹر نے وعدہ کیا تھا کہ اوس میں امنڈمنٹ لائینگے اور بجٹ میں
پیش کرینگے اس وعدہ کو انہوں نے پورا کیا ہے ۔ انہیں چارج لئے ہوئے دو ڈیڑھ ماہ
ہی ہوئے کہ انہوں نے اس پر اسٹپ لیا اور میں کہونگا کہ انہوں نے ایک رسکی اسٹپ
(Risky step) لیا ۔ رسکی اسلئے کہتا ہوں کہ انٹرنل کسٹمس جو ہماری اشیورڈ
(Assured) اور بڑی آمدنی تھی اوسکو چھوڑ کر اندازہ کی آمدنی جو سیلس
ٹیکس سے آنے والی ہے (بہ شرطیکہ ہاؤس اوسکو منظور کرے) لیکر اپنے بجٹ میں اتنے
بڑے گھاٹے اور ڈیفیسٹ پر آمادگی ظاہر کی ۔ یہ رسکی اسٹپ اسلئے لیا گیا کہ یہ عوامی
بجٹ بنانے کی طرف ایک قدم ہے۔ (Cheers) اگر اسکو تسلیم نہیں کیا جاتا تو انصاف نہیں
ہوگا میں زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا ۔ میرا ارادہ پہلے سے یہ تھا کہ میں آدھ گھنٹہ سے
زیادہ نہ کہوں اور اب برابر آدھا گھنٹہ ہوگیا ہے ۔ بجٹ کے بارے میں جو اسپیچس
ہوئی ہیں ان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر حکومت غور کرنے کے لئے تیار ہے ۔
میں اتنا اشورنس (Assurance) دلانا چاہتا ہوں کہ ان تمام پوائنٹس
کے بارے میں کو آپریشن کی اسپرٹ سے ہم غور کرنے کے لئے بیٹھیں تو بہت سی
چیزیں حل ہوسکتی ہیں ۔ جس اسپرٹ کے ساتھ اپوزیشن بنچس یہاں بیٹھے ہیں میں
یقین دلاتا ہوں کہ ویسی ہی اسپرٹ عوام کی بہبودی کے لئے ٹریژری بنچس میں بھی موجود
ہے سیکڑوں برس کی غلامی کے بعد اب ایک آزادانہ فضا میں اپنے معاملات حل
کرنے کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اپنے نمائندوں پر شبہ نہیں کرتے اسی طرح
اس طرف کے نمائندوں پر بھی شبہ نہ کریں ۔ اگر ہم راونڈ دی ٹیبل بیٹھیں تو ہماری
گورنمنٹ کے خیالات آپ محسوس کرینگے کہ بڑی حد تک اوس عوامی حکومت کے مطابق ہیں
جسکے آپ خواب دیکھ رہے ہیں ۔ اگر ہم اس راستہ میں اونچی منزل پر نہیں ہیں
تو کم از کم قریب تک پہنچنے کے اسٹیج پر ہیں۔ اس کا میں وشواس دلاتا ہوں اور
استدعا کرتا ہوں کہ صحیح اور بیالنسڈ (balanced) طریقہ سے اس بجٹ پر
غور کریں اور حکومت کی جانب سے صداقت کے ساتھ جو کوششیں کی جارہی ہیں اون کا
سچے دل سے سواگت کیا جائے۔ ہم بھی ایماندارانہ طور پر برائیوں کو دور کرنے کے لئے تیار رہیں۔

Mr. Speaker The hon. the Finance Minister.

* *The Minister for Finance* (*Dr. G. S Melkote*): Mr. Speaker, Sir, Right at the outset, I desire to reciprocate the kind sentiments expressed in respect of the Budget by several Members

* Confirmation not received.

of the opposition including the Leader of the P D F, as also express my gratitude for the sympathy and consideration shown to me by the members on this side of the House This by itself is a change that has come over in this House within the past three months This is in no small measure a healthy sign and I consider this as a happy augury for the acceptance of the Budget by this House in the coming few days

If I correctly remember, during World War II, when Mr Churchill had to face an assembly like this, he faced it boldly, he did not mince matters, he said that there was nothing for the nation except blood, tears and toil I find hon Members both on this side and that in a mood to criticise the Budget I had the privilege to present to the House I should like to place before the House what feelings pervaded our hearts when we presented this Budget In the Estimates Committee I was wondering what sort of suggestions would I receive—I am not dilating here on the Estimates Committee—I expected radical changes and suggestions from the members of the Committee which, I believe, will be forthcoming in days to come. I should say from the experience of my work in the Estimates Committee for about ten days, that my expectations that a body constituted as it is would infuse new blood and propose radical changes has not yet been fulfilled. No doubt suggestions have been made for a curtailment here and a curtailment there yielding 50 to 60 lakhs by way of retrenchment, weeding out corruption and all that But they are not up to my expectations.

Three months ago, I promised this House that I would try to improve matters in all spheres of administration and present to the extent possible a people's budget One of the hon Members actually quoted a passage from my speech and alleged that I have actually gone back on my word and put forth several excuses for not being able to present a people's budget One of the hon members also referred to the human sentiments and values mentioned therein If I were in a position to reveal to this House what all has taken place, I am sure, this House would be amazed. Observations made in the concluding part of my address were not with a view to escaping criticism, but only with a view to putting plainly before this House that on various items we have not been able to arrive at conclusions but are still thinking The time at our disposal was short, but we had to go ahead. We, therefore, did not like to proceed in the usual manner ; we wanted to show that the Congress also can move forward with the same boldness and energy that Members of the Opposition claim to their credit. It is with this end in view, we took very bold decisions.

The hon the Chief Minister has just now explained how in spite of the fact that we would lose a definite income of two crores of rupees, the Cabinet with a stroke of pen decided to strike off that amount Is that a very small measure, I ask ? Could Members of the Opposition have taken such a decision ? I wonder We also promised that we would cut down the police expenses by about a crore of rupees We have not minced matters When we presented the Police Budget, as it was called, it was computed at 4 98 crores including about 50 lakhs of rupees for repatriation of all outside personnel.

We approached the hon the Home Minister and said to him we have promised representatives of the people that we would cut down the police expenditure by a crore of rupees and it has to be done We had to face various obstacles. If we had only gone on tinkering with items like Burrakatha, anti-Communist scheme, and transport and saved a few lakhs of rupees, it would have led us nowhere What did we do ? We called the top-ranking officers and told them 'Look here, we do not know how you achieve , the Cabinet has decided to reduce the expenditure by a crore of rupees and it should be reduced Whether you like it or not you have got to do it If you cannot do it, you will no longer be in our service'. Is that not a bold decision ?

I should congratulate the police force of Hyderabad for having helped us in reducing the expenditure immediately by 30 lakhs of rupees They promised to reduce it at least by another 38 lakhs during the next few months This reduction of 68 lakhs of rupees together with the reduction of 50 lakhs in non-recurring expenditure would in total result in a reduction of 118 lakhs in the next year's budget This would reduce the next year's expenditure to 3 8 crores which means a reduction of over a crore and 20 lakhs. Is that all ? Certainly not. We want to cut it down to the minimum

As the hon the Chief Minister has already said that unless normal conditions of law and order prevail we would not think of curtailing the expenditure any further. Why did we do all this ? It is possible some Members of the Opposition may say that it is their assurance that made us curtail the expenditure; they may say that law and order prevail in Telangana and hence we have cut down the expenditure. It is possible that they may also say that the Budget is topheavy and we have got to square up the different items of administration, and, therefore, we reduced the expenditure I submit, Sir, that none of these considerations weighed with us. The unsocial elements taking shelter in forests

may create unlawful conditions, but we have a competent force to deal with such a situation We cut down the expenditure because we have faith in democracy and are anxious to usher in a real democracy We also wanted to bring home this point that those people who take to unlawful and questionable methods can take to constitutional methods which we certainly welcome. We can then reduce our expenditure further and show that a real democracy can function

It is with this end in view that we have come here We had always kept up to our words We will march further Why should we have police? Is it all necessary? Members on this side of the House have said that so long as there are unsocial elements in this country, Government cannot abdicate its power Government will have to do its duty and if they cannot protect the people, they will not be doing what is required of them by the people That thing also weighs with us Hence we are between two stools, on one side is democracy envisaging peace and order and healthy progress of social conditions and on the other there are unsocial elements We do not desire to spend every pie of this in chasing the unsocial elements every day and night May I, Sir, appeal through you to the hon Members of the Opposition to co-operate with us in seeing that before the end of this year we will be in a position to declare in this House that the conditions of 1920 were restored when we hardly used to spend sixty lakhs of rupees I hope the hon Members of the Opposition would kindly pay heed to my request and help the Government to do the needful in the matter

The Opposition Members have criticised this Budget. It does not affect me in any way They come up and say that this 'Police Budget' could be reduced if we only take people in to confidence. What is the confidence they mean? They speak of unemployment. Yes. There is huge volume of unemployment As I have already referred to, they welcomed the abolition of Customs, which would necessarily mean throwing out of employment about 5,000 or 10,000 of the employees of the State. What have we to do with them? Shall we open a new Department? Then 'top-heavy administration' becomes the cry Shall we throw them out? Far from it, as promised by me at the last Session, we should do our best to see that lower services are not touched. Every word of this assurance we would like to adhere to. Not merely that. Every one in the State today, as said by some of the hon. Members, has got a right to demand full employment But what after all is the

number of unemployed persons? The number in the Industrial Services in the whole of Hyderabad may be 60 to 70 thousand and the number of the Industrial labour may be about a lakh People are talking loudly about unemployment both in industries and in the Services I say this is a very small matter The whole country is now facing the agricultural unemployment If I have to solve the unemployment problem and provide full employment to every one, it is not merely with reference to the few people in the services or in industries, but to the nation as a whole If as a whole, the nation has got to be employed primarily we must have three things—food, clothing and shelter. In the matter of food, the people desirous of pursuing agriculture are in need of lands We cannot absorb more than what is possible The next item is cloth Here in Hyderabad what is the value of Mill cloth manufactured and imported? It is round about 43 crores

What is the value of hand-loom cloth that we manufacture here? It is round about 15 crores of rupees Today most of the hon. Members might have read in the papers that our handloom weavers are starving and they have got to be employed. Employment has to be provided for them If I have to achieve it, it is not enough if only the Members of the Congress Party think about it, but the whole nation has to think about it. It is a national problem and it needs the co-operation of every section of the House On the one hand the Opposition Members try to enlist the sympathy of the people by calling this a Jagirdari Budget but on the other there are many handloom weavers going without employment and nobody is caring for them What a tragedy? The cloth they manufacture in their huts in the villages goes unused and by whom,—by the Members of the Opposition who call this a Jagirdari Budget even though we are paying only 3 crores and 22 lakhs as compensation (Cheers from the Treasury Benches) This is a tragedy If we wear handwoven and handspun clothes and feed the weavers we will have solved the unemployment problem Next time when we meet here I would like to see every one wearing handwoven if not handspun clothes. This is the only way of solving this unemployment. If we have to increase the Mills, crores of rupees are necessary.

Next comes the Industries. The Sirsilk is not in a position to be started, the Sirpur Paper Mills is being closed, the Allwyn Metal Works is being closed, the Asbestos Company is being closed, and also the Taj Glass Works. People's money has been invested in these industries. They are on the verge of being closed today, and why? It is for the simple reason that

the money is not forthcoming If we have to run all these industries we need crores of rupees Why should we give over these to people outside Hyderabad? We would like to have them in our hands and if possible remain in the hands of the Government Would Members of the Opposition help me in doing this? I wish they could I would be the last person to hand over any of these industries to anybody But today I am faced with this problem Would the Opposition Members give me a solution? The Sirsilk needs 5 crores of rupees within the next few years The Sirpur Paper Mills needs 2 crores of rupees We have to start basic industries in Hyderabad Some one said that fundamental things should come first I am speaking of fundamentals only which are being effected by unemployment. Food, clothing and shelter are things which are fundamental to a person Social amenities come only later

As I said, Sirsilk, needs 5 crores of rupees, Sirpur Paper Mills needs 2½ crores and so many other industries need money Hon Members have seen the Budget and I have not minced the matters If anything is hidden it is for the hon Members to find out Perhaps Members may ask, "Why not grab the Jagirdar!" Yes I have no objection But we have got certain policies It is not for the hon Members and for me to sit and talk like that During discussion China was brought in, so also Pakistan and America These questions have been brought here to make the innocent people outside believe "Look here, our people are speaking very vehemently" The hon Members in this House know very well these are matters with which this House is not concerned But these matters are brought in What about China? China certainly did not suffer under foreign domination for 150 years like us China was not partitioned like India There have been their own Rulers for thousand of years There might be changes of Dynasties China got dynamic during the war They faced the Japanese aggression for 16 years They have built up that Stamina during those years and what was the time given to us? Not even five years? They are speaking of China always, as if we have not done anything here. Would this help our people to gird our loins? It is not by quoting examples We have to go to our villagers and tell them what China has achieved during these long years In Russia 40 million people died of starvation but not a single soul died in India This is a credit to us (Loud cheers from the Treasury Benches) One crore of people came from Pakistan as refugees and no nation has had to struggle and tackle this question as we have done

I will now come to river valley projects Why should we not take help from other countries? China may have something to

say against America Chinese today are critical about America on so many things I may say that we will take help from any country, Russia, China or America If China has some objection we have certainly none But the question has to be examined from our point of view whether or not it is in our interest There the hon members from opposite and I may differ But to raise these questions here, Mr Speaker, Sir, is not quite pertinent Similarly with regard to Pakistan Certainly we would like to be friendly with them, not only with them but with all our neighbours But how do these questions crop up here ? We have got to build up Within the next five years when we will face the General Elections we will be a ble to show that democracy has succeeded in such a measure that no other nation was ever able to achieve so.

We have sponsored so many river valley projects which no nation has so far taken up Is it not a credit to us ? I could have further amplified but wish to stop here. This is what we have done Let us not discredit ourselves This is not going to help our country in any way Then the community projects are there but I am not concerned with them here It is for the Government of India to get money for these things and they will look to them So far as I get moneys, I need for my State, I should utilise to the last pie to the best possible advantage. That is my only policy here

When I started the preparation of the Budget it struck me that there were several things to be dealt with such as corruption, top heavy administration, weeding out bad elements, curtailing certain expenditure in P W D , introduction of Primary and Adult education, Harijan uplift, Rural Development Schemes, Cottage Industries, Co-operatives, Mortgage Banks and what not Here and there I am trying to increase the revenue a little The hon. Members say that this Government cannot move forward, that it has a bad tradition pulling themselves backwards, but with a stroke of the pen we did away with the customs and proved that we can also move forward As I said there are several schemes and items before our minds eye which are still under examination. In the next few years they will come before the house and I am sure that when the hon Members see the administration moving in that direction they wi l certainly not say that we are not moving forward. But nothing seems to please our opponents who every time before this House harp on the Jagirdari system, Rusum, Inam, and other things Yes, many of these things must be abolished lock, stock and barrel We are one with the opposition but we also need some time to examine in what respects the previous Government have made commitments, what are the matters in relation to which the

Government of India has an established policy, where we have got freedom to go ahead and avoid the displeasure of even the Opposition parties These are things which require time to examine, and within this short period of about a month and a half not even that much, we are able to go to the people and tell them we have given you relief to the extent of 4 crores Our total revenue is Rs 28 crores and the relief of 4 crores will benefit the poor Hon. Members might ask me how ! It is 2 crores and odd through customs and about one crore and odd by reduction in the police expenditure Tagged to customs there is another problem The merchant that gets a thing at Bombay for I G Rs 1/- charges the poor villagers here Rs 1/8/- What are his calculations? 17% exchange, 5% customs—now it is 4%, breakages about 5% transit 5%, hammalage 5%, 14% for profit and thus in total 50% In addition to the commission he adds profit as well Please do not underestimate this Under the pretext of customs and exchange, the merchants were making a profit of nearly 15 to 20% Today with the abolition of customs they continued to earn in other items Hammalage and customs both amount to 9 to 10% Hence, as I said, that 9 to 10% will give another 4 crores In addition to this we are also applying axe in other Departments which I did not mention because it is too insignificant But I have indicated in the course of my Budget speech that at the end of the year we hope we would be in a position to tell a better story. We hope and are sure we would do it

During the discussion the taxation policy has also been criticised and probably when the bills will be presented further criticism will be offered We have not touched the rich people We have not touched their mirchi, their Ghee and so many other items I must tell quite plainly that I did not look into these quesions as financier I could not be wrong I hope Members of the Opposition will not take it amiss if I say that I am as much a financier as anybody else in this House I did not get into the Finance Department to learn banking and accountancy I got there to administer the finances of the State and to do what the people want. The people did not want the customs and with a stroke of the pen it went How to make it up is the subsequent question. These 2 crores have to be made up because they are necessary for the social amenities that we intended Members of this side of the House have told me "We cannot go to the Agriculturists and tell them that we have increased the tax." It is entirely wrong I have given relief at least to the extent of 10 to 15% I have levied tax only on a few items. I wish to tell them that this is a transitory period I want to give you relief but give me

support and bear with me a little. I will have to tax the [illegible] Ghee, etc. As I told, our source of income is very [illegible] 75% will derive through direct taxation. The remaining [illegible] is from Industries and other items. The revenue collected in Mysore by direct taxation is only 45% and whereas by [illegible] interests it is 55%. At the end of the next year or later, when the hon. Members will approach me and report that these are hitting the poor people and demand relief I will withdraw taxes on all these items provided I get alternative revenues. Against this back-ground I have added on a few more items in the list of exemptions. I am not mincing matters. I am telling plainly the situation. I do not want that it should hit the common man. When I have given him greater relief, I would ask him to bear with me a little. It is in the wake of that, that I have brought in the taxation proposals. With the consent of the House I may vary the taxes. With the people's consent I may increase or decrease it. These are very small matters. But then as I said with regard to taxation and abolition of customs and reduction in police expenditure we have taken a revolutionary step. We have achieved it. We did not scrutinise just like any mathematician. If we have got to suffer, well, I am also a partner. I have placed before the House my difficulties.

If I have to hand over Sirsilk and Sirpur Paper Mills and other factories, it is because we require money. Nobody in Hyderabad comes forward to manage these concerns either severally or jointly. I have mentioned that we definitely want to sell away our palaces at Delhi and other places. In these Palaces there are very valuable carpets, crockery, cutlery and other things. After all, we cannot sell away these palaces for a less price including all these costly things. We are banking upon getting at least one crore of rupees for the palace of Delhi but nobody is forthcoming, not even for 50 lakhs. If we sell away that palace, what would happen to the costly carpets and furniture? Within 15 days, things which cost 5 or 6 lakhs of rupees will not fetch even a few hundred rupees. We, of course, are very anxious to sell them away. At Bombay we have already asked a company of Auctioneers to auction away some of the lands adjoining our palace. We want to utilise that money for better purposes but if we maintain them until we are offered a reasonable price, it does not amount to a disadvantage but certainly an advantage.

My colleague, the hon. P.W.D. Minister just now informs me that he is inviting tenders.

Shri Deshpande: May I know whether the word hon. has been dropped by the Hyderabad Government just like in West Bengal?

Dr G S Melkote Yes . Some of th hon Members spoke of the housing scheme for labour Tha is foremost in my mind Hyderabad Government had allotted certain sums of money last year The Government of India also granted some money but it has not yet been spent I during the course of the year that money is spent and due to further measure of economy if I am able to save some more money, I assure this House that further sums will be allotted to double the amount allotted by the Central Government We have not lost sight of it, but it is not possible to include any amount in the Budget just now Possibly in November Session, I might come up with a supplementary grant in this matter

As I have said first things first, we consider education as the foremost This year we have provided again ten lakhs of rupees That is nothing at all—just a drop in the occean Last year there were 6 thousand schools , this year, there are 9 thousand 10 lakhs of rupees have been allotted to such of those schools which started last year so that this year they may have provision for higher classes There are about 15 thousand villages with a population of 500 or more and if I am able to provide 10 lakhs more I will have covered all these villages Another 10 lakhs of rupees is not a big sum to be spent on education This point also I have kept in mind During the course of the year we can certainly expect some additional share in the Income tax from the Centre

The question of Federal Financial Integration is there We have been sore at it and as I said in my Budget speech last time, Members of the Opposition also can co-operate with me and help me in trying to get a greater grant from the Centre and thrash the problem None will be happier than me if that materialises I should like to make one more appeal to the House to study the question dispassionately and help me in this matter If any of you can find out business magnates to take up our industries or in the alternative give me money to run them I will do so But the question is so urgent that it cannot brook any further delay Show me the ways and means quickly or else I have to ask somebody anywhere in India to help me so that the industries may not remain idle and cause monetary loss

Shri Srinivas Rao (Dichpalli) Why not ask the Nizam ?

Dr G S. Melkote Approach is being made Such an attempt was made and is still being made We are giving him O S. Rs 50 lakhs per annum. How is it going to help ?

I am at a loss to know Constitutional procedures are there Somebody read the provisions of the Constitution and said that sums allotted to the Nizam can be voted by this House Those are legal aspects on which the House as a whole has to consider But the present position is this If 50 lakhs are being paid to Nizam we are getting double the 50 lakhs from the Central Government in kind of loan which I do not know when it will be repaid We have been spending about O S Rs. 58 lakhs exclusively on Tungabhadra Project Out of the remaining 43 lakhs or so, there is Sarfakhas and so on, the main burden of which falls on the Rajpramukh In Mysore and other States a certain amount is paid to the Rajpramukhs In Mysore it is about 3 lakhs. Looking at the size of our State and other things, we would have to pay about 6 or 7 lakhs I G But the Rajpramukh is being given only 45 thousand rupees I am afraid, what he is receiving actually amounts to not more than O S Rs. 25 or 30 thousand rupees. I may not be very correct about the figures, but this is the position But as I said before, what is to happen to the various items, I am not in a position to divulge ; I do not know myself I am taking the House into confidence to the extent I know.

With regard to land reforms, a bill is going to come up. What is our aim ? How far can we go ? Here, I am not speaking on behalf of Government, but is only my individual opinion that I am expressing How far can we go ? There is no limit The only limit is that the amount of land that we have in this country must be divided up according to the population and each man should get his share That is the maximum limit that anybody can go, nothing more, nothing less. As I said, this is my personal opinion. But if certain basic holdings are to be fixed, difference of opinion between members of this side and on the other side will certainly crop up. Measures of this sort may be defined by some as the law of the Government, by others coercion or social justice. With regard to these things we have got to move according to the spirit of the times. What I see is on one hand land reforms are being contemplated, and on the other, lands are being snatched away from big people and being distributed. When all such things are occurring how to learn a lesson ? Every detail of our life cannot be determined by Government every time. It is not necessary. Government does it. What is necessary for the nation today is to inculcate vigour, a vigour to move forward without Government aid, a vigour to set an example to others, to such of those who cannot think. Those who are placed in a position of advantage should come forward with examples. Vinobha Bhave did it. All credit goes to him. [illegible] this House, should send him our highest respects for [illegible]

what he has done for Hyderabad What did he do? No one was hurt. He did not molest anybody Yet thousands of acres of land have been peacefully distributed. There is movement—Bhoodan Yagna where people offer their lands themselves feeling that they get salvation by that This way, a voluntary movement has been started All this Vinobha Bhave did, because he himself paved the way Are there no persons on the Opposition Benches who today plead for equality and Communism and still have money to jingle in their pockets, have cheroots in their mouths, own big houses and many acres of land? Is this equality and social justice? Can they not set an example? Is it necessary to tell them to set an example? It is in that direction that the members on this side of the House propose to move

Shri V D. Deshpande The Minister should lead us.

Dr G S Melkote I have not got lands to give.

Shri V D Deshpande Some members on the other side have.

Dr. G S Melkote I am appealing to every one.

(continuing) to meet the situation entirely something has to be done, which I hope, will be sufficiently progressive. I have only expressed my personal opinion It may not be acceptable, even to Members of the Opposition.

(*Laughter*)

Then, the question of land assessment with respect to Diwani and Jagirdari is also there. On this issue again, I want to know the opinion of the House The Opposition wants us to reduce the rate of assessment in the Jagir area to that of Diwani. May I just point out that the per capita income ten years ago was Rs 45 and today it is Rs. 250? Compared with this the land revenue and other taxes that are now levied are too small We are moving in the direction of social equality. The Indian National Trade Union Congress of which I happened to be a member, passed a resolution year before last at Jemshedpur that an ordinary labourer should get a minimum of at least 100 rupees and the maximum salary should not exceed Rs. 1200 in any case What an idea! But even then, the social inequality is there. Depending on the figures I have my friends on the other side may help me to get actual data—I am in a position to state that the parity between the least-paid and the highest paid worker in Russia is about 1 to 15. Here the Indian National Trade Union Congress has fixed it at 1 to 12. Is that not an advance? But before that, something else has to be done. It is not the lot of the 2 lakhs of workers in Hyderabad State alone, nor the 2½ million workers in the whole of India that I am referring to but my mind wanders to the Kisans,

360 millions of them whose standard of life should come up to the level of persons getting Rs 50 a month On account of this I most reluctantly agreed—in the Cabinet, to a subsidy of 15 lakhs of rupees, for food I objected to it for the simple reason that the money goes to the town workers, middle classes and the rich men From whom does the money come ? From the Kisans Opposition Benches do not want to repay the Kisans They want to rob him of his money to pay the men, so that they can create unrest I am opposed to this I would not like to give this 15 lakhs, come what may, because today the industrial labourer in Hyderabad is far better than the middle class man I congratulate him He works, his housewife works, his children work They earn about 200 to 500 rupees. They are happy They visit cinema houses and enjoy life What is the position with regard to the middle class man, who gets 60 or 70 rupees with half a dozen children to feed ? No cinema for him, no enjoyment, no laughter. Who is better off ? I can never forget the middle class These 15 lakhs I am giving here, I feel I have been robbing from his pocket Should I do that ? Would anyone welcome that and ask me to do that ? That is the test that we are put to. Hence, I would request you to dispassionately consider this aspect of the question. If, during the next few days of the sittings the hon. Members can tell me that my calculation is wrong and that more should be provided for the better relief

Food is a primary matter—it is said, amongst food, clothing and shelter—food comes foremost—that primary necessity, I would not like to hit but we should not get it at the cost of the poor kisan. That is my line of thought and I wish to know the other lines if any

Various views have been expressed in regard to minor irrigation works, 5 year development plan, etc., and that more funds have been demanded to set apart Where am I to find funds for all these ? Rural Development Schemes, cottage industries, Weavers' Societies and also Harijan uplift—all these seem to require plenty of money. Especially Harijans are very backward, downtrodden for centuries The formost task is every pie we will be able to save should be spent on them so that they can come up to our level. As a beginning I have provided 10 lakhs of rupees and it may take sometime to develop the scheme The hon. Minister for Social Services and other Members of the House who voiced the same feelings may rest assured to the extent possible I shall try to earmark money for this purpose.

The grants-in-aid will be reduced by the hon. Education Minister in September. But why wait till September ? I don't

like it to be delayed If the members of the Opposition also desire that it should be examined immediately, I would request the Education Minister to go ahead now, instead of waiting till September (*Cheers*)

Shri Phoolchand Gandhi. I am prepared to take it up even today.

Dr. G.S Melkote Thank you

Then comes taccavi In this connection some hon Members said that the Land Mortage Banks were intended to bloster up the Jagirdars and purchase land from them by way of paying them prices and this ultimately helps Jagirdars and the Zamindars May I request those hon. Members who said this and also the rest of the House to bring to my notice if they have come across any single case where it has so happened and I shall take all possible action and see that taccavi goes to the proper person I expect this co-operation from the Members of the Opposite Benches and also from Members of this side.

Apart from Jagirdars, one other item which is eating into our vitals is the question of payment of pensions Till recently we used to pay 80 lakhs of rupees After Police Action, several members of one community migrated. It was no doubt their choice which could not be helped Due to this migration the pension amount has gone up to more than 2 crores We have got to pay this amount of 2 crores of rupees even though they have not rendered any service for years Thus the items of expenditure relating to Jagirdari, pensions, etc., will have to be curtailed.

I regret to have come before the House without proposing any heavy curtailments during the course of this year. I have not been able to effect them. Do not mistake my intentions. I referred to the end of the year because it is then that we will be able to meet again. If what I have said is agreeble to the House and the Members have confidence in us who have faith in democracy and reposed confidence, I would request that this budget will be passed because the hon. Members are seeing the trends, the policies and the changes that we have been trying to effect. If it is accepted I will request the hon. Members to wait patiently till the end of the year when I will be in a position to come forward and tell them . "so far, Sir, we have gone ; it is for you to judge ". I have been feeling restless these three months ; the restlessness is increasing as I have not been able to do more, but if, at the end of the year,

I cannot come forward and show my progress, imagine what my restlessness would be It is in that spirit that we have been working, and with the co-operation, I hope to be able to come at the end of the year with a different story altogether Various other items have not been touched upon, Speaker Sir, I promised that I would not take more than an hour and it is time that I should close my speech Instead of dilating upon each item of the Budget, I would request the hon Members to accept the budget as a whole Even if hon members are interested to discuss all items I am prepared to answer them But as I said, I have not minced matters I plainly told the House what I did in the Finance Department, as an administrator without knowing accountancy and banking I do not wish to know them I have felt the pulse of the people and with that feeling I have come forward Though the Opposition Members felt hesitant to congratulate me, after all they have got to criticise me I shoud take it that they congratulated me warmly and I reciprocate them , I thank you all

(*Cheers*).

Mr Speaker

The House is adjourned till 9 A.M. tomorrow.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Friday, the 20th June, 1952